الزهر النضر فی حال الخضر

اُردو ترجمہ

حیاتِ حضرت خضر علیہ السلام

مصنف

ابو الفضل شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

ابو عبد السلام محمد اکرم جمیل

تصحیح وتخریج

نوید احمد ربانی

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن العزیز الحکیم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

صدق اللہ العظیم

"(مسلمانو!) محمد (ﷺ) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں، اور تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی (سلسلہ نبوت ختم کرنیوالے) ہیں۔ اور اللہ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے۔"

(سورۃ احزاب ۳۳، آیت:۴۰)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الزهر النضر فی حال الخضر

اُردو ترجمہ

حیاتِ حضرت خضر علیہ السلام

مصنف:

ابو الفضل شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم:

ابو عبد السلام محمد اکرم جمیل

فوائد و تحقیق:

صلاح الدین مقبول احمد

تصحیح و تخریج:

نوید احمد ربانی

بک کارنر شوروم بالمقابل اقبال لائبریری بک سٹریٹ جہلم پاکستان

فون نمبر 0544-614977
فون نمبر 0544-621953
موبائل 0323-5777931
موبائل 0321-5440882

ویب سائٹ www.bookcorner.com.pk ای میل info@bookcorner.com.pk

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Hayat-e-Hazrat Khizar ؑ
Hafiz Ibn Hajar al-Asqalani,
tr. by Abu Abdus Salam Muhammad Akram Jameel
- Jhelum: Book Corner Showroom,
288p.
1. Islam - Biography
ISBN: 978-969-9396-17-5

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

اس ترجمہ کے جملہ حقوق بحق ادارہ ''بک کارنر شوروم جہلم'' محفوظ ہیں
اس کا کوئی بھی حصہ بغیر اجازت کے شائع کرنا یا کہیں بھی استعمال میں لانا غیر قانونی ہوگا۔
خلاف ورزی کی صورت میں پبلشر قانونی کارروائی کا حق محفوظ رکھتا ہے۔
قانونی مشیر: عبدالجبار بٹ (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

اشاعتِ اوّل	:	یکم رمضان المبارک 1433ھ/ 21 جولائی 2012ء
اشاعتِ دوم	:	27 رجب المرجب 1434ھ/ 7 جون 2013ء
نام کتاب	:	حیاتِ حضرت خضر علیہ السلام
مصنف	:	ابوالفضل شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی رحمہ اللہ
مترجم	:	ابوعبدالسلام محمد اکرم جمیل
فوائد و تحقیق	:	صلاح الدین مقبول احمد
تصحیح و تخریج	:	نوید احمد ربانی
پروف ریڈنگ	:	ابوافضال شہزاد محمد خان / پروفیسر سید امیر کھوکھر
اہتمام	:	شاہد حمید۔ ولی اللہ
معاونین	:	گگن شاہد۔ امر شاہد
سرورق	:	ابوامامہ
مطبع	:	زاہد بشیر پرنٹرز، لاہور

''بک کارنر شوروم، جہلم'' کا مقصد ایسی کتب کی اشاعت ہے جو تحقیق کے لحاظ سے اعلیٰ معیار کی ہوں۔ اس ادارے کے تحت جو کتب شائع ہوں گی اس کا مقصد کسی کی دل آزاری یا کسی کو نشانہ بنانا نہیں بلکہ اِشاعتی دُنیا میں ایک جدت پیدا کرنا ہے۔ اللہ ربّ العزت کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتاب کی تصنیف، پروف ریڈنگ، ایڈیٹنگ، طباعت، تصحیح اور جلد بندی میں انتہائی احتیاط کی گئی ہے۔ تاہم غلطی کا احتمال بہرحال باقی رہتا ہے۔ بشر ہونے کے ناطے اگر سہواً غلطی رہ گئی ہو یا صفحات دُرست نہ ہوں تو ناشر، پروف ریڈرز اور طابع ہر قسم کے سہو پر اللہ غفور الرحیم سے عفو و کرم کے خواستگار ہیں۔ قارئین سے گزارش ہے کہ کتاب میں اگر کہیں بھی غلطی یا خامی نظر آئے تو ازراہِ کرم مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں دُرستگی عمل میں لائی جاسکے۔ ادارہ ''بک کارنر جہلم'' کے متعلقین اپنے کرم فرماؤں کے تعاون کیلئے بے حد شکرگزار ہیں۔ (ناشر)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

○ عرضِ ناشر	(شاہد حمید)	9
○ عرضِ مترجم	(ابو عبد السلام محمد اکرم جمیل)	11
○ مقدمۃ التحقیق	(صلاح الدین مقبول احمد)	13
خطبہ مسنونہ کے بعد		15
حیاتِ خضر علیہ السلام پر مستقل کتب		18
کتابِ ہذا کے نام کی تحقیق		23
حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی کتاب پر کام کرنے کا سبب		24
شکر اور تقدیر		26
○ مؤلف کے حالاتِ زندگی		28
نام ونسب		28
پیدائش		28
پرورش		29
علمی کارنامے		30
آپ رحمہ اللہ کی زندگی کا اہم دور		31
تحصیلِ علم کے لیے سفر		31
مشہور اساتذہ		32

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشہور تلامذہ 34

مشہور تصانیف 36

○ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی مختلف علمی مصروفیات 38

تدریس و املا 38

عہدہ قضا 38

خطابت و افتا 39

کتب خانوں میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات 40

اسماو الصفات کے بارے میں ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب 41

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا فقہی مذہب 42

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی وفات 43

○ حضرت خضر علیہ السلام قرآن وحدیث کی روشنی میں 44

قرآن پاک میں حضرت خضر علیہ السلام کا ذکر 46

احادیث پاک میں حضرت خضر علیہ السلام کا ذکر 52

○ حضرت خضر علیہ السلام کے مختصر حالات 61

نام ونسب 61

''خضر'' نام کی وجہ تسمیہ 61

حضرت خضر علیہ السلام کا دور حیات 62

حضرت خضر علیہ السلام کون تھے۔ فرشتہ، ولی یا نبی؟ 64

پہلا قول 64

دوسرا قول 65

نبوت اور رسالت پر ولایت کی فضیلت کے عقیدے کا تحقیقی جائزہ 66

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ طحاویہ کے شارح کی بہترین کلام 72
تیسرا قول 73
حضرت خضر علیہ السلام کی نبوت پر دلائل 74
کتاب اللہ سے دلائل 75
سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دلائل 78
حضرت خضر علیہ السلام کی حیاتِ استمرار کے نظریہ کا سبب 82
حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق حیاتِ استمرار کے قائلین کی آرا 83
حضرت خضر علیہ السلام کی حیاتِ استمرار پر مناقشہ 87
حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات وبقا کی وضاحت 89
حیات خضر علیہ السلام میں صوفیہ کے مؤقف سے استدلال 93
حضرت خضر علیہ السلام کی حیاتِ استمرار کے منکرین کی آراء 96
امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا حیاتِ خضر علیہ السلام کے بارے مؤقف 97
شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس فتویٰ کی تحقیق 100
حضرت خضر علیہ السلام کی حیات کا نظریہ 103
امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کے آخری حصے کا تحقیقی جائزہ 106
ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت خضر علیہ السلام کی حیاتِ استمرار کے متعلق مؤقف 112
(۱) القرآن 112
(۲) السنۃ 113
(۳) محققین علما کا اجماع 114
(۴) عقلی دلائل 116
نمبرا 116

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر۲ 117

نمبر۳ 117

نمبر۴ 118

نمبر۵ 118

نمبر۶ 119

نمبر۷ 119

نمبر۸ 120

نمبر۹ 121

نمبر۱۰ 121

○ مقدمۃ الکتاب (ابوالفضل حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ) 123

باب۱ حضرت خضر علیہ السلام کا نام ونسب 125

حضرت خضر علیہ السلام کے نام کی وجہ تسمیہ 129

باب۲ حضرت خضر علیہ السلام کی نبوت کے دلائل 132

باب۳ حضرت خضر علیہ السلام کی حیاتِ استمرار کے اسباب 139

باب۴ حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق قبل از نبوت کی روایات 154

باب۵ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ دیگر لوگوں کیساتھ حضرت خضر علیہ السلام کے واقعات 156

باب۶ حضرت خضر علیہ السلام کی وفات کے قائلین کے دلائل 161

باب۷ حضرت خضر علیہ السلام کا زمانہ نبوت اور اب تک حیات رہنے کے متعلق روایات 176

باب۸ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خضر علیہ السلام کی ملاقات اور بعد از نبوت حیاتِ خضر کے واقعات 204

○ حرفِ آخر 263

○ مآخذ و مراجع للتخریج والتحقیق 264

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں اتنی ضخیم اور جامع کتاب ادارہ بڑے فخر سے اُردو زبان میں پہلی مرتبہ آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔

دورانِ مطالعہ تاریخ کی بڑی بڑی کتابوں میں کہیں کہیں حضرت خضر علیہ السلام کا ذکر آ جاتا ہے لیکن تفصیل سے کہیں بھی کسی بڑے مصنف نے اُردو زبان میں اس اہم شخصیت کی حیات مبارکہ پر روشنی ڈالنے کی کوشش نہیں کی۔

اللہ اور اس کے پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری زبان عربی میں تو حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں تفصیل سے لکھا گیا۔ ہمارے ادارے کے ایک اہم مہربان رشید نوید احمد ربانی ایک دن حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اہم علمی کتاب "الزهر النضر فی حال الخضر" اُٹھائے چلے آئے اور کہنے لگے کہ آپ کے ادارے نے بڑی اہم تاریخی کتابیں طبع کر کے نیک نامی سمیٹی ہے۔ اگر ہم اس کتاب کا ترجمہ کروالیں تو ہمارے ادارے کے لئے بڑے فخر کی بات ہوگی۔

پھر اسی اہم کتاب کا ترجمہ کرنے کے لئے اپنے محترم اُستاد ابو عبد السلام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد اکرم جمیل کی علمی قابلیت میسر آ گئی۔

مترجم ہٰذا نے بڑے جذبے اور محبت سے اتنی اہم شخصیت کے حالات و واقعات کو اُردو قالب میں ڈھالنے اور اصل کتاب "الزھر النضر فی حال الخضر" کے قریب قریب رہ کر آسان ترین ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ اپنے اس محنت طلب کام میں کس قدر کامیاب ہوئے ہیں یہ کتاب کے مطالعہ کے بعد آپ کو بخوبی پتہ چل جائے گا۔

صاحب کتاب نے حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں کتبِ احادیث، تواریخ اور سیر میں جس قدر روایات میسر آئیں، اُن سب کو اس کتاب میں جمع کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ روایات کے پیشِ نظر ان کا تحقیقی جائزہ بھی پیش کیا ہے۔

عرب کے معروف سکالر جناب صلاح الدین مقبول احمد صاحب نے بھی اس کتاب پر تفصیلی تحقیق کر کے کتاب کی افادیت اور اہمیت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔

آخر میں قارئین کرام سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں کہ ادارہ بک کارنر آپ کے لئے اس طرح کی مزید کوشش کرتا رہے۔ اہل قلم اور اہل علم کا تعاون حاصل رہے۔ علم کے موتی بکھیرتے رہیں اور ہم بطور مسلمان اپنی کھوئی ہوئی میراث حاصل کر کے ایک بار پھر ترقی یافتہ قوموں میں اپنا وہ مقام حاصل کر لیں جو شان رسالت مآب حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ کے زمانے سے شروع ہو کر خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے دَور میں عروج پر پہنچا۔

شاہد حمید

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مترجم

اسلام ہر انسان کے لئے زندگی کے ہر پہلو میں راہنمائی کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کو بڑی حفاظت کے ساتھ علمائے دین نے ہر دور میں کائنات کے سامنے پیش کیا ہے۔ احادیث وتفاسیر کا علم ہو یا تاریخ وسیر کی معلومات، لغت وادب ہو یا فلسفہ ومنطق، تمام علوم میں قارئین کو تقریباً ہر زبان میں وافر حصہ پڑھنے کو ملتا ہے۔

اسلامی معلومات میں ''سیرت نگاری'' ایک تفصیلی باب کا نام ہے جس کے متعلق اہل سیر نے دل کھول کر رقم کیا ہے۔ سیرت کے اسی باب میں ایک نام ''حضرت خضر علیہ السلام'' کی مبارک شخصیت کا ہے۔

عرب اہل قلم نے تو حضرت خضر علیہ السلام کے حالات وواقعات کے بارے میں بالتفصیل لکھا ہے لیکن اُردو زبان میں ان کی حیاتِ طیبہ پر کوئی تحقیقی کتاب ابھی تک تالیف نہیں کی گئی جس کی کمی اُردو زبان کے قارئین بڑی شدت سے محسوس کر رہے تھے۔

ادارہ بک کارنر شورُوم جہلم کے ڈائریکٹر اور مشہور ومعروف کتاب ''قادیانیت ایک فتنہ'' کے مؤلف جناب شاہد حمید صاحب نے ہمارے سامنے اس کتاب کا اُردو ترجمہ شائع کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

ہم نے اُن کے سامنے اپنی تدریسی مصروفیات کا عذر رکھا لیکن ان کے بار ہا اصرار نے ہمیں اس کام کو شروع کرنے پر آمادہ کر لیا۔ دوسری طرف ہمارے لئے وہ گھڑی بڑی خوش آئند تھی کہ ہمارا ربّ ہمیں دینِ اسلام کی ادنیٰ سی خدمت کا شرف بخشنا چاہتا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق اور اس کے فضل وکرم کے ساتھ ہم نے اس کام کا آغاز کیا اور اپنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تدریسی مصروفیات سے کچھ وقت اس مبارک کام کیلئے خاص کرلیا۔ آخر ایک دن ہماری محنت پایۂ تکمیل کو جا پہنچی جس پر ہم اپنے رَبّ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہوگا۔

ترجمہ کرتے وقت ہم نے اس بات کو ملحوظ خاطر رکھا ہے کہ ترجمہ آسان فہم اور بامحاورہ کیا جائے۔ ہم اپنے اس اصول میں کس قدر کامیاب ہوئے ہیں اس کا فیصلہ قارئین دورانِ مطالعہ خود کریں گے۔

حیاتِ خضر علیہ السلام پر لکھی جانے والی تمام کتب میں سے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی اس کتاب میں ہمیں جو چند خوبیاں نمایاں نظر آئی ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ صاحبِ کتاب نے حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق کتبِ احادیث اور کتب تواریخ وسیر میں جتنی روایات تھیں سب کو اس کتاب میں جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔

۲۔ روایات کو جمع کرنے کے بعد ان کا تحقیقی جائزہ بھی پیش کیا ہے۔ بلاشبہ اس میں خاص بات یہ ہے کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فنِ تحقیق کے امام مانے جاتے ہیں۔

۳۔ دکتور صلاح الدین مقبول احمد نے اس کتاب پر مزید بالتفصیل تحقیق کا اضافہ کر کے اس کتاب کی اہمیت میں اور اضافہ کر دیا ہے۔

یہ صفات قارئین کرام خود بھی دورانِ مطالعہ کتاب میں موجود پائیں گے۔

پاکستان کا معروف اشاعتی ادارہ بک کارنر شوروم جہلم اپنے خاص روایتی انداز میں اس کتاب کی اشاعت کا شرف حاصل کر رہا ہے۔ ہماری دلی دُعا ہے کہ اللہ رَبُّ العزت جہلم شہر میں دین کے اس چراغ کو تا قیامت روشن رکھے۔

آخر میں ہم اپنے رَبّ سے دُعا گو ہیں کہ وہ ہماری اس چھوٹی سی کوشش کو اپنے دربار میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اس کو ہمارے لئے، ہمارے والدین، اساتذہ اور دیگر معاونین کے لئے ذریعہ نجات بنا دے!

آمین یارب العالمین

خادم العلم والعلماء

ابوعبدالسلام محمد اکرم جمیل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمۃ التحقیق

ان الحمد للّٰہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذباللّٰہ من شرور أنفسنا و من سیئات اعمالنا، من یھدہ اللّٰہ فلامضل لہ، ومن یضللہ فلاھادی لہ، وأشھد أن لاالہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہٗ وأشھدأن محمداعبدہ ورسولہ.

بلاشبہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ہم اس کی تعریف کرتے ہیں، اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے بخشش مانگتے ہیں ۔ہم اپنے نفوس کے شر اور اپنی بداعمالیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ اپنے در سے دھتکار دے اس کے لیے کوئی رہبر نہیں ہوسکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ معبود برحق صرف اللہ تعالیٰ ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد یقیناً تمام باتوں سے سچی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔تمام کاموں سے بدترین کام وہ ہے جو (اللہ کے دین میں) اپنی طرف سے نکالا جائے۔دین میں ہر نیا کام بدعت ہے۔ہر بدعت گمراہی اور ہر گمراہی کا انجام جہنم کی آگ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔''

(آل عمران:۳، آیت:۱۰۲)

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝

ترجمہ: ''اے لوگو! اللہ سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور (پھر) اس جان سے اس کی بیوی کو بنایا اور (پھر) ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کیں اور انہیں (زمین پر) پھیلایا۔ اللہ سے ڈرتے رہو جس کے ذریعے (جس کے نام پر) تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں (کو قطع کرنے) سے ڈرو بے شک اللہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔''

(سورۃ النساء:۴، آیت:۱)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ۙ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ مَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ○

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ایسی بات کہو جو محکم (سیدھی اور سچی) ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی اصلاح اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے گا اور جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔''

(سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۷۰-۷۱)

خطبہ مسنونہ کے بعد

اسلام مکمل اور واضح پیغامِ الٰہی ہے۔ عقیدہ توحید شرک والحاد، عبادات وتقالید اور خرافات واوھام سب کی آمیزش سے پاک صاف ہے۔ لیکن صد افسوس جب امتِ مسلمہ کتاب اللہ اور سنتِ صحیحہ کے صاف وشفاف سرچشمہ سے سیراب ہونے سے دُور چلی گئی، ان کے عقائد میں ضعف وکمزوری کی جگہیں ظاہر ہونا شروع ہوگئیں۔ یوں ان کے عقائد میں بہت سے اوھام اور خرافات نے جنم لے لیا۔ وہ عقائد جن کی نہ اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل کی ہے بلکہ دینِ اسلام میں ان عقائد کی کوئی اصل موجود نہیں ہے۔ مزید براں! یہی عقائد کلمۃ المسلمین میں افتراق کا سبب بنے ہیں اور انہی من گھڑت عقائد ونظریات نے اس متحد امت کو ہر شہر اور ہر زمانے میں منتشر کیا ہے۔ جن بعض نام نہاد زہد وتقویٰ کے جھوٹے دعوے داروں کی طرف سے ملتِ اسلامیہ میں جو خرافات داخل ہوئی ہیں جو کچھ عرصہ گزرنے کے بعد مسلمانوں میں رواج پا گئیں۔ ضعیف العقیدہ مسلمانوں نے ان پر عمل شروع کر دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان ہی خرافات میں سے ایک خرافت حضرت خضر علیہ السلام کو ہمیشہ زندہ ماننا ہے، اس بات میں کوئی شک نہیں کہ حیاتِ خضر علیہ السلام کے مسئلہ میں زمانہ قدیم سے علما کا اختلاف چلا آرہا ہے لیکن ہمارے پاس اس طرح کے اختلافی مسائل کے حل کے لیے کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دقیق میزان موجود ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝

ترجمہ: ”اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھیر دو اگر تم واقعی اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی ایک صحیح طریق کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے۔“

(سورۃ النساء:۴، آیت:۵۹)

ہم اس مسئلہ کو قرآن وحدیث پر پیش کریں گے اگر حضرت خضر علیہ السلام کا ہمیشہ زندہ رہنا قرآن وحدیث سے ثابت ہو جائے تو ہم خضر علیہ السلام کے متعلق یہ عقیدہ رکھیں گے کہ وہ زندہ ہیں اور ان کو یوم ولادت سے لے کر آج تک اور آگے جہاں تک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ چاہے گا رزق دے گا۔ پھر یہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کی عظیم نشانیوں میں شمار ہوگی۔
کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ

ترجمہ: ''اور کسی مومن مرد اور عورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فرمان کے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔''

(سورۃ الاحزاب آیت:۳۶)

اگر ہمیں کتاب اللہ اور سنتِ صحیحہ سے ان کی حیاتِ استمرار کی کوئی دلیل نہ ملے تو ہم اس عقیدے سے اعلان برأت کریں گے۔ پھر جتنا بھی کوئی صوفیا اور نام نہاد صالحین ان سے صحراؤں اور خوشی وغمی کے موقعوں پر ملاقات کا دعویٰ کریں اس کو کوئی کرامت تسلیم نہیں کریں گے، بلکہ یہ ان کی کذب بیانی ہوگی۔ اس لیے کہ یہی کتاب اللہ اور سنتِ صحیحہ اس طرح کے غیبی امور پر روشنائی حاصل کرنے کا واحد ذریعہ ہیں۔ لوگوں میں کسی کے لیے بھی زمین وآسمان کے باقی زندہ رہنے تک کا عقیدہ رکھنا نصِ صریح کا محتاج ہے۔ کیونکہ یہ مسئلہ عقائد سے تعلق رکھتا ہے جو قرآن وحدیث کے دلائل کے بغیر ثابت نہیں کیا جا سکتا اور شک وگمان کی بنیاد پر یہ دعویٰ کرنا کہ حضرت خضر علیہ السلام قیامت تک زندہ رہیں گے یہ وہ دعویٰ ہے جس پر قرآن وحدیث کی کوئی دلیل وبرھان موجود نہیں ہے۔ بلکہ یہ اصل اور تحقیق سے عاری دعویٰ ہے اور یہ ایسی خرافت ہے جس کا دین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے:

اِنْ هِيَ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ○

ترجمہ: ''دراصل یہ کچھ نہیں ہیں مگر بس چند نام جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں اللہ نے ان کے لیے کوئی سند (دلیل) نازل نہیں کی حقیقت یہ ہے کہ یہ محض وہم وگمان کی پیروی کر رہے ہیں اور خواہشات نفس کے مرید بنے ہوئے ہیں حالانکہ ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آچکی ہے۔''

(سورۃ النجم آیت:۲۳)

یہ کتاب حضرت خضر علیہ السلام کی حیات استمرار کے موافقین اور مخالفین کی اہم قوی نصوص اور صریح دلائل پر مشتمل ہے۔ جس کا سبب یہ ہے کہ صاحبِ کتاب ایک جامع علمی شخصیت ہیں جو متقدمین ومتاخرین علما کی اس مسئلہ پر کتب کا وسیع مطالعہ رکھتے ہیں۔ کتابِ ہٰذا کے آئندہ اوراق میں صاحبِ کتاب قارئین کرام کی خدمت میں حضرت خضر علیہ السلام کی حیات استمرار کے مسئلہ کی حقیقت واضح کریں گے وہ قارئین کرام کے لیے دوران مطالعہ حیات خضر علیہ السلام کے متعلق تمام شکوک وشبہات کا بڑے احسن انداز میں ازالہ کریں گے اور اپنے اس دعویٰ پر بڑے تشفی قلب دلائل دیں گے۔

حیاتِ خضر علیہ السلام پر مستقل کتب

جیسا کہ اوپر واضح کیا جا چکا ہے کہ حیاتِ حضرت خضر علیہ السلام علمائے متقدمین اور متاخرین کے ہاں ایک اختلافی مسئلہ ہے۔ تب مؤلفِ کتاب حافظ ابن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حجر رحمۃ اللہ علیہ کے علمی مقام نے تقاضا کیا کہ اس مسئلہ کی اصل حقیقت کو واضح اور عیاں کرنے کے لیے ایک مستقل کتاب کو تصنیف کرنا چاہیے۔ راقم السطور کو اس کتاب کے مصادر و مراجع کی تحقیق کے دوران حیاتِ خضر علیہ السلام کے متعلق جن کتب کا علم ہوا وہ کتب مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) جزء فی اخبار الخضر: ابوحسین احمد بن جعفر بن منادی بغدادی (المتوفیٰ:۳۳۶)(۱)

(۲) جزء فی اخبار الخضر : عبدالمغیث بن زهیر الحربی حنبلی بغدادی (المتوفیٰ:۵۸۳)(۲)

(۳) عجالة المنتظر فی شرح حال الخضر: عبدالرحمن بن علی ابن الجوزی (المتوفیٰ:۵۹۷)(۳)

نوٹ: یہ کتاب ابن زہیر حربی کی سابقہ کتاب پر نقد و تبصرہ ہے۔

(٤) مجلد فی موت الخضر: عبدالرحمن بن علی بن الجوزی (المتوفیٰ:۵۹۷)(۴)

(۵) مختصره: امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب موصوف کی سابقہ کتاب کا اختصار ہے۔(۵)

(٦) ارشاد اهل الاخلاص لحیاة الخضروالیاس: محمد بن ابوالخیر احمد القزوینی (المتوفیٰ:۶۲۰)(٦)

(۷) رسالة فی الخضر، هل مات أم هو حیّ: عبدالحلیم ا حمد بن تیمیه الحرانی(المتوفیٰ:۷۲۸)(۷)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸) جزء فی وفاة الخضر: محمد بن علی بن عبدالواحدالدکالی المعروف بابن نقاش (المتوفیٰ: ۷۶۳ھ)(۸)

(۹) جزء فی حیاة الخضر : عبداللّٰہ بن اسعد الیافعی (المتوفیٰ: ۷۶۸ھ)(۹)

(۱۰) الروض النضر فی ١نباء الخضر : ابوالفضل العراقی (المتوفیٰ: ۸۰۶ھ)(۱۰)

(۱۱) جزء فی الخضر : قاضی علیم الدین البساطی (المتوفیٰ: ۸۴۲ھ)(۱۱)

(۱۲) الزھرالنضر فی حال الخضر : احمد بن علی بن حجر العسقلانی (المتوفیٰ: ۸۵۲ھ)(۱۲)

(۱۳) القول المنتصر علی المقالات الفارغة بدعوی حیاة الخضر: حسین بن عبدالرحمٰن الاھدل (المتوفیٰ۔ ۸۵۵ھ)(۱۳)

(۱٤) رسالة فی الخضر: جلال الدین السیوطی (المتوفیٰ: ۹۱۱ھ)(۱۴)

(۱۵) کشف الخدر عن امرالخضر : ملاعلی قاری الھروی (المتوفیٰ: ۱۰۱٤ھ)

(۱٦) القول المقبول فی الخضر ھل نبی أم ملك أم رسول : احمد بن محمد بن علی المعروف الغنیمی (المتوفیٰ: ۱۰۴۴ھ)(۱۵)

(۱۷) القول الدال علی حیاة الخضر وو جود الأبدال: نوح بن مصطفی الحنفی (المتوفیٰ: ۱۰۷۰ھ)(۱٦)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کتب کے علاوہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ''فتاویٰ''، علامہ ابن قیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ''منار المنیف''، حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے ''البدایہ والنھایہ'' (تاریخ ابن کثیر) اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ''الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ'' میں جو مختلف

---

١. (اس کتاب کے تذکرے کے لئے دیکھئے اس کتاب کا فقرہ نمبر:131,53)

٢.الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر:334/2.(٣).البداية والنهاية لابن كثير:334,331/1، الجواهر الدرر للسخاوی:293.

(٤).الجواهر الدرر للسخاوی:293، ابن حجر ودراسة مصنفاته:566/1.

(٥). دیکھئے حوالہ سابق.

(٦). تاريخ أربل:173/1، رقم الترجمة:80.(٧). اسماء مؤلفات ابن تيمية:22، رقم:52.

(٨). الجواهر الدرر للسخاوی:293، ابن حجر ودراسة مصنفاته:566/1.

(٩). تاريخ أربل:293/2

(١٠). الضوء اللامع للسخاوی:6,5/7

(١١). الضوء اللامع للسخاوی

(١٢). قارئین! یہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی وہ کتاب ہے جس کا پہلی مرتبہ اُردو ترجمہ ادارہ بک کارنر آپ کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر چکا ہے۔

(١٣). الجواهر الدرر للسخاوی:293، ابن حجر ودراسة مصنفاته:566/1

(١٤).تهذيب لابن عساكر:160/5

(١٥). یہ کتاب مطبوع ہے۔

(١٦). تاريخ أربل:294/2

(١٧). تاريخ أربل:294/2

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقامات پر اس مسئلہ کے متعلق تفصیلات رقم کی ہیں وہ ان کے مقامِ تحریر بھی ان کتب کی طرح ایک مستقل رسالے کی حیثیت رکھتے ہیں۔

کتابِ ہذا

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معرکۃ الآرا تصنیف "الاصابہ فی تمییز الصحابہ" میں حضرت خضر علیہ السلام کے حالات زندگی کو تفصیل کے ساتھ رقم کیا ہے کیونکہ انہوں نے اپنی اس کتاب میں ہر اس شخص کا تذکرہ کیا ہے جس کے متعلق یہ کہا گیا ہو کہ وہ صحابی ہیں اگر چہ وہ خبر صحیح ہو یا نہ ہو۔(۱۷) پھر انہوں نے اپنے اسی مقامِ بحث کو کچھ اضافہ وترمیم کے ساتھ ایک مستقل کتاب کی شکل دی ہے۔ اس کتاب میں حضرت خضر علیہ السلام کی حیاتِ استمرار کے مسئلہ کے متعلق روایات کا احسن انداز میں مناقشہ اور اس موضوع پر مشتمل روایات کو ایک بے مثال تحقیق کے ساتھ جمع کیا ہے جس سے قاری کو اس مسئلہ پر تشفیٔ قلب حاصل ہوتی ہے۔ موصوف نے کتابِ ہذا میں بہت سے ان لوگوں کے اقوال کو بھی ذکر کیا ہے جن نام نہاد مسلمانوں کو اس وجہ سے بڑا نیک تسلیم کیا جاتا ہے جو یہ جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا ہے اور وہ زندہ ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں یہاں تک کہا ہے کہ قوی اور صریح دلائل سے نفس اسی طرف مطمئن ہوتا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام وفات پا چکے ہیں لیکن ہماری اس کتاب کو پڑھ کر اکثر لوگ بڑے حیران ہوں گے کیونکہ دلائل عوام الناس کے اس

(۱۷).الاصابة فی تمییز الصحابة مع الاستیعاب لابن حجر: 5,4/1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من گھڑت عقیدے کے خلاف ہیں کہ جو کہتے ہیں کہ حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں۔

کتاب ہذا کے نام کی تحقیق

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب کے مقدمہ میں اس کتاب کے نام کو ذکر نہیں کیا بلکہ صرف اسی قول پر اکتفا کیا ہے۔ کثرت سے اس مسئلہ کے متعلق لوگ سوال کر رہے تھے تو ہم نے ان کے سوال کا جواب تفصیل کے ساتھ ایک مستقل کتاب کی شکل میں دیا اور قارئین کی آسانی کیلئے کتاب میں ابواب قائم کر کے مسئلے کو واضح کر دیا گیا ہے۔

علامہ محمد منیر دمشقی رحمۃ اللہ علیہ نے رسائل منیریہ میں اس کتاب کو ''الزھر النضر فی نبأ الخضر'' کے نام سے شائع کیا ہے۔(۱۸)

لیکن امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ جو مؤلف کتاب کے تلمیذِ رشید ہیں انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق تصنیفات کو جمع کرتے ہوئے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی اس کتاب کو سب سے بہترین کتاب قرار دیا ہے اور اس کتاب کے متعلق فرماتے ہیں:

> ''حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کو اپنی ایک دوسری کتاب الاصابہ فی تمییز الصحابۃ سے الگ کر کے کچھ اضافہ وترمیم کے ساتھ تصنیف کیا ہے اور انہوں نے اس کتاب کا نام ''الزھر النضر فی حال الخضر'' رکھا ہے۔''(۱۹)

---

(۱۸). الجواهر الدرر فی ترجمة شیخ الاسلام ابن حجر: 293، ابن حجر العسقلانی: 568/1

(۱۹).الرسالة المنيرية للمنير الدمشقي:195/2

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے بھی اس کتاب کا نام رکھتے ہوئے امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ ہی کے ذکر کردہ نام کو معتبر قرار دیا ہے۔ کیونکہ ان کا اپنے صاحبِ کتاب استاد سے مضبوط اور گہرا علمی تعلق ہے۔

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے استاد کی وفات کے بعد ان کی علمی میراث کا وارث بننے کا شرف حاصل ہوا ہے اور ان کی مسندِ تدریس پر بیٹھنے کا ایک طویل عرصے تک موقع ملا۔ جس قدر امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے استاد حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہ کر ان سے علمی استفادہ کرنے کا موقع ملا ہے، اس مقام میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ میں سے کوئی ان کا شریک نہیں ہے۔ واللہ اعلم!

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب پر کام کرنے کا سبب

ادارۂ اشراف وتوجیہ اجتماعی جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ نے (۱۳۹۸۔۱۳۹۹ھ) موسم گرما کی تعطیلات میں طلبا کے درمیان ایک تحریری علمی مقابلے کے انعقاد کا اعلان کیا۔ اس وقت ہم کلیہ حدیث کے دوسرے سال کے امتحان سے فارغ ہوئے تھے۔ انہوں نے اس مقابلے میں بہت سے عنوانات دیئے۔ جن میں سے ایک عنوان حضرت خضر علیہ السلام کی حیات کے متعلق منقول روایات کو جمع کرنا اور ان روایات کی تحقیق وتخریج کرنا تھی۔

مجھے یہ موضوع بہت پسند آیا۔ میں نے اللہ کے فضل واحسان کے ساتھ جو اس نے میرے لیے آسان کیا میں نے روایات واخبار اور دیگر حکایات کو جمع کیا اور نوے صفحات پر مشتمل ایک مقالہ لکھ کر اپنے استادِ محترم ڈاکٹر صالح ہاشمی عراقی کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمت میں پیش کیا جو کلیہ حدیث میں تحقیق وتخریج کے فن کے استاد تھے۔ انہوں نے تصحیح کرتے ہوئے میرے اس مقالہ کو چیک کیا۔ یوں اس مقابلے میں مجھے اوّل پوزیشن ملی۔

اس مقالہ کی تیاری میں میرا اکثر اعتماد حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی اسی کتاب پر تھا۔ اسی وقت سے میں نے مصمم ارادہ کرلیا کہ میں اس کتاب پر ضرور تحقیق وتخریج کا کام کروں گا۔ لیکن میرا یہ عمل جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا مؤخر ہوتا رہا مگر میں اس کام کو شروع کرنے کا بہت شوق رکھتا تھا۔ آخر کار میں نے اللہ تعالیٰ کی توفیق اور احسان کے ساتھ اس کام کو مکمل کردیا۔

میں نے اس کتاب پر جو کام کیا اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(۱) میں نے اس کتاب پر مقدمۃ التحقیق رقم کیا ہے۔ جس میں مَیں نے مؤلف کے حالات زندگی اور حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق مباحث کا خلاصہ تحریر کیا ہے۔

(۲) قرآنی آیات کے مکمل حوالہ جات درج کیے ہیں۔

(۳) روایات، اخبار، آثار اور حکایات کی مکمل تحقیق وتخریج کا کام سرانجام دیا۔ دورانِ تخریج میں نے اس بات کو بھی ملحوظ خاطر رکھا ہے کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے اصل مصادر ومراجع کی تخریج کی جائے لیکن اگر کسی مقام پر مجھے اصل کتاب نہ مل سکی تو میں نے پھر کسی دوسری کتاب کا حوالہ دے دیا ہے۔

(۴) کتاب میں وارد احادیث کی اصل کتاب کی طرف مراجعت کرکے غلطیوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تصحیح کی اور جو میں نے کتاب ہذا میں اضافہ کیا ہے وہ قوسین کے درمیان ہے۔

(۵) فقرات کو ترتیب دیا ہے تاکہ آسانی سے مطلوب مقام کی طرف مراجعت کی جاسکے۔

(۶) کتاب کے آخر میں آٹھ قسم کی مختلف فہارس کو ترتیب دیا ہے۔

شکر اور تقدیر

میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں جس نے مجھے صحت اور وقت جیسی نعمتوں سے نوازا۔ میں نے اپنی اس چھوٹی سی کاوش کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ اپنے ان رفقا کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب پر نظر ثانی کی۔ مجھے اس کتاب کو جلد از جلد اشاعت کے پیرائے میں داخل کرنے کو کہا گیا۔

یہاں میں اپنے استاد فضیلۃ الشیخ عبدالحمید رحمانی صاحب جو ''مرکز توعیۃ الاسلامیۃ'' کے رئیس اور ''معہد التعلیم الاسلامی دہلی'' کے ناظم ہیں کا شکریہ ادا کیے بغیر نہیں رہ سکتا جنہوں نے اس کتاب (عربی ایڈیشن) کی اشاعت کے لیے اقدامات کیے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے جو وہ اپنے نیک بندوں کو عطا کرتا ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ مجھے مزید اپنی کتاب قرآن اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی توفیق دے جس میں میرا مقصود صرف رضائے الٰہی ہو۔ اس عمل کو میرے لیے اس دن فائدہ مند بنائے جس دن نہ مال فائدہ مند ہوگا نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد۔ وہ کارساز اس پر قادر ہے۔ اس کی توفیق ہی سے نیک اعمال پایۂ تکمیل کو پہنچتے ہیں اور رحمتیں ہوں ہمارے پیارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اصحاب پر۔ آمین یارب العالمین!

صلاح الدین مقبول احمد

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مؤلف کے حالات زندگی

نام ونسب

لقب: شہاب الدین

نام: ابوالفضل احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن محمود بن حجر کنانی، عسقلانی شافعی

پیدائش و پرورش اور وفات سب مصر کے شہر قاہرہ میں ہی ہیں۔

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ہی نسب نامہ سب سے معتمد ہے۔"(۱)

پیدائش

آپ رحمۃ اللہ علیہ شعبان ۷۷۳ھ کو قدیم مصر ساحلِ سمندر پر واقع ایک بستی عسقلان میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح حیات لکھنے والے مؤرخین نے

(۱).الجواهر الدرر لترجمة شيخ الاسلام ابن حجر للسخاوی:13، ابن حجر عسقلانی للدکتور شاکر محمود عبد المنعم:63/1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کے متعلق شعبان کی تاریخ میں اختلاف ہے بعض نے بارہ، بعض نے تیرہ، بعض نے بائیس، بعض نے دو شعبان کی تاریخیں ذکر کی ہیں لیکن شعبان کے مہینے پر تمام مؤرخین کا اتفاق ہے۔ (۲)

پرورش

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے پرورش یتیمی کی عمر میں پائی۔ جس طرح کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ خود اپنے نفس کو اس کی طرف منسوب کرتے تھے۔ والدِ محترم رجب ۷۷۷ھ کو فوت ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ بھی اس سے پہلے فوت ہوگئیں جبکہ آپ چھوٹے بچے تھے۔ والد نے اپنی وفات سے قبل اپنے دو محبوب دوستوں کو آپ کی پرورش کے متعلق وصیت کی تھی۔

(۱) ان میں سے ایک زکی الدین ابوبکر بن نور الدین علی خروبی (التوفی: ۷۸۷ھ) تھے۔ انہوں نے آپ کی تعلیمی سرگرمیوں میں ہر قسم کے انتظامات کیے اور مکہ میں علمی مجالس میں شرکت کرتے وقت آپ کو اپنا رفیقِ سفر بنایا۔

(۲) دوسرے شمس الدین محمد بن القطان المصری (التوفی: ۸۱۳ھ) تھے۔ انہوں نے آپ کے پہلے وصیت کردہ زکی الدین کی وفات کے بعد اپنی پرورش میں لیا۔ اپنے دروس میں بٹھا کر فقہ، لغت عربی اور ریاضی جیسے علوم سے واقفیت دلائی۔ (۳)

---

(۲). نظم العقبان للسیوطی: 45، لحظ الالحاظ لابن فهد: 326، القلائد الجوهرية لابن طولون: 333,331، الضوء اللامع للسخاوی: 36/2، ابن حجر عسقلانی للدکتور شاکر محمود عبد المنعم: 74/1. (۳). رفع الاصر لابن حجر: 86,85/1، والمجمع المؤسس: 415، ابن حجر عسقلانی للدکتور شاکر محمود عبد المنعم:: 80/1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ پانچ سال کی عمر میں لکھنا سیکھ چکے تھے۔ نو سال کی عمر میں مکمل قرآن کو حفظ کیا اور ۱۲ سال کی عمر میں ۷۸۵ھ میں حرمِ مکہ شریف میں مصلی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کھڑے ہو کر نمازِ تراویح کی امامت کے شرف سے ہمکنار ہوئے۔ اس وقت آپ زکی الدین خروبی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مکہ مکرمہ گئے ہوئے تھے۔ اپنی کم عمری ہی میں شجاعت و ذہانت کی صفات سے متصف تھے۔ اسی طرح آپ کا حالت یتیمی میں پرورش پانے کا کٹھن دور آسانی سے پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا۔ پھر اسی طرح بیت المقدس میں بھی آپ نے منصب امامت کا شرف حاصل کیا۔ (۴)

علمی کارنامے

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے حصولِ علم کا شوق اس حد تک پہنچ گیا کہ انہوں نے اجرت پر کتابیں لے کر پڑھنا شروع کر دیں۔ جب ۷۹۰ھ میں ان کی عمر کے ۱۷ سال پورے ہوئے تو وہ اس وقت مکمل حفظ قرآن کے ساتھ ساتھ مختصر علوم پر مشتمل کتب کو پڑھ چکے تھے۔ اپنے بعض اساتذہ سے صحیح البخاری کی سماعت اور ادب و تاریخ سے واقفیت حاصل کر لی تھی۔ انہوں نے تمام علوم اپنے وقت کے مشہور علما سے سیکھے تھے۔ ان کی عمر کی نسبت ان کا یہ علمی مقام ان کے لئے انتہائی قابلِ تحسین تھا۔ (۵)

(٤) ابن حجر عسقلانی للدکتور شاکر محمود عبد المنعم:81,79/1

(٥).رفع الاصر لابن حجر:87,85/1، ابن حجر عسقلانی للدکتور شاکر محمود عبد المنعم:89,78/1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب وہ اپنی عمر کے انیسویں سال کو پہنچے تو وہ اپنے تمام ساتھیوں سے فنون وادب میں نمایاں تھے اور بلند پایہ شاعری اور نثر نگاری کرنے لگے۔ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں بے شمار نعتیں اور قطعہ بند کہے۔ (۶)

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا اہم دَور

جب حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ بفضلِ خدا فنون وادب میں مہارت تامہ حاصل کر چکے تو اللہ ربُّ العزت نے ان کے ذہن کو علمِ حدیث کی طرف راغب کر دیا۔ انہوں نے علمِ حدیث ۷۹۳ھ میں شروع کیا جسے شروع کیے کوئی زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ تین سال کے قلیل عرصہ ہی میں اتنے مشہور ومعروف ہو گئے کہ وہ ''حافظ'' اور ''شیخ الاسلام'' کے القاب سے یاد کیے جانے لگے۔ (۷)

تحصیلِ علم کے لیے سفر

اسلامی تاریخ کے ہر دور میں حصولِ علم کے لیے سفر ہوتے رہے ہیں۔ کیونکہ مختلف فنون میں ماہر اور مشہور مشائخ کرام دُور دراز زمین کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے اپنی مسند تدریس پر بیٹھے طلبا کو اس علم کی تعلیم دیتے جن کی اللہ تعالیٰ نے ان کو خاص مہارت عطا کر رکھی تھی۔ اس دَور میں تحصیلِ علم کا انداز کچھ اس طرح سے تھا کہ

---

(٦). حسن المحاضرة للسيوطي 663/2

(٧). الجواهر والدرر للسخاوي 18/2، ابن حجر عسقلاني للدكتور شاكر محمود عبد المنعم 81/1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر طالب علم جب اپنے علاقے کے علما سے علم سیکھ لیتا تو پھر وہ مزید اپنی علمی پیاس بجھانے کیلئے دیگر مشائخ کرام کی طرف سفر کرتا۔ اسی طرح حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے علاقے میں تحصیلِ علم کے بعد مصر سے نکل کر مشہور علما کے پاس علم حدیث اور دیگر علوم حاصل کرنے کیلئے سفر کیے۔ جن میں حجاز، یمن، شام قابل ذکر ہیں۔(۸)

مشہور اساتذہ

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے اپنے خط سے جو ظاہر ہوتا ہے کہ جن اساتذہ سے انہوں نے حدیث کی سماعت کی اور دیگر فنون وعلوم سیکھے، مسندِ تدریس کی اجازت اور دیگر افادات جن اساتذہ سے کیے ان کی تعداد ۴۵۰ تک پہنچ جاتی ہے اور ان میں حدیث وفقہ کے مشہور اساتذہ درج ذیل ہیں:

(۱) عفیف الدین عبداللہ بن محمد بن نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ المعروف بالنشاوری (المتوفی: ۷۹۰ھ): یہ وہ پہلے استاد ہیں جن سے آپ نے پہلی مرتبہ حدیث کو سند کے ساتھ سماعت کیا۔ انہی سے ۷۸۵ھ میں صحیح البخاری کے بعض حصے کی سماعت کی۔

(۲) محمد بن عبداللہ ظہیرہ جمال الدین مکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی: ۸۱۷ھ): ان سے آپ نے احکاماتِ دین میں تحقیق وتنقیح کے علم کو سیکھا۔ ان کا شمار علمائے حجاز میں سے تھا۔

(۳) نجم الدین ابو محمد عبدالرحیم بن رزین بن غالب المسند رحمۃ اللہ علیہ: ان سے آپ نے اپنے استاد جمال الدین مکی کی قرأت میں بقول خود حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ سب سے پہلی مرتبہ ۷۸۶ھ کو مصر میں صحیح البخاری کی سماعت کی۔

(۸). ابن حجر عسقلانی للدکتور شاکر محمود عبد المنعم: 141,113/1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) ابوالحسن علی بن ابی بکر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ (۷۳۵-۸۰۷ھ): یہ استاد حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔ انہوں نے ہی آپ کے متعلق فنون میں ماہر ہونے کی گواہی دی۔

(۵) عمر بن علی احمد ملقن رحمۃ اللہ علیہ (۷۲۳-۸۰۴ھ): یہ اپنے زمانے میں متعدد کتابوں کے مصنف تھے۔

(۶) ابوحفص عمر بن رسلان بلقینی، سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ (۷۲۴-۸۰۵ھ): یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علم فقہ کے استاد تھے۔ ان کی صحبت میں آپ عرصہ دراز تک رہے یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے استاد ہیں جنہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مسندِ تدریس پر بیٹھنے اور افتا کی اجازت دی پھر ان کی تائید آپ کے باقی اساتذہ نے بھی کی۔ انہوں نے ہی آپ کو ایک مجلس میں حافظ کا لقب دیا۔

(۷) ابوالفضل عبدالرحیم بن حسین عراقی رحمۃ اللہ علیہ (۷۲۵-۸۰۶ھ): اپنے ان حافظ کبیر اُستاد کے پاس آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دس سال تحصیلِ علم بعد سندِ فراغت حاصل کی۔ یہ پہلے استاد تھے جنہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سب سے پہلے علوم حدیث کی تدریس کی ۷۹۷ھ میں اجازت دی۔ انہوں نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حافظ کا لقب دیا، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت ومقام کو متعارف کرایا اور آپ کے متعلق علم حدیث کا ایک جید عالم ہونے کی گواہی دی۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اپنے ان آخری تین اساتذہ کی کچھ خاص صفات کی بنا پر زیادہ تعریف کیا کرتے تھے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میرا یہ نویں صدی ہجری کا دور علمی اعتبار سے سب اُدوار سے بلند ترین دور گزر رہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاوّل: (**حافظ ابن ملقن** رحمۃ اللہ علیہ)

آپ کے یہ استاد کئی کتب کے مصنف تھے۔

والثانی: (**حافظ بلقینی** رحمۃ اللہ علیہ)

ان کا شافعی مذہب کی فقہ کے متعلق وسیع مطالعہ تھا۔

والثالث: (**حافظ عراقی** رحمۃ اللہ علیہ)

معرفتِ حدیث میں ان کا سب سے بلند مقام تھا۔

انہی اساتذہ کی اسی مذکورہ ترتیب کے لحاظ سے تاریخِ پیدائش اور تاریخِ وفات ایک ایک سال ایک دوسرے سے پہلے ہے۔ جس طرح کہ اوپر ان تواریخِ پیدائش اور تواریخِ وفات سے ظاہر ہوتا ہے۔(۹)

اسی طرح حافظ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ بھی حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک سال بعد فوت ہوئے ہیں لیکن ان کی تاریخ پیدائش ان سے دس سال قبل ہے۔

امام بقاعی رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان میں کوئی شک نہیں ہے کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اپنے ان اساتذہ کے دورِ حیات ہی میں ان سے حفظ واتقان، نقد و جرح اور معرفت علم میں مقدم ہو چکے تھے۔ (۱۰) لیکن اس کے باوجود بھی وہ ان کی قدر ومنزلت اور احترام میں فرق نہ آنے دیتے۔

مشہور تلامذہ

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے دروس میں طلبا اور علما یکساں مستفید ہوتے۔

---

(۹). ابن حجر عسقلانی للدکتور شاکر محمود عبد المنعم: 163,85/1،

(۱۰). عنوان الزمان للبقاعی: 38/1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین بھی اپنی اولاد کے ساتھ برابران کے درس کا حصہ بنتے۔ ان کے درس میں شرکا کی تعداد کو کثرت کی بنا پر شمار نہیں کیا جا سکتا اور ان کے تلامذہ زمین کے کونے کونے میں اپنے مذہب کے رئیس العلما کے القاب سے باشرف ہو کر پھیل گئے۔

سرد ابن خلیل دمشقی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ اور ان کے علاوہ دیگر استفادہ کرنے والوں کی تعداد تین سو پچاس رقم کی ہے لیکن امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے تلامذہ کے اسما کو حروف تہجی سے ترتیب دے کر ۵۰۰ بتائی ہے۔

ان کے مشہور تلامذہ کے اسماگرامی مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) ابراہیم بن عمر بن حسن بقاعی (۸۸۵ھ) مصنف: عنوان الزمان

(۲) زکریا بن محمد انصاری (۹۲۶ھ) مصنف: شرح الفیۃ العراقی

(۳) ابن تغری بردی (۸۷۴ھ) مصنف: النجوم الزاہرۃ

(۴) ابن فہد مکی (۸۷۱ھ) مصنف: لحظ الألحاظ

(۵) ابن قاضی شہبہ دمشقی (۸۷۴ھ) مصنف: طبقات

(۶) اسماعیل بن محمد بن ابوبکر مقری یمنی (۸۳۷ھ) مصنف: عنوان الشرف الوافی

(۷) یوسف بن شاہین ابومحاسن کرکی (۸۹۹ھ) مصنف: رونق الالفاظ

(۸) محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (۹۰۲ھ) مصنف: الضوء اللامع

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ اس تصنیف کے علاوہ بھی کثیر کتب کے مصنف ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ میں سے وہ واحد تلمیذ رشید ہیں جنہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے سب سے زیادہ استفادہ کیا اور ایک طویل عرصہ رفیق کار رہے۔

اپنے شیخ کی وفات کے بعد ان کی مسندِ تدریس پر جلوہ گر ہوئے اور اپنے شیخ کی سوانح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیات پر ایک جلد میں ایک ضخیم کتاب کو مرتب کیا۔

مشہور تصانیف

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ۷۹۶ھ میں اپنی تصنیفی کی سرگرمیوں کی ابتدا کی پھر یہ سلسلہ تصانیف قبل از وفات تک جاری رہا۔اس میدان میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عظیم مصنف کے ساتھ ساتھ مصنف کتبِ کثیرہ کا لقب حاصل کیا۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات کو قلمبند کرنے والے بعض مصنّفین نے آپ کی تصانیف کی تعداد ۱۵۰ سے زائد بیان کی ہے۔(۱۱)

لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خاص تلمیذِ رشید امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی تعداد ۲۷۰ سے زائد نقل کی ہے۔(۱۲)

ڈاکٹر شاکر محمود عبدالمنعم نے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی تمام چھوٹی بڑی مطبوعات و مخطوطات اور موجود و مفقود کتب کی تعداد ۲۸۲ رقم کی ہے۔(۱۳)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصانیف مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ

(۲) فتح الباری شرح صحیح البخاری

(۳) تہذیب التہذیب

---

(۱۱).عنوان الزمان للبقاعی:52,49/1

(۱۲). الجواهر والدرر لترجمة شيخ الاسلام ابن حجر للسخاوى:160,150

(۱۳).ابن حجر عسقلانی للدکتور شاکر محمود عبد المنعم:666,282/1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) تقریب التہذیب

(۵) الدرر الکامنہ فی أعیان المائۃ الثامنہ

(۶) لسان المیزان

(۷) تلخیص الحبیر

(۸) تعجیل المنفعۃ

(۹) بلوغ المرام

(۱۰) نزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر

(۱۱) القول المسدد فی الذب عن مسند الامام احمد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی مختلف علمی مصروفیات

تدریس واملا

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے پندرہ سے زائد مدارس میں تدریسی فرائض سرانجام دیئے۔(۱) حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ کے آخری دور تک حافظ ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ کے بعد حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تلامذہ کو اپنے دروس لکھوانے کا کام شروع کیا۔ یہ کام انہوں نے 796ء میں شروع کر کے اپنی وفات 806ء تک جاری رکھا اور ایک ہزار سے زائد مجالس میں اپنے دروس تلامذہ کو لکھوائے۔(۲)

عہدہ قضا

ابتدائی طور پر حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے قضا کے منصب پر کام کرنے سے پرہیز کیا۔ بعد میں قاضی ولی الدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ کے مطالبہ پر علامہ بلقینی رحمۃ اللہ علیہ کی

---

(۱).ابن حجر عسقلانی للدکتور شاکر محمود عبد المنعم:212,205/1،

(۲). تدریب الراوی للسیوطی:139/2

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات کے بعد ان کے نائب کے طور پر قضا کے عہدہ پر کام کرنے کے لئے راضی ہو گئے۔ پھر تھوڑے عرصے بعد 27 محرم الحرام 827ھ میں قضا کے عہدہ پر مستقل طور پر فائز ہو گئے۔ ان کے عہدہ قضا کی مدت گیارہ سال سے زائد ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس عہدہ قضا کی وجہ سے اپنے دل میں تنگی و حرج محسوس کرتے ہوئے انتہائی پرہیزگاری اور خوفِ خدا سے کام لیتے ہے۔

خطابت و افتا

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے جامع ازہر اور جامع عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ دونوں میں خطابت کے فرائض سرانجام دیئے۔ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی خطابت کے انداز کو یوں بیان کیا ہے:

> ''ان کے خطاب سے لوگوں کے دل دہل جاتے۔ جب وہ منبر پر ہوتے تو بصیرت اور نورانی وعظ میں اس قدر زیادتی ہوتی کہ میرے پاس اس کیفیت کو بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ کیونکہ جب ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ منبر پر ہوتے اور میں ان کی طرف دیکھتا تو اپنی آنکھوں پر قابو نہ پا سکتا اور رونا شروع ہو جاتا۔''(۳)

---

(۳)الجواهر والدرر لترجمة شيخ الاسلام ابن حجر عسقلانی للسخاوی:140، ابن حجر عسقلانی و مصنفاته ودراسته للدكتور شاكر محمود عبد المنعم :247/1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح دار العمل میں 815ھ میں ضروری فتاویٰ جات پر کمر بستہ ہو گئے۔ ان کے فتاویٰ مختصر ہونے کے باوجود غرض فتویٰ کو پورا کرنے میں تمام لوگوں سے ممتاز تھے۔ آپ رحمۃ اللہ اپنے دور کے علما پر غالب آ گئے اور فتاویٰ کو جاری کرنے میں مستند اور معتبر دلائل کو ملحوظ خاطر رکھتے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کتاب وسنت کے دلائل میں اپنے دور کے فقیہ تھے اور بعض اوقات ایک دن میں تیس تیس فتاویٰ تک لکھ دیتے تھے۔ (۴)

کتب خانوں میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے مکتبہ محمودیہ جیسے مشہور کتب خانے میں کام کیا جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کتب کی دو فہرستیں تیار کیں۔ ان میں سے ایک ابواب کے اعتبار سے اور دوسری حروف تہجی کے اعتبار سے فہرست تیار کی تھی۔ کتب خانے کی کتابوں کے بارے میں حریص ہونے میں ایک مثالی عالم تھے، اس کتب خانے کی کتابوں کا فدیہ (کرایہ) دیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اس کتب خانے کی کتابوں میں سے وہ کتاب لیتا ہوں جو میرے کتب خانے میں نہیں ہے۔ (۵) عام حالات میں قوم کی اصلاح وراہنمائی کرتے، نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے اور لوگوں سے ظلم وزیادتی کا دفاع کرتے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی ان علمی اور اخلاقی صفات نے ان کو شیخ الاسلام، حافظ العصر،

---

(٤). ابن حجر عسقلانی للدکتور شاکر محمود عبد المنعم :248/1

(٥). الجواهر والدرر للسخاوی:158، ابن حجر عسقلانی للدکتور شاکر محمود عبد المنعم :251,250/1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتم المحدثین اور امیر المومنین فی الحدیث جیسے اہم ترین القاب کا مصداق بنا دیا۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ آبِ زمزم اس غرض سے پیتے کہ اسکی برکت سے حافظہ میں حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے مرتبہ کو پالیں۔ پھر تقریباً 20 سال بعد حج کیا اور اللہ تعالیٰ سے مزید علم وعمل کی دعا کی اور امید رکھی کہ اس مقام کو وہ پالیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس اُمید کو پورا کر دیا اور بے شمار لوگوں نے ان کے علم وعمل پر گواہی دی۔ (٦)

اسماوالصفات کے بارے میں ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

جو شخص حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی کتب کا مطالعہ کرتا ہے اس پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا اللہ تعالیٰ کے اسما اور صفات کے بارے میں عقیدہ مؤولین اسماء اللہ وصفات اللہ کے عقیدہ کے مطابق تھا۔ یہ عقیدہ سلف صالحین کے عقیدہ کے خلاف ہے اور اکثر علما اس بیماری میں مبتلا تھے مگر جس کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں جگہ دے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان، "احب الدین" کے بارے میں قاضی ابو بکر بن العربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی چیز سے محبت کرنے کا معنی یہ ہے "تعلق الارادہ بالثواب" ارادہ کا تعلق ثواب سے ہے یعنی کسی عمل کا ثواب سب سے زیادہ اور ہمیشہ ہے۔ (٧) "احب الدین" کی یہ تأویل وتفسیر باطل ہے

---

(٦). الجواهر والدرر للسخاوی:28، ابن حجر عسقلانی للدکتور شاکر محمود عبد المنعم :113/1

(٧).فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر:102/1، تحت رقم الحدیث:42

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اہل سنت والجماعت (محدثین) کا معنی حق اور درست ہے کہ محبت کا معنی ارادہ نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے یہ ایک صفت ہے جو کہ اس طریق سے ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات کے لائق ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت مخلوق کی محبت کے مشابہ نہیں ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کا ارادہ مخلوق کے ارادہ کے مشابہ نہیں ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی تمام صفات ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ ذات اور صفات کے اعتبار سے کسی چیز کی مثل نہیں اور اللہ تعالیٰ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔''

(سورۃ الشوریٰ:۴۲، آیت:۱۱)

یہ مقام اس موضوع پر مفصل گفتگو کرنے کا نہیں ہے۔ لیکن علامہ حضرت الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فتح الباری فی شرح صحیح البخاری صرف جز اوّل میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی اللہ تعالیٰ کے اسما وصفات کے بارے میں تاویلات پر چھ مقامات پر تعلیقات تحریر کی ہیں۔ (۸)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا فقہی مذہب

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے مذہباً شافعی ہونے پر تمام مصادر کتب کا اتفاق ہے لیکن امام کتانی رحمۃ اللہ علیہ نے احمد بن القاسم البونی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ حافظ ابن

(۸). فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر: 508, 389, 227, 221, 174, 102/1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حجر رحمۃ اللہ علیہ آخری عمر میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کی طرف منتقل ہو گئے تھے اور احمد بن قاسم البونی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس کے بارے میں مَیں نے مکہ مکرمہ میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر دیکھی ہے لیکن امام کتانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ممکن ہے ایک دو مسائل میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی طرف رجوع کیا ہو۔(۹) اس میں کوئی شک نہیں کہ اجتہاد کے تمام اسباب حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کیلئے اکٹھے ہو گئے تھے اور وہ ائمہ کرام کی اقتدا کرتے تھے۔ تقلید نہیں کرتے تھے اور جب دوائمہ میں اختلاف ہو جاتا تو حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ دلائل میں موازنہ کرتے اور راجح مذہب پر عمل کرتے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات شافعیہ کے بڑے بڑے علماء سے بھی موافقت نہ کرتے تھے۔(۱۰)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی وفات

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور علوم حدیث پر بے شمار جلیل القدر خدمات پیش کی ہیں۔ یہ سلسلہ تقریباً نصف صدی تک جاری رہا۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ دُنیا کیلئے ایک حیران کن شخصیت بن گئے۔ علما نے ان کے علم کثیر کی بنیاد پر ان کو حافظ الحدیث، شیخ الاسلام جیسے القاب سے نوازا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ علم اور دین کے ہر میدان میں ہر لحاظ سے فائق رہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ زندگی کے آخری ایام میں بول و براز کی رکاوٹ کی بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ یہ بیماری ایک سال سے زیادہ عرصہ

(۹). فهرس الفهارس للكتاني: 239/1، ابن حجر عسقلاني للدكتور شاكر محمود عبد المنعم: 201/1

(۱۰). ابن حجر عسقلاني للدكتور شاكر محمود عبد المنعم: 201/1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک جاری رہی۔ آخر کار آپ کو اسہال کی بیماری نے دبوچ لیا اور پیٹ سے خون بہنا شروع ہو گیا۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ بات بعید از عقل نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کو شہادت سے نوازا ہے۔ ان دنوں طاعون کی بیماری بھی ظاہر ہو چکی تھی۔ (۱۱)

آخر کار حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ذی الحجہ کے آخری ایام 852ھ میں اس دُنیائے فانی سے کُوچ کر گئے اور اپنے پروردگار سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی تاریخ کے بارے میں سیرت نگاروں کے درمیان اختلاف پایا گیا ہے۔ بعض کے نزدیک ۲۸ ذی الحجہ اور بعض کے نزدیک ۱۹ یا ۱۸ ذی الحجہ ہے۔ بہر حال مہینہ ذی الحجہ ہی کا ہے۔ (۱۲)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کا دن امت مسلمہ کیلئے ایک عظیم المناک دن تھا، حتیٰ کہ اہل الذمہ کیلئے بھی۔ قاہرہ کے تمام لوگ جنازہ کے ساتھ قبرستان تک گئے اور بعض ماہرین نے اندازاً لکھا ہے کہ ان کی نماز جنازہ میں پچاس ہزار لوگ شریک ہوئے۔ (۱۳) امراء و اکابر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جنازہ کو اٹھانے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں کوشاں رہے اور ان کی قبر تک ایسے لوگ بھی گئے جو قبرستان کا

---

(۱۱). التبر المسبوك للسخاوی:233، ابن حجر عسقلانی للدکتور شاکر محمود عبد المنعم :189/1

(۱۲). الضوء اللامع فی قرن التاسع للسخاوی:40/2، لحظ الالحاظ لابن فهد:337، بدائع الزهور :268/2، جواهر والدرر لترجمة شيخ الاسلام ابن حجر للسخاوی:276،ابن حجر عسقلانی للدکتور شاکر محمود عبد المنعم :189/1

(۱۳). مفتاح السعادة لطاش کبری زاده:258/2

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصف سفر کرنے کی طاقت نہ رکھتے تھے۔

ان کی نماز جنازہ بکتمر المومنی کی جنازہ گاہ میں ادا کی گئی۔ جہاں سلطان ظاہر ططمق نے چارپائی کو لے جانے کا حکم دیا تا کہ نماز جنازہ پڑھی جائے اور وقت کے سلطان کے حکم پر خلیفہ سلطان نے نماز جنازہ پڑھائی۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کو بنوخروبی کے قبرستان میں امام دیلمی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے سامنے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر اور سید مسلم السلمی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے درمیان دفن کیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مقامِ مدفن سے 1000 میٹر کے فاصلے پر دفن ہوئے۔(۱۴)

اللّٰهم اغفرله وارحمه وعافه واعف عنه واكرم نزله ووسع مدخله آمين يا رب العالمين

عبدہ الفقیر

صلاح الدین مقبول احمد

---

(١٤). لحظ الالحاظ لابن فهد:338، ابن حجر عسقلانی للدكتور شاكر محمود عبد المنعم :192,191/1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت خضر علیہ السلام

قرآن وحدیث کی روشنی میں

قرآن پاک میں حضرت خضر علیہ السلام کا ذکر

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ
اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا
فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰهُ اٰتِنَا
غَدَآءَنَا ۡ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ
اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ۡ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ
اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ﴿۶۳﴾ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ
فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾ فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ
رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿۶۵﴾ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ
عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿۶۶﴾ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ
مَعِيَ صَبْرًا ﴿۶۷﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿۶۸﴾ قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِن شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا ۝ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي
فَلَا تَسْأَلْنِي عَن شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۝ فَانطَلَقَا حَتَّىٰ
إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا ۖ قَالَ أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ
جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا ۝ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝
قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ۝ فَانطَلَقَا
حَتَّىٰ إِذَا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ
لَّقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا ۝ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكَ إِنَّكَ لَن
تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ قَالَ إِن سَأَلْتُكَ عَن شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا
تُصَاحِبْنِي ۖ قَدْ بَلَغْتَ مِن لَّدُنِّي عُذْرًا ۝ فَانطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا
أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَن يُضَيِّفُوهُمَا
فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَن يَنقَضَّ فَأَقَامَهُ ۖ قَالَ لَوْ شِئْتَ
لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ۝ قَالَ هَٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ ۚ
سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝ أَمَّا السَّفِينَةُ
فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدتُّ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ
وَرَاءَهُم مَّلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ۝ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ
مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَا أَن يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۝ فَأَرَدْنَا أَن
يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا ۝ وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ
لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنزٌ لَّهُمَا وَكَانَ
أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَن يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا
كَنزَهُمَا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ۚ ذَٰلِكَ تَأْوِيلُ
مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''(ذرا ان کو وہ قصہ سناؤ جو موسیٰ علیہ السلام کو پیش آیا تھا) جبکہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا تھا کہ میں اپنا سفر ختم نہ کروں گا جب تک کہ دونوں دریاؤں کے سنگم پر نہ پہنچ جاؤں، ورنہ میں ایک زمانہ دراز تک چلتا ہی رہوں گا''۔ پس جب وہ ان کے سنگم پر پہنچے تو اپنی مچھلی سے غافل ہو گئے اور وہ نکل کر اس طرح دریا میں چلی گئی جیسے کہ کوئی سرنگ لگی ہو۔ آگے جا کر موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا ''لاؤ ہمارا ناشتہ، آج کے سفر میں تو ہم بری طرح تھک گئے ہیں'' خادم نے کہا آپ نے دیکھا! یہ کیا ہوا؟ جب ہم اس چٹان کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے اس وقت مجھے مچھلی کا خیال نہ رہا اور شیطان نے مجھے ایسا غافل کر دیا کہ میں اس کا ذکر (آپ سے کرنا) بھول گیا مچھلی تو عجیب طریقے سے نکل کر دریا میں چلی گئی'' موسیٰ علیہ السلام نے کہا اسی (مقام) کی تو ہمیں تلاش تھی چنانچہ وہ دونوں اپنے نقش قدم پر پھر واپس آئے اور وہاں انہوں نے ہمارے بندوں میں ایک بندے کو پایا جسے ہم نے اپنی رحمت سے نوازا تھا اور اپنی طرف سے ایک خاص علم عطا کیا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں تاکہ آپ مجھے بھی اس علم کی تعلیم دیں جو آپ کو سکھائی گئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے؟'' اس نے جواب دیا۔'' آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے اور جس چیز کی آپ کو خبر نہ ہو آخر اس پر آپ صبر بھی کیسے کر سکتے ہیں؟'' موسیٰ علیہ السلام نے کہا ''ان شاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں کسی معاملے میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا'' اس نے کہا'' اچھا، اگر آپ میرے ساتھ چلتے ہیں تو مجھ سے کوئی بات نہ پوچھیں جب تک کہ میں خود اس کا ذکر آپ سے نہ کر دوں۔ اب وہ دونوں روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ جب وہ ایک کشتی میں سوار ہو گئے تو اس شخص نے کشتی میں شگاف کر ڈالا موسیٰ علیہ السلام نے کہا '' آپ نے اس میں شگاف ڈال دیا تاکہ سب کشتی والوں کو ڈبو دیں؟ یہ تو آپ نے ایک سخت حرکت کر ڈالی۔'' اس نے کہا میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے؟'' موسیٰ علیہ السلام نے کہا ''بھول چوک پر مجھے نہ پکڑیے میرے معاملے میں آپ ذرا سختی سے کام نہ لیں۔ پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ ان کو ایک لڑکا ملا اور اس شخص نے اسے قتل کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ نے ایک بے گناہ کی جان لے لی حالانکہ اس نے کسی کا خون نہ کیا تھا؟ یہ کام تو آپ نے بہت ہی برا کیا اس نے کہا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر سکتے موسیٰ علیہ السلام نے کہا اس کے بعد اگر میں آپ سے کچھ پوچھوں تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھیں ۔ لیجیئے ، اب تو میری طرف سے آپ کو عذر مل گیا۔ پھر وہ آگے چلے یہاں تک کہ ایک بستی میں پہنچے اور وہاں کے لوگوں سے کھانا مانگا مگر انہوں نے ان دونوں کی ضیافت سے انکار کر دیا وہاں انہوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرنے کے بالکل قریب تھی اس شخص نے اس دیوار کو پھر قائم کر دیا موسیٰ علیہ السلام نے کہا ''اگر آپ چاہتے تو اس کام کی اجرت لے سکتے تھے اس نے کہا بس میرا تمہارا ساتھ ختم ہوا۔ اب میں تمہیں ان باتوں کی حقیقت بتاتا ہوں جن پر تم صبر نہ کر سکے اس کشتی کا معاملہ یوں ہے کہ وہ چند غریب آدمیوں کی تھی جو دریا میں محنت مزدوری کرتے تھے میں نے چاہا کہ اس کو عیب دار کر دوں کیونکہ آگے ایک ایسے بادشاہ کا علاقہ تھا جو ہر کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا۔ رہا وہ لڑکا، تو اس کے والدین مومن تھے ہمیں اندیشہ ہوا کہ یہ لڑکا اپنی سرکشی اور کفر سے ان کو تنگ کرے گا اس لئے ہم نے چاہا، کہ ان کا رب اس کے بدلے ان کو ایسی اولاد دے جو اخلاق میں بھی اس سے بہتر ہو اور جس سے صلہ رحمی کی بھی زیادہ توقع ہو اور اس دیوار کا معاملہ یہ ہے کہ وہ یتیم لڑکوں کی ہے جو اس شہر میں رہتے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس دیوار کے نیچے ان بچوں کے لیے ایک خزانہ مدفون ہے اور ان کا باپ ایک نیک آدمی تھا اس لیے تمہارے رب نے چاہا کہ جب یہ دونوں بچے بالغ ہوں اور اپنا خزانہ نکال لیں یہ تمہارے رب کی رحمت کی بنا پر کیا گیا ہے میں نے کچھ بھی اپنے اختیار سے نہیں کر دیا ہے یہ حقیقت ہے ان باتوں کی جن پر تم صبر نہ کر سکے۔"

(سورۃ الکھف، آیت نمبر ۶۰ تا ۸۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث پاک میں حضرت خضر علیہ السلام کا ذکر

حدیث نمبر ا:

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ حر بن قیس بن حصن فرادی کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں جھگڑا کر رہے تھے کہ اسی دوران ان کے پاس سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ گزرے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بلا لیا اور کہا کہ میں اور میرے یہ ساتھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں بحث کر رہے ہیں جس سے ملنے کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی تھی کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے متعلق کچھ بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کے متعلق بیان فرماتے ہوئے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے کہ ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسرائیل کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ دنیا میں آپ سے بھی بڑھ کر کوئی عالم موجود ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ نہیں تب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ ہاں ہمارے بندے خضر علیہ السلام (علم میں آپ سے بڑھ کر) ہیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملنے کی راہ دریافت کی اس وقت اللہ تعالیٰ نے (ان سے ملاقات کے لیے) مچھلی کو نشانی قرار دیا اور ان سے کہہ دیا کہ جب تم مچھلی کو نہ پاؤ گے تو لوٹ جانا تم خضر علیہ السلام سے ملاقات کرلو گے حضرت موسیٰ علیہ السلام دریا میں مچھلی کے نشان کا انتظار کرتے رہے، تب ان کے خادم نے ان سے کہا کیا آپ نے دیکھا کہ ہم پتھر کے پاس تھے تو میں وہاں مچھلی بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے غافل کر دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم اسی (مقام) ہی کے تو متلاشی تھے تب وہ اپنے قدموں کے نشانات پر باتیں کرتے ہوئے واپس لوٹے (وہاں) حضرت خضر علیہ السلام کو انہوں نے پایا پھر ان کا قصہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔" (۱)

---

(۱). صحیح البخاری: 26/1، رقم: 78، صحیح مسلم: 1852/4، رقم: 174,2380، مسند احمد بن حنبل: 37/35، رقم: 21109، صحیح ابن حبان: 305,304/1، رقم: 102، السنن الکبریٰ للنسائی: 165/10، رقم: 11246

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث نمبر ۲:

''سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ نوف بکالی یہ کہتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام، صاحب خضر علیہ السلام بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں ہیں بلکہ وہ دوسرے موسیٰ ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دشمن خدا نے بالکل غلط بات کہی ہے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو کھڑے خطاب فرما رہے تھے کہ ان سے پوچھا گیا کہ کونسا شخص سب سے زیادہ علم والا ہے انہوں نے فرمایا کہ میں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر ڈانٹ فرمائی کیونکہ انہوں نے علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں کی اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ کیوں نہیں میرا ایک بندہ جہاں دو دریا آ کر ملتے ہیں، وہاں رہتا ہے اور وہ تم سے زیادہ علم والا ہے انہوں نے عرض کیا کہ اے رب العالمین! میں ان سے کیسے مل سکوں گا؟ سفیان نے (اپنی روایت میں یہ الفاظ) بیان کیے کہ اے ربّ! ''وکیف لی بہٖ'' کہ اس کے ساتھ میری ملاقات کیسے ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک مچھلی پکڑ کر ایک تھیلے میں رکھ لینا جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے میرا وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندہ وہیں تم کو ملے گا چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے مچھلی لے لی اور اسے ایک تھیلے میں رکھ لیا پھر وہ اور ایک ان کے رفیقِ سفر حضرت یوشع بن نون روانہ ہوئے۔ جب یہ چٹان پر پہنچے تو پتھر سے ٹیک لگا لی موسیٰ علیہ السلام کو نیند آ گئی اور مچھلی تڑپ کر نکلی اور دریا کے اندر چلی گئی اور اس نے دریا میں اپنا راستہ بنا لیا اللہ تعالیٰ نے مچھلی سے پانی کے بہاؤ کو روک لیا اور وہ محراب کی طرح ہو گئی (راوی نے اشارہ کرتے ہوئے یوں واضح کیا کہ یوں محراب کی طرح) پھر یہ دونوں اس دن اور رات کے باقی حصے میں چلتے رہے جب دوسرا دن آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رفیقِ سفر کو کہا کہ ہمارا کھانا لاؤ کیونکہ ہم اپنے اس سفر میں بہت تھک گئے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت تک کوئی تھکاوٹ محسوس نہ کی تھی جب تک وہ اس مقررہ جگہ سے آگے نہ بڑھ گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا تھا ان کے رفیق نے کہا کہ دیکھئے تو سہی جب ہم چٹان پر اترے تھے تو میں مچھلی (کے متعلق کہنا) آپ سے بھول گیا اور مجھے اس کی یاد سے شیطان نے غافل رکھا اور اس مچھلی نے تو وہیں (چٹان کے قریب) دریا میں اپنا راستہ عجیب طور پر بنا لیا تھا مچھلی کو تو وہ راستہ مل گیا اور یہ دونوں حیران تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یہی تو وہ جگہ تھی جس کی تلاش میں ہم نکلے ہیں۔ چنانچہ یہ دونوں اسی راستے سے پیچھے کی طرف واپس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے اور جب اس چٹان پر پہنچے تو وہاں ایک بزرگ اپنا سارا جسم ایک کپڑے میں لپیٹے ہوئے بیٹھے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ انہوں نے پوچھا تم کون ہو؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ موسیٰ ہوں۔ پھر انہوں نے پوچھا: کیا بنی اسرائیل کے موسیٰ علیہ السلام ؟ فرمایا کہ جی ہاں! میں آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے وہ علم نافع سکھا دیں جو آپ کو سکھلایا گیا ہے انہوں نے کہا کہ اے موسیٰ میرے پاس اللہ کا سکھلایا ہوا ایک علم ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ علم سکھلایا ہے جسے آپ نہیں جانتے اس طرح آپ کے پاس اللہ کا دیا ہوا ایک علم ہے جسے میں نہیں جانتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں انہوں نے کہا آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے اور واقعی آپ ان کاموں کے متعلق صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں جو آپ کے علم میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''اِمْرًا'' تک آخر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام دریا کے کنارے کنارے چلے پھر ان کے قریب سے ایک کشتی گزری ان حضرات نے کہا کہ انہیں بھی کشتی والے اپنے ساتھ سوار کر لیں۔ کشتی والوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان لیا اور کوئی مزدوری لیے بغیر کشتی میں سوار کر لیا جب یہ حضرات کشتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سوار ہو گئے تو ایک چڑیا آئی اور کشتی کے ایک کنارے بیٹھ کر اس نے پانی میں اپنی چونچ کو ایک یا دو مرتبہ ڈالا تو حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! میرے اور آپ کے علم کی وجہ سے اللہ کے علم میں اتنی بھی کمی نہیں آئی جتنی اس دریا میں چڑیا کے چونچ مارنے سے دریا کے پانی میں کمی آئی ہے۔ اتنے میں حضرت خضر علیہ السلام نے کلہاڑی اٹھائی اور اسی کشتی میں سے ایک تختہ نکال لیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب نظر اٹھائی تو وہ اپنی کلہاڑی سے تختہ نکال چکے تھے اس پر موسیٰ علیہ السلام بول پڑے کہ یہ آپ نے کیا کیا؟ جن لوگوں نے ہمیں بغیر اجرت کے سوار کرلیا انہیں کی کشتی پر آپ نے بری نظر ڈالی اور چیر دیا تا کہ سارے کشتی والے ڈوب جائیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ نے نہایت ناگوار کام کیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا میں نے آپ سے پہلے ہی نہ کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ (یہ بے صبری مجھے اپنا وعدہ بھول جانے کی وجہ سے ہوئی اس لیے) آپ اس چیز کا مجھ سے مواخذہ نہ کریں جو میں بھول گیا تھا اور میرے معاملے میں تنگی نہ فرمائیں یہ پہلی بات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھول کر ہوئی تھی پھر جب دریائی سفر ختم ہوا تو ان کا گزر ایک بچے کے پاس سے ہوا۔ جو دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑ کر اپنے ہاتھ سے (دھڑ سے) جدا کر دیا۔ امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہاتھ سے (جدا کرنے کی کیفیت بتانے کے لیے) اشارہ کیا جیسے وہ کوئی چیز توڑ رہے ہوں اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ نے ایک جان کو ضائع کر دیا جو نہ کسی دوسرے کے بدلے میں تھا، بلاشبہ آپ نے ایک برا کام کیا حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ کیا میں نے آپ سے ہی نہ کہا تھا کہ میرے ساتھ آپ صبر نہیں کر سکتے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اچھا اگر اس کے بعد میں نے آپ سے کوئی بات پوچھی تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ لے کر چلیے گا، بے شک آپ میرے بارے میں دو عذر کو پہنچ گئے ہیں پھر یہ دونوں آگے بڑھے اور جب ایک بستی میں پہنچے تو بستی والوں سے کہا کہ وہ انہیں اپنا مہمان بنا لیں لیکن انہوں نے انکار کیا پھر اس بستی میں انہیں ایک دیوار دکھائی دی جو گرنے ہی والی تھی حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے (کیفیت بتانے کے لیے) اس طرح اشارہ کیا ہے جیسے وہ کوئی چیز اوپر کی جانب پھیر رہے ہوں میں نے سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ ''مائلا'' کا لفظ صرف ایک ہی مرتبہ سنا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہ لوگ تو ایسے تھے کہ ہم ان کے یہاں آئے تو انہوں نے ہماری میزبانی سے ہی انکار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردیا پھر ان کی دیوار آپ نے ٹھیک کر دی اگر آپ چاہتے تو اس کی اجرت ان سے لے سکتے تھے حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہاں سے میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہوئی، جن باتوں پر آپ صبر نہ کر سکے ان کی تاویل وتوجیہہ اب تم پر واضح کروں گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری تو خواہش یہ تھی کہ اگر موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے تو اللہ تعالیٰ تکوینی واقعات کو ہمارے لیے بیان کرتا جاتا امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ موسیٰ پر رحم کرے اگر انہوں نے صبر کیا ہوتا تو ان کے (مزید واقعات) ہمیں معلوم ہوتے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے (جمہور کی قرأت وراءھم کی بجائے) "امامهم ملك يأخذ كل سفينة صالحة غصبا" پڑھا ہے اور وہ بچہ (جس کی حضرت خضر علیہ السلام نے جان لی تھی) کافر تھا اور اس کے والدین مومن تھے پھر مجھ سے امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے دو مرتبہ سنی تھی اور انہی سے (سن کر) یاد کی تھی امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا تھا کہ کیا یہ حدیث آپ نے عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے سننے سے پہلے بھی کسی دوسرے شخص سے سن کر (جس نے عمرو بن دینار سے سنی ہو) یاد کی تھی؟ یا (اس کی بجائے یہ جملہ کہا) تحفظته من انسان؟"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(شک علی بن عبداللہ کو تھا) تو امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا دوسرے کسی شخص سے سن کر میں یاد کرتا تو کیا اس حدیث کو عمر بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے میرے سوا کسی دوسرے نے بھی سنا ہے؟ میں نے ان سے یہ حدیث دو یا تین مرتبہ سنی اور یاد کی۔"(۲)

حدیث نمبر ۳:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"حضرت خضر علیہ السلام کا یہ نام (خضر) اس وجہ سے رکھا گیا کہ وہ ایک سوکھی زمین (جہاں سبزے کا نام بھی نہ تھا) پر بیٹھے لیکن جونہی وہاں سے اُٹھے تو وہ جگہ سرسبز ہو کر لہلہانے لگی۔"(۳)

---

(۲).صحیح البخاری:4/154، رقم:3401، صحیح مسلم:4/1847، رقم:170، 2380، سنن الترمذی5/162,160، رقم:3149، مسند احمد بن حنبل:5/52,48، رقم:21117، صحیح ابن حبان14/107,104، رقم:6220، مسند الحمیدی:1/363، رقم:375، السنن الکبریٰ للنسائی:10/163، رقم:11245، الاسماء والصفات للبیہقی:1/294، رقم:220

(۳).صحیح البخاری:4/156، رقم:3402، سنن الترمذی:5/164، رقم:3151، مشکوٰۃالمصابیح:3/241، رقم:5712، صحیح ابن حبان: 14/109,108، رقم:6222، مسند البزار:16/232، رقم:9393، المعجم الاوسط للطبرانی:6/45، رقم:5749، المعجم الکبیر للطبرانی:12914، مسند ابی داؤد للطیالسی:4/279، رقم:2671

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت خضر علیہ السلام کے مختصر حالات

نام ونسب

مؤرخین علما کے نزدیک حضرت خضر علیہ السلام کے نام ونسب کے متعلق دس سے زائد اقوال ہیں۔ ان کا مشہور ترین نام، بلیا بن ملکان، کنیت ابوالعباس اور وہ خضر کے لقب سے مشہور ہیں۔

''خضر'' نام کی وجہ تسمیہ

خضر نام کی وجہ تسمیہ کے بارے میں کتبِ تفاسیر، احادیث اور تواریخ میں دو سبب منقول ہیں:

(۱) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے اپنی کتبِ احادیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ان کا نام خضر صرف اس لئے رکھا گیا کہ جب وہ چمڑے کی سفید چٹائی پر بیٹھے تو اچانک وہ چٹائی آپ کے پیچھے سے سبزہ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے لہلانے لگی۔“(۱)

(۲) امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”حضرت خضر علیہ السلام کا نام خضران کے حسین اور روشن چہرے کی وجہ سے رکھا گیا۔“

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ کا قول صحیح البخاری میں ثابت شدہ وجہ تسمیہ کے منافی نہیں ہے اگر بالفرض منافی بھی ہے تو پھر ان دونوں میں سے ایک کی علت بیان کرنا پڑے گی اور جو بات صحیح البخاری میں ثابت ہے وہ زیادہ بہتر اور قوی تسلیم کی جائے گی بلکہ اس کے علاوہ کسی اور کی طرف التفات نہ کیا جائے گا۔“(۲)

حضرت خضر علیہ السلام کا دورِ حیات

علمائے مؤرخین کے درمیان حضرت خضر علیہ السلام کے دور کے بارے میں کچھ اختلاف ہے کہ کیا یہ حضرت خضر علیہ السلام، حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے

(۱).صحیح البخاری:4/156، رقم:3402، سنن الترمذی:5/164، رقم:3151، مشکوٰۃ المصابیح:3/241، رقم:5712، صحیح ابن حبان: 14/108,109، رقم:6222، مسند بزار:16/232، رقم:9393، المعجم الاوسط للطبرانی:6/45، رقم:5749، المعجم الکبیر للطبرانی:12914، مسند ابی داؤد للطیالسی:4/279، رقم:2671

(۲).البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر:1/327

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دور کے حضرت خضر علیہ السلام ہیں یا کسی اور دور کے ہیں۔ ان اختلافات کی وجہ بعض مختلف اسرائیلی اور تاریخی روایات ہیں۔

(۱) حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام سے پہلے موسیٰ بن میشا بن یوسف بن یعقوب ایک نبی تھے جو کہ خضر بن ملکان کی طلب میں نکلے تھے۔(۳) لیکن یہ قول سنداً اور تاریخی اعتبار سے مرجوح اور ناقابل قبول ہے۔

مگر حدیث اور تاریخ کی نصوصِ صحیحہ کی روشنی میں صحیح اور راجح قول یہ ہے کہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام جن پر تورات نازل کی گئی تھی وہی معروف حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھی تھے جن کا قصہ قرآن پاک کی سورۃ الکھف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ذکر ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اپنی کتبِ صحیحہ میں حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ذکر کیا کہ نوف بکالی کا خیال ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام، حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے دور کے حضرت خضر علیہ السلام نہیں ہیں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے دشمن (نوف بکالی)

---

(۳) تلخیص المستدرك علی الصحیحین للذهبی:573/2، مروج الذهب للمسعودی:60/1، امام مسعودی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت اہل تورات اور دیگر قبل از اسلام کی کتب میں مذکور ہے۔ میں کہتا ہوں ان کتب میں مذکور ہمارے لئے کوئی ایک بات بھی حجت کے لائق نہیں ہے مگر صرف وہ بات جو کتاب و سنت کے موافق ہوگی۔

(صلاح الدین مقبول احمد)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے غلط بات کہی ہے۔(۴) یہ بات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نوف بکالی کے بارے میں اس کی بات کو غلط ثابت کرنے کیلئے کہی ہے کیونکہ نوف بکالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت شدہ حدیث کہ حضرت خضر علیہ السلام ہی حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے ساتھی تھے، اس فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اسکے اس قول پر سخت انکار کرتے ہوئے شدید غضبناک ہوئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے دشمن نے غلط بات کہی ہے۔ یاد رہے کہ حالتِ غضب میں جو الفاظ بولے جاتے ہیں، ان سے ان کے حقیقی معانی مراد نہیں لئے جاتے۔(۵)

حضرت خضر علیہ السلام کون تھے۔فرشتہ، ولی یا نبی؟

حضرت خضر علیہ السلام کے فرشتہ یا ولی یا نبی ہونے کے بارے میں مفسرین اور مؤرخین سے تین اقوال مذکور ہیں:

پہلا قول

(۱) پہلا قول یہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام فرشتوں میں سے ایک فرشتہ تھے ان کو

---

(٤). صحيح البخارى:4/154، رقم:3401، صحيح مسلم:4/1847، رقم:170، 2380، سنن الترمذى5/162,160، رقم:3149، مسند احمد بن حنبل:35/52,48، رقم:21117، صحيح ابن حبان14/107,104، رقم:6220، مسند الحميدى:1/363، رقم:375، السنن الكبرىٰ للنسائى:10/163، رقم:11245، الاسماء والصفات للبيهقى:1/294، رقم:220

(٥). شرح صحيح مسلم للامام نووى:15/137

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کی صورت دے کر دنیا میں بھیجا گیا تھا۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس قول کو غریب اور باطل قرار دیا ہے۔(٦)
حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس قول کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ قول انتہائی عجیب وغریب ہے۔(٧)

دوسرا قول

(٢) دوسرا قول یہ ہے کہ صوفیہ وغیرہ میں سے ایک جماعت کا عقیدہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام ایک ولی تھے۔

حنابلہ میں سے ابو علی بن ابی موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ نیز ابو بکر انباری رحمۃ اللہ علیہ اور ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی رائے رکھتے ہیں۔(٨)

لیکن یہاں اس بات کا خیال رکھا جائے گا کہ صوفیہ میں سے اکثر اپنے زعم میں مطلق طور پر یا بعض وجوہ کی بنا پر (نعوذ باللہ) ولی کو نبی سے افضل قرار دیتے ہیں۔

بایں وجہ ان کے خیال میں قرآن مجید کی سورۃ الکہف میں حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کردہ واقعہ ان کے مذہب کی دلیل ہے۔

جو لوگ بعض اولیائے کرام کو مثال کے طور پر حضرت خضر علیہ السلام کو

---

(٦). شرح مسلم للامام نووی: 136/15

(٧). البداية والنهاية لابن كثير: 328/1

(٨). شرح مسلم للامام نووی: 136/15

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انبیا کرام علیہم السلام سے افضل خیال کرتے ہیں ان میں حکیم ترمذی بھی ہیں۔ اس بات کو انہوں نے اپنی کتاب ختم اولیا میں رقم کیا ہے کہ اولیائے کرام کے آخر میں ایک ایسا ولی بھی ہوگا جو صحابہ کرام سے افضل ہوگا۔ بسا اوقات اس نے انبیا کرام سے بھی افضل ہونے کا اشارہ دیا ہے تو اس پر تمام مسلمان اس کی بات کا انکار کرتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُسے اِس قول کی بنا پر شہر سے نکال دیا۔

یہی عقیدہ سعد الدین بن حمویہ اور ابن العربی صاحبِ ''فصوص الحکم'' اور ''فتوحات مکیہ'' کا ہے۔ ان کتب میں ان کا کہنا ہے:

مقام النبوۃ فی برزخ
فویق الرسول ودون الولی

'' نبوت کا مقام درمیانہ ہے۔ رسول سے قدرے اوپر اور ولی سے قدرے نیچا۔''(۹)

نبوت اور رسالت پر ولایت کی فضیلت کے عقیدے کا تحقیقی جائزہ

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے صوفیہ کے باطل اور لایعنی عقیدہ یعنی ولی نبی سے افضل ہے، کا انتہائی خوبصورت انداز میں رد کیا ہے۔ اس عقیدہ کے متعلق تمام

(۹). فتاویٰ شیخ الاسلام لابن تیمیۃ 267/13,422/11

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلوؤں پر دقیق انداز سے اس طرح حل پیش کیا ہے۔ جیسا کہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ یوں رقم طراز ہیں:

''تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت خضر علیہ السلام سے افضل ہیں اور جس نے کہا کہ حضرت خضر علیہ السلام افضل ہیں تو وہ کافر ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام کو نبی یا ولی کہا جانا برابر ہے۔ جمہور علما کا خیال ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نبی نہیں ہیں اور بنی اسرائیل کے انبیاء جنہوں نے تورات کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کا قرآن مجید میں ذکر کیا جیسا کہ حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام، وہ حضرت خضر علیہ السلام سے افضل ہیں۔ بلکہ جمہور کا خیال ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نبی نہیں ہیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دونوں حضرت خضر علیہ السلام سے افضل ہیں۔ حضرت خضر علیہ السلام کو ایسے مسائل کا معلوم ہونا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معلوم نہ تھے، اس سے حضرت خضر علیہ السلام کا مطلق طور پر افضل ہونا واجب نہیں آتا۔ جس طرح ہدہد پرندے نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو کہا کہ جس بات کا مجھے علم ہے اس کا آپ کو علم نہیں۔ اس سے ہدہد پرندہ حضرت سلیمان علیہ السلام سے افضل قرار نہیں پاتا۔ جس طرح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے وہ لوگ جو کھجوروں کو پیوند کاری کرتے تھے وہ لوگ پیوند کاری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ ماہر تھے تو اس سے یہ لازم ہرگز نہیں آتا کہ وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل تھے۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم اپنے دنیاوی امور میں مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہو۔(۱۰) خلفا اربعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان لوگوں سے دینی علم سیکھتے تھے جو مقام و مرتبہ میں ان سے کم تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں بھی فرمایا تھا کہ میرے بعد نبوت کی باتوں میں سے اچھے خوابوں کے علاوہ اور کوئی چیز باقی نہ

---

(۱۰).صحیح مسلم:1836/4، سنن ابن ماجة:825/2، رقم:2470، مسند احمد بن حنبل:19/20، رقم:12544، مسند بزار:152/3، رقم:937، معجم لابن عساکر:952/2، رقم:1214، صحیح ابن حبان:202/1، رقم:23، المعجم الکبیر للطبرانی:280/4، رقم:4424، شرح مشکل الآثار للطحاوی:424/4، رقم:1722، مشکوٰۃ المصابیح:32/1، رقم:147، جامع الاصول فی احادیث الرسول لابن الاثیر:763/11، رقم:9461، الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم:165/1، رقم:207، شرح معانی الآثار للطحاوی:48/3، رقم:4436، مسند ابی داوٗد للطیالسی:186/1، رقم: 227

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے گی (۱۱) اور یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ ان میں سے بعض لوگوں کی اولادیں علم کے لحاظ سے ان سے افضل ہیں جن لوگوں کو اچھے خواب آتے ہیں۔ لیکن یہاں زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کے پاس علم کشف تھا جو کہ نبوت کے اجزا میں سے ایک جز ہے۔ تو کیسے ممکن ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام ایک نبی یا رسول سے افضل ہوں اور خصوصاً وہ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جو اولوالعزم رسولوں میں سے ہیں۔ (۱۲) اگر پھر کوئی کہنے والا کہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نقیب الاولیا تھے تو اس سے پوچھا جائے گا کہ ان کو نقابت کے عہدہ پر کس نے فائز کیا۔ جبکہ افضل ترین اولیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں اور حضرت

---

(۱۱). صحیح البخاری:9/ 31، رقم:6990، سنن ابی داوٗد:4/ 462، رقم:5019، مسند احمد بن حنبل:4/ 146، رقم:8313، مشکوٰۃ المصابیح:2/543، رقم:4606، صحیح ابن حبان:13/412، رقم:6048، مسند بزار:17/186، رقم:9816، مسند اسحاق بن راھویۃ:1/276، رقم:249، موطأ للامام مالك:6/27، رقم:1505، السنن الکبریٰ للنسائی:7/103، رقم:7574، المستدرك علی الصحیحین للحاکم:4/ 432، رقم:8176، شرح السنة للبغوی:12/202، رقم:3272، شعب الایمان للبیهقی:4/191، رقم:4773

(۱۲). مختصر فتاویٰ المصریة لابن تیمیة:560,561

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خضر علیہ السلام ان میں سے نہیں ہیں (۱۳) اور اگر کوئی آدمی یہ کہے کہ وہ نقیب الاولیا تھے اور وہ تمام اولیا کو جانتے تھے تو یہ بات بھی حقائق کی روشنی میں باطل ہے۔" (۱۴)

اس کے بعد امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے صوفیا کے اس قول "بعض وجوہات کی بنا پر ولایت نبوت سے افضل ہے" کو ذکر کر کے فرمایا:

"اس قسم کے تمام مقالات عظیم ترین جہالت اور گمراہی کا ثبوت ہیں بلکہ یہ نفاق، الحاد اور کفر کی عظیم ترین اقسام ہیں۔" (۱۵)

مزید یہ کہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

" صوفیہ میں سے بعض حضرات نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے واقعہ سے استدلال کرتے ہوئے خیال کیا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام شریعتِ الٰہیہ سے نکل گئے تھے حالانکہ وہ اس عقیدہ میں دو وجوہات سے گمراہ ہیں۔

۱۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام شریعتِ الٰہیہ سے باہر نہ نکلے تھے بلکہ جو کچھ انہوں نے کہا وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں جائز تھا۔ اس لئے کہ جب حضرت خضر علیہ السلام نے ان واقعات کے اسباب کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے واضح

---

(۱۳). فتاویٰ شیخ الاسلام لابن تیمیة 101/27

(۱۴). فتاویٰ شیخ الاسلام لابن تیمیة 100/27

(۱۵). فتاویٰ شیخ الاسلام لابن تیمیة: 422/11

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس پر اقرار کیا اور اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں یہ اعمال جائز نہ ہوتے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اقرار نہ کرتے۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام ان اسباب کو نہیں جانتے تھے جن کے ذریعے ان واقعات کو جائز قرار دیا گیا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کو ایک ظالم بادشاہ کی طرح خیال کیا تو پھر حضرت خضر علیہ السلام نے جب ان باتوں کی حقیقت ان پر واضح کی تو وہ خاموش ہو گئے۔

۲۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت کے فرد نہ تھے اور نہ ہی ان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اتباع واجب تھی بلکہ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے سکھایا ہوا ایک ایسا علم ہے جس کو آپ نہیں جانتے اور آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے سکھایا ہوا ایک ایسا علم ہے جس کو میں نہیں جانتا۔ یہ اس لئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت عام نہ تھی کیونکہ اس وقت نبی کو ایک خاص قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا مگر صرف ہمارے حضور نبی کریم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا۔ بلکہ آپ ﷺ کو جن وانس اور ظاہر و باطن سب کے لئے رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا گیا۔ کسی ایک کیلئے خواہ وہ خاص ہوں یا عام، ظاہری ہوں یا باطنی، سب پر آپ ﷺ کی اطاعت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واتباع سے باہر نکلنا جائز نہیں ہے۔"(۱۶)

عقیدہ طحاویہ کے شارح کی بہترین کلام

شارح عقیدہ طحاویہ علامہ ابن عز الدین حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے واقعہ سے استدلال کرنا کہ علم لدنی کیلئے وحی الٰہی کی ضرورت نہ ہے جیسا کہ بعض علم تطبیق سے نابلد حضرات یہ دعویٰ کرتے ہیں وہ لوگ زندیق وملحد ہیں۔ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام کی طرف مبعوث نہ ہوئے تھے اور نہ ہی حضرت خضر علیہ السلام ان کی متابعت پر مامور تھے۔ اسی لئے حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ سے سوال کرتے ہوئے کہا تھا کہ کیا آپ بنی اسرائیل کے موسیٰ ہیں؟۔ تو انہوں نے کہا: ہاں! اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام ثقلین کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ اگر آج حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہم میں موجود ہوتے تو وہ دونوں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے والوں میں ہوتے اور جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہونگے تو وہ بھی شریعت محمدیہ کے مطابق فیصلے کریں گے۔ جس آدمی کا یہ دعویٰ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۶)۔ فتاویٰ شیخ الاسلام لابن تیمیۃ:266/13

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ اسی طرح ہوں گے جس طرح حضرت خضر علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے تو جو شخص اس بات کو امت میں سے کسی آدمی کیلئے جائز قرار دیتا ہے تو وہ انسان اپنے ایمان کی تجدید کرے اور حق کی گواہی دے کیونکہ وہ کلی طور پر دین اسلام کو چھوڑ چکا ہے چہ جائے کہ وہ اولیا کرام میں سے ہو بلکہ وہ تو صرف اولیائے شیطان میں سے ہے۔ یہی وہ مقام ہے جس کے ذریعہ قوم میں سے زنادقہ اور اہل استقامت میں فرق کیا جاسکتا ہے۔" (۱۷)

تیسرا قول

تیسرا قول یہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام جمہور محققین علما کے نزدیک نبی ہیں۔ امام ثعالبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"حضرت خضر علیہ السلام تمام اقوال کی روشنی میں نبی ہیں۔" (۱۸)

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"حضرت خضر علیہ السلام جمہور علما کے نزدیک نبی ہیں۔" (۱۹)

امام الجری مفسر رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو عمر ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حضرت خضر علیہ السلام

(۱۷). شرح العقيدة الطحاوية لابن العز الدين الحنفي:577

(۱۸). البحر المحيط لابی حیان الاندلسی:148/6

(۱۹). الجامع لاحكام القرآن للقرطبی:16/11

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ہیں۔(۲۰) نیز عظیم مفسرِ قرآن علامہ آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی جمہور سے حضرت خضر علیہ السلام کو نبی ہی ذکر کیا ہے۔(۲۱) حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے اس رسالہ میں حضرت خضر علیہ السلام کے نبی ہونے کو ترجیح دی ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اپنی اس رائے پر خود ہی تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

بعض اکابر علما کا یہ کہنا ہے کہ سب سے پہلا عقیدہ جو زندیقیت سے نجات دلاتا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق نبی ہونے کا اعتقاد کیونکہ زنادقہ حضرت خضر علیہ السلام کے غیر نبی ہونے میں لمبی چوڑی گفتگو کرتے ہیں حتیٰ کہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ولی نبی سے افضل ہے جیسا کہ ابن العربی نے کہا:

مقام النبوۃ فی برزخ
فویق الرسول ودون الولی

"نبوت کا مقام درمیانہ ہے۔ رسول سے قدرے اونچا اور ولی سے قدرے نیچا ہے۔"

حضرت خضر علیہ السلام کی نبوت پر دلائل

اس کتاب کا قاری جب حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں غور وفکر کرے گا تو وہ کتاب وسنت کی روشنی میں حضرت خضر علیہ السلام کی نبوت پر متعدد دلائل پائے گا۔

---

(۲۰). شرح مسلم للامام نووی 136/15

(۲۱). التفسیر روح المعانی للآلوسی بغدادی:19/15

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب اللہ سے دلائل

قرآن مجید کی سورۃ الکہف میں حضرت خضر علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ واقعہ کے سیاق و سباق سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کئی ایک وجوہات کی بنا پر نبی ہیں۔ (۲۲) وہ دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ کا فرمان:

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا○

ترجمہ: ''موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو وہاں پایا جسے ہم نے اپنی طرف سے رحمت سے نوازا اور ہم نے اپنی طرف سے اس کو ایک خاص علم سکھایا۔''

(سورۃ الکہف: ۱۸، آیت: ۶۵)

امام آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ''رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا'' کی تفسیر میں تین اقوال ذکر کیے ہیں اور ان تینوں اقوال کے ضعیف ہونے کی طرف بھی اشارہ کیا۔ پھر فرمایا کہ جمہور علما کا خیال ہے یہ وحی نبوت ہے۔ جبکہ قرآن مجید میں کئی مقامات پر لفظ رحمت اس معنی پر بھی بولا گیا ہے۔ یہ قول امام ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے اس سے علمائے جمہور کا مذہب ہی مضبوط ہوتا ہے۔ اس موقف کے شواہد متعدد آیاتِ قرآنیہ اور احادیث کثیرہ ہیں۔ جن کے مجموعہ مفہوم سے

---

(۲۲) البداية والنهاية لابن كثير: 328/1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت خضر علیہ السلام کے نبی ہونے کا مؤقف مضبوط ہوتا ہے۔(۲۳)

(۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضرت خضر علیہ السلام سے کہنا:

قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰۤى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ وَ كَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ۝ قَالَ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّ لَاۤ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ۝ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰۤى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۝

ترجمہ: ”تو موسیٰ نے کہا کہ کیا میں آپ کی تابعداری کروں؟ کہ آپ مجھے اس نیک علم کو سکھائیں جو آپ کو سکھایا گیا ہے۔ تو اس نے کہا: آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکتے اور جس چیز کو آپ نے اپنے علم میں نہ لیا ہو تو اس پر صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں؟ موسیٰ نے جواب دیا کہ ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور کسی بات میں آپ کی نافرمانی نہ کروں گا۔ اس نے کہا اچھا اگر آپ میرے ساتھ ہی چلنے پر اصرار کرتے ہیں تو یاد رہے کسی چیز کی نسبت مجھ سے نہیں پوچھنا جب تک کہ میں خود اس کی نسبت کوئی تذکرہ نہ کروں۔“

(سورۃ الکھف:۱۸، آیت:۶۶، ۷۰)

(۲۳) . التفسیر روح المعانی للآلوسی بغدادی:302/8

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر حضرت خضر علیہ السلام ولی ہوتے اور نبی نہ ہوتے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام سے اس انداز سے ہم کلام نہ ہوتے اور حضرت خضر علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اس انداز کا رد بھی نہ کرتے۔ جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کی صحبت (ساتھ) اختیار کرنے کا سوال کیا۔ تاکہ ان سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی عطا کردہ علم حاصل کرلیں جو ان کو نہیں ملا۔

اگر حضرت خضر علیہ السلام نبی نہ ہوتے تو وہ معصوم نہ ہوتے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام جو کہ ایک عظیم نبی، رسول کریم اور واجب العصمت ہیں۔ ولی کے علم کے طلب کرنے میں اتنی بڑھ چڑھ کر رغبت نہ کرتے جبکہ ولی واجب العصمت نہیں ہیں۔

(۳) حضرت خضر علیہ السلام نے اس بچے کو قتل کرنے کا اقدام کیا اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کی بنیاد پر تھا اور یہ ان کی نبوت پر ایک مستقل دلیل ہے اور ان کے معصوم ہونے پر ایک واضح برھان ہے۔ کیونکہ ایک ولی کیلئے صرف دل میں القا ہونے والی بات کی بنیاد پر نفوس انسانیہ کو قتل کرنے کا اقدام جائز نہیں ہے۔ کیونکہ ولی کے دل کیلئے معصوم ہونا واجب نہ ہے اور اس کا خطا کار ہونا متفق علیہ ہے۔

(۴) جب حضرت خضر علیہ السلام نے ان تمام افعال کو مفصل طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بتائے۔ تو ان پر حضرت خضر علیہ السلام کی تمام حقیقت واضح ہوگئی اور ان تمام واقعات کے بعد حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا:

رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ وَ مَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''یہ تمہارے رب کی رحمت کی وجہ سے ہے اور یہ کام میں نے اپنے حکم سے نہیں کیئے۔''

(سورۃ الکہف: ۱۸، آیت: ۸۲)

یعنی کہ میں نے یہ کام اپنی طرف سے نہیں کیئے بلکہ ان کا مجھے حکم دیا گیا تھا اور میری طرف وحی کی گئی تھی۔

(۵) اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا○ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ.

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اور اپنا غیب کا علم کسی پر ظاہر نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ رسول پر۔''

(سورۃ الجن: ۷۲، آیت: ۲۶، ۲۷)

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا قرآنی واقعہ اس بات کی دلیل ہے کہ خضر باذن اللہ علمِ غیب کا اظہار کرنے والے تھے اور اولیا میں کسی ایک کو یہ مقام حاصل نہیں ہے۔

سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دلائل

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''وددت ان موسیٰ صبر حتی یقص علینا امرھما.''

''میں چاہتا ہوں کہ موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے تا کہ ان دونوں کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعہ ہم پر مزید واضح ہو جاتا۔" (۲۴)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس قسم کی خواہش کا اظہار اس وجہ سے تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان دونوں کے درمیان گفتگو کی اطلاع تھی اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام پر وحی کی جاتی تھی اور اگر ایسا نہ ہوتا تو اس قسم کی خواہش جائز ہی نہ تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسے انسان سے جس پر وحی کی جاتی ہو ایک ایسی بات کا انتظار کرتے جو غیر وحی ہے۔

(۲) حضرت خضر علیہ السلام کا بچے کے قتل کی وضاحت کرنا جیسا کہ حدیث میں وارد ہے کہ بچے کو پیدائشی طور پر ہی کافر طبیعت پر پیدا کیا اور اس کے والدین اس پر بڑی شفقت کرتے تھے۔ اگر وہ بچہ بالغ ہو جاتا تو وہ اپنے والدین کو سرکشی اور کفر میں مبتلا کر دیتا اور ہم نے ارادہ کیا کہ ان کا پروردگار ان کیلئے ایک پاکیزہ بہترین اور انتہائی رحم کرنے والے بچے کے روپ میں تبدیل کر دے اور ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اس بچے کے والدین کو ایک صالح اور بہت زیادہ رحم کرنے والا بچہ عطا فرمایا جو اس بچے کا نعم البدل تھا۔ (۲۵)

---

(٢٤). صحيح البخاري:6/91، رقم:4727، صحيح مسلم:4/1847، رقم:170، سنن الترمذي:5/160, 162، رقم:3149، صحيح ابن حبان14/104,107، رقم:6220، مسند الحميدي:1/363، رقم:375، السنن الكبرىٰ للنسائي:10/163، رقم:11245، المعجم الكبير للطبراني:12/5، رقم:12300

(٢٥). مسند احمد بن حنبل:5/352، رقم:21118، السنن الكبرىٰ للنسائي:5/360، رقم:5813، مسند عبد بن حميد:1/87، رقم:169، تاريخ دمشق الكبير لابن عساكر:16/408، مختصر تاريخ دمشق الكبير لابن منظور:8/60

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ کا اطلاع دینا کہ مقتول بچہ طبعی وفطری طور پر کافر تھا اور اللہ تعالیٰ نے اس بچے کے والدین کو ایک صالح اور بہت زیادہ رحم کرنے والا بچہ عطا فرمایا تو یہ خبر خالص غیبی امور میں سے ہے۔ جس پر اطلاع پانا نبوت اور وحی کے راستہ کے علاوہ محالات وممتنعات میں سے ہے۔ یہ قوی ترین دلیل ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نبی تھے اگرچہ رسول نہ تھے۔

(۳) اس واقعہ کے متعلق نبی کریم ﷺ کا فرمان:

"جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات ہوئی تو ایک پرندہ آیا تو اس نے اپنی چونچ پانی میں ڈالی۔ تو حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ پرندہ کیا کہتا ہے تو انہوں نے کہا کہ کیا کہتا ہے تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ پرندہ کہتا ہے کہ تیرا علم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا علم اللہ تعالیٰ کے علم کے مقابلہ میں اتنا ہے۔ جتنا پانی میری چونچ نے لیا ہے۔" (۲۶)

تو یہ روایت اس بات میں واضح ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام پرندوں کی بولی جانتے تھے تو یہ غیب کی ایسی باتوں میں سے ہے کہ جس کو عام انسان نہیں جانتا۔ تو وہ

---

(۲۶). المستدرك على الصحيحين للحاكم:400/2، رقم:3394، السنن الكبرىٰ للنسائي:10/163، رقم:11245، تاريخ دمشق الكبير لابن عساكر411/16، جامع الاحاديث للسيوطي:51/18، رقم18816، سلسلة الاحاديث الصحيحة للالباني:466/5، رقم:2467، كنز العمال فى سنن الاقوال للهندى:72/12، رقم:34050

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بات میں حضرت سلیمان علیہ السلام جیسے نبی تھے۔ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

يَآأَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ.

ترجمہ: ''(یعنی سلیمان علیہ السلام نے فرمایا) اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھادی گئی ہے۔''

(سورۃ النمل، آیت:۱۶)

(۴) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث جس میں وارد ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک مجلس میں تھے تو آپ علیہ السلام کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کیا آپ علیہ السلام جانتے ہیں کہ آپ علیہ السلام سے بڑھ کر بھی کوئی عالم ہے؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں، تو اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی فرمائی کہ ہاں، ہمارا بندہ خضر تجھ سے زیادہ عالم ہے۔(۲۷) اگرچہ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ ان امور غیبیہ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ خاص کردیا ہے باوجود اس کے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اولوالعزم رسولوں میں سے ہیں۔ تو یہ حدیث حضرت خضر علیہ السلام کی نبوت پر دلیل ہے اور اس حدیث کا سیاق وسباق بھی اس کی تائید کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ، ہاں، ہمارا بندہ خضر تجھ سے زیادہ عالم ہے۔ واللہ اعلم!

---

(۲۷). صحیح البخاری: 1 / 26، رقم: 78، صحیح مسلم: 4 / 1852، رقم174,2380، مسند احمد بن حنبل:37/35، رقم:21109، صحیح ابن حبان: 305,304/1، رقم:102، السنن الکبریٰ للنسائی:165/10، رقم:11246

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت خضر علیہ السلام کی حیاتِ استمرار کے نظریہ کا سبب

علمائے مؤرخین نے حضرت خضر علیہ السلام کے ہمیشہ زندہ رہنے کے بارے دو سبب ذکر کیے ہیں:

۱۔ پہلا سبب یہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کو طوفان سے نکلنے کے بعد دفن کیا تو حضرت خضر علیہ السلام کو اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی دعا کی وجہ سے لمبی عمر مل گئی۔ (۲۸) امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں:

> "اگر حضرت خضر علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام سے پہلے ہوتے تو وہ بھی حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں سوار ہوتے۔ لیکن یہ بات کسی ایک نے بھی نقل نہیں کی ہے اور اسی طرح تمام علما اس بات پر متفق ہیں کہ کشتی سے اترنے کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کی نسل کے علاوہ کوئی بھی باقی نہ رہا تھا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِيْنَ ○ ترجمہ: "یعنی ہم نے صرف نوح (علیہ السلام)

(۲۸). المعمرون والوصایا لابی حاتم السجستانی:3، البدایة والنهایة لابن کثیر:326/4، الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر:286/2 ، میں یہ کہتا ہوں کہ اس کی مثل تمام روایات صحیح نہیں ہیں۔ اس لئے کہ اس روایت میں ابن اسحاق مدلس راوی ہے جو لفظ عن سے روایت کرتا ہے اور سماع کی تصریح ثابت نہیں ہے اور ان سے ان کے جن ساتھیوں نے روایت نقل کی ہے وہ تمام مجہول راوی ہیں۔ (صلاح الدین مقبول احمد)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اولاد کو ہی باقی رکھا (سورۃ الصّٰفّٰت:۳۷، آیت:۷۷) تو اس وقت حضرت خضر علیہ السلام کہاں تھے۔"

۲۔ دوسرا سبب یہ ایک روایت ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام حضرت ذوالقرنین علیہ السلام کے ساتھ نہر الحیات پر گئے تھے اور انہوں نے اس کا پانی پی لیا حالانکہ ان کو علم نہ تھا۔ نہ ہی حضرت ذوالقرنین علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو علم تھا۔ تو اس بنیاد پر وہ ہمیشہ زندہ ہیں اس لئے حضرت خضر علیہ السلام ان لوگوں کے نزدیک آج تک زندہ ہیں۔ (۲۹) اس روایت پر امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں تبصرہ کیا ہے:

"یہ روایت اہل کتاب سے نقل کی گئی ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے آبِ حیات پیا تھا۔ ان کا یہ قول سنداً باوثوق نہیں ہے۔" (۳۰)

حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق حیاتِ استمرار کے قائلین کی آرا

اس بارے میں حکایات وروایات کا ایک بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ جن میں حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ نیک لوگوں کی ملاقاتیں پائی جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں صالحین کی حضرت خضر علیہ السلام سے بیابانوں، صحراؤں، وادیوں اور جنگلات میں

---

(۲۹). تاریخ الامم والملوک للطبری: 365/1، الکامل فی التاریخ لابن الاثیر: 90/1

(۳۰). الموضوعات لابن الجوزی: 199/1، امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کو امام ابوالحسین بن منادی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس روایت کی حقیقت ایسی ہی ہے جیسا کہ امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کر دی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیارات ہوئی ہیں۔ مزید برآں یہ روایات وحکایات حضرت خضر علیہ السلام کے اسفار اور ایک شہر سے دوسرے شہر میں منتقل ہونے، لوگوں سے گفتگو کرنے، لوگوں کو پند ونصائح سے مستفید کرنے، لوگوں کو ادعیہ کی تعلیم دینے اور مشکلات کا حل بتلانے پر مشتمل ہیں۔ جس طرح مفصل طور پر مع رد آئندہ اوراق میں آئے گا۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شارح مسلم فرماتے ہیں:

"حضرت خضر علیہ السلام کی زندگی اور نبوت کے بارے میں علما میں اختلاف ہے۔ اکثر علما کا خیال ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں اور ہمارے درمیان موجود ہے اور یہ موقف عند الصوفیہ واھل الصلاح والمعرفۃ متفق علیہ ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھنے، ان سے مجلس اختیار کرنے، ان سے علم حاصل کرنے، سوال وجواب کرنے، مقدس مقامات پر ان کے موجود ہونے کی حکایات کو احاطہ شمار میں لانا ایک مشکل امر ہے اور ذکر کرنے سے زیادہ مشہور ہیں۔" (۳۱)

شیخ ابو عمر بن صلاح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:

"جمہور علما صالحین اور عوام الناس کے نزدیک حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں اور ان کے انکار کے بارے میں بہت کم محدثین کا نام آتا ہے۔" (۳۲)

اسی طرح جب امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں

---

(۳۱). تہذیب الاسماء واللغات للنووی: 176/1

(۳۲). فتاویٰ ابن الصلاح: 28، تفصیل کے لئے دیکھئے: فقرہ نمبر: 36

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال ہوا تو انہوں نے درج ذیل اشعار پڑھے:

للناس خلف شاع في الخضر وهل

أودى قديما أوحسى ببقاء

ولكل قول حجة مشهورة

تسمو على الجوزاء في العلياء

والمرتضىٰ قول الحياة فكم له

حجج تجل الدهر عن احصاء

خضر و الياس بأرض مثل ما

عيسىٰ و أدريس بقوا بسماء

هذا جواب ابن السيوطي الذي

يرجوا من الرحمٰن خير جزاء

ترجمہ: ''لوگوں میں حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں اختلاف مشہور ہے۔ کیا ان کے بارے میں یہ اختلاف قدیم نہیں ہے؟ وہ اب باقی ہیں ان کی طرف وحی کی گئی ہے اور ہر قول کیلئے ایک مشہور دلیل ہے۔ جو بلندی میں بلند ترین جوزا ستارے کے قائم مقام ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام کی زندگی کے بارے میں قول پسندیدہ ہے اور اس کیلئے بے شمار دلائل ہیں اور زمانہ ان دلائل کو شمار کرنے سے قاصر ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام زمین پر جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حضرت ادریس علیہ السلام آسمان میں باقی ہیں۔(۳۳) یہ ابن السیوطی کا جواب ہے۔ اللہ تعالیٰ سے بہترین بدلے کا امیدوار ہے۔"(۳۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کی موت کو بھلا دیا گیا ہے حتیٰ کہ وہ دجال کی تکذیب کریں گے۔(۳۵) لیکن یہ روایت باطل ہے اس کو دلیل کے طور پر پیش کرنا جائز نہیں ہے۔

امام ثعالبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"کہا جاتا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کو آخری زمانہ میں موت آئے گی جب قرآن مجید دنیا سے اٹھا لیا جائے گا۔"(۳۶)

میں (صلاح الدین مقبول احمد) کہتا ہوں کہ اس مؤقف پر کتاب وسنت میں کوئی ایک دلیل بھی موجود نہیں ہے۔

---

(۳۳)۔ اس روایت کے اصل الفاظ یہ ہیں کہ چار انبیا ابھی تک حیات ہیں دو آسمانوں میں: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام۔ دو زمین میں: حضرت الیاس علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام۔ یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ جس کی تحقیق کے لئے دیکھیے: فقرہ نمبر 34,130

(۳٤). الحاوی للفتاویٰ للسیوطی:139/2

(۳۵)۔ اس روایت میں تین علتیں ہیں جو اس روایت کے باطل ہونے کا سبب بنتی ہیں۔ اس لئے اس روایت سے دلیل نہیں لی جاسکتی۔ تفصیل کے لئے دیکھیے: فقرہ نمبر:27

(۳٦). تهذیب الاسماء واللغات للنووی:177/1، فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر:434/6

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت خضر علیہ السلام کی حیاتِ استمرار پر مناقشہ

جس طالب حدیث کو نقد حدیث کے قواعد پر ذرا بھر بھی آگاہی حاصل ہے۔اس پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کی حیاتِ استمرار کے بارے میں مرفوع، موقوف روایات اور اسی طرح ان کے بارے میں منقول حکایات اور روایات اپنے ابتدائی اور آخری الفاظ کے اعتبار سے انتہائی کمزور ہیں۔تو اس قسم کی حکایات وروایات سے دلیل قائم نہیں ہوتی۔جس طرح جرح ونقد، بحث وتمحیص اور پڑھنے پڑھانے کے قواعد میں ثابت ہے۔عنقریب قارئین کرام اس کتاب کے مطالعہ سے اصولِ محدثین کی روشنی میں ان روایات کی اسانید اور متون کی جانچ پڑتال کے بعد ان روایات کی اصل حقیقت سے آگاہ ہو جائیں گے۔ان شاءاللہ العزیز!

امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”یقیناً اس قسم کے واقعات میں پریشانی تین اطراف سے رونما ہوتی ہے۔

(۱) اولاً۔تمام منقول روایات سے لاعلمی: بہت سے لوگوں کو آپ جانتے ہوں گے کہ وہ ایک مسئلہ کو بالسند روایت کرتے ہیں اور اس پر اپنے دعویٰ کی بنیاد رکھتے ہیں لیکن ان روایات کی اسناد کے صحیح اور کمزور ہونے کے بارے میں علم نہیں رکھتے۔یہی وجہ وعلت آج ہر فن کے علوم میں اکثر علما وحضرات میں عام ہے۔مگر جب ان میں کسی ایک کو کہا جائے تو وہ کہتا ہے کہ یہ مسئلہ سماعی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور میرے پاس اس کی سند ہے۔ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بہت سی ایسی روایات کو داخل کر دیا گیا ہے جو اس میں سے نہ ہیں۔ تو پھر اس قسم کے واقعات کی حقیقتِ حال کا بھلا کیا حال ہو گا؟

(۲) ثانیاً۔ لوگوں کے صدور ہر قسم کے دھوکا وفریب سے سلامت نہیں ہیں۔ لیکن قوم کی طرف سے روایات کے بارے میں بہت زیادہ غفلت ولاپرواہی کا مظاہرہ ہو رہا ہے۔ مثال کے طور پر ایک آدمی ایک شخص کو دیکھتا ہے تو وہ اس سے فوراً غائب ہو جاتا ہے یا اس سے کرامت کے مشابہ کوئی چیز دیکھتا ہے۔ کچھ لوگوں کو اس نے اس طرح کہتے سنا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں تو وہ کہتے ہیں ہم نے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا ہے۔ بسا اوقات ان میں کوئی آدمی خضر نامی کسی آدمی کو دیکھ لے تو اس کے ذہن میں یہ بات آجاتی ہے کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور کے حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔ بعض اوقات انسانوں سے شیطان یا جنات کسی آدمی کو آکر ملتے ہیں اور اسے کہتے ہیں کہ میں حضرت خضر علیہ السلام ہوں اور اس کے ذہن میں ڈالتے ہیں کہ تو ایک صالح آدمی ہے۔

(۳) ثالثاً۔ شہرت کا خواہشمند ہونا: کوئی شخص کہتا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی ہے اور انہوں نے مجھے عوام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ایک اونچے مقام پر فائز کیا ہے اور یہ لوگ گھٹیا قسم کے لباس پر قناعت کرتے ہیں تاکہ لوگوں کی نظر میں ان کو عابد وزاہد خیال کیا جائے۔ وہ خود کو لوگوں کے سامنے خشوع کے انداز میں پیش کرتے ہیں تاکہ ان کے بارے میں لوگ اہل التقویٰ کا لفظ استعمال کریں۔ وہ دورانِ عبادت اپنے اعضا میں تھکاوٹ محسوس نہیں کرتے۔ حالانکہ عبادت ایک مشکل اور تھکا دینے والا عمل ہے۔ بایں دعویٰ کہ زہد ایک آسان عمل ہے۔ میں نے اس قسم کے اعمال سے اپنی کتاب "تلبیس ابلیس" میں اس قسم کے لوگوں کو ڈرایا ہے۔"(۳۷)

امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خضر علیہ السلام کی زندگی کے بارے میں منقولہ روایات کو بالغ نظری اور ناقدانہ انداز سے ذکر کیا ہے۔ انہوں نے حیات حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں ایک مستقل کتاب بھی لکھی ہے اور پھر اپنے ایک رسالہ میں اس کتاب کا خلاصہ ذکر کیا ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات وبقا کی وضاحت

امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کے بارے میں بے شمار مختلف دُعاوی جن کو میں نے شمار کیا ہے۔ جن میں روایت اور سند کے اعتبار ثقاہت نہیں پائی جاتی۔ ان دُعاوی کی سماعت کے بعد حقیقت حال اس بات کی

(۳۷) تہذیب تاریخ ابن عساکر لعبد القادر بدران: 161,160/5

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصداق ہے کہ جو شخص ملاقات کے مدعی کو ملا ہے، کیا حقیقتاً وہ حضرت خضر علیہ السلام ہی ہے اور ان دُعاوی کی تلخیص سے درج ذیل نکات کا معرض وجود میں آنا ممکن ہے۔

(۱) حضرت خضر علیہ السلام نے بذات خود دیکھنے والے کو کہا ہو کہ میں خضر ہوں۔(۳۸)

(۲) انہوں نے ایک مجہول (نامعلوم) شخص کو دیکھا پھر وہ غائب ہو گیا۔ تو ان کا خیال ہو کہ ان سے ملاقات کرنے والے حضرت خضر علیہ السلام تھے۔(۳۹)

(۳) ممکن ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کا دعویٰ کرنے والے نے ایک آدمی کو دیکھا تو اس نے اس کو حضرت خضر علیہ السلام خیال کر لیا یا اس کے دل میں یہ بات آئی کہ یہی حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔(۴۰)

(۴) ممکن ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا ہو تو انہوں نے کہا یہ حضرت خضر علیہ السلام یا حضرت الیاس علیہ السلام ہیں یا حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام کے مشابہ ہے یا ان ابدال میں سے کوئی ایک ہے۔(۴۱)

(۵) ممکن ہے کہ کوئی تیسرا آدمی جب وہ جہلا میں کسی سے ملاقات کرے یا کسی

---

(۳۸)۔ تفصیل کے لئے ان فقرات کو دیکھئے 74,78,132,135,15

(۳۹)۔ تفصیل کے لئے ان فقرات کو دیکھئے 38,105,106,117,127,134,1

(۴۰)۔ تفصیل کے لئے ان فقرات کو دیکھئے 72,128,149,15

(۴۱)۔ تفصیل کے لئے ان فقرات کو دیکھئے 101,102,108,12

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ایک مخصوص آواز سنے۔ تو ان کو ان الفاظ میں مخاطب ہو کر کہے کہ کیا تم اس کو جانتے ہو؟ یہ تو حضرت خضر علیہ السلام ہیں! یا یہ کہے کہ حضرت خضر علیہ السلام سے تیری ملاقات ہوئی ہے۔ (۴۲)

(۶) ممکن ہے وہ آدمی بذاتِ خود کہے کہ میں نے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا ہے یا ملاقات کی ہے یا حضرت خضر علیہ السلام نے مجھ سے گفتگو کی ہے یا حضرت خضر علیہ السلام سے میں نے علم حاصل کیا ہے۔ (۴۳)

(۷) ممکن ہے کہ لوگ ایک اجنبی آدمی کو ایک اچھا کام کرتا دیکھیں تو کہیں کہ یہ تو حضرت خضر علیہ السلام ہی ہیں۔ (۴۴)

(۸) یہ بھی ممکن ہے کہ جب کوئی آدمی کسی آدمی کی بات سے خوفزدہ ہو جائے تو خائف اسے کہتا ہے کہ یہ بات تو تجھے حضرت خضر علیہ السلام نے سکھائی ہے۔ (۴۵)

حضرت خضر علیہ السلام کے وجود اور ان کی حیاتِ استمرار کے بارے میں جو روایات منقول ہیں۔ ان سے درج بالا بنیادی نتائج ماخوذ ہیں۔ ان روایات کے سیاق و سباق میں معمولی غور و فکر کرنے سے ان کے کمزور اسلوب، گھٹیا پن اور مقصودی معانی یعنی استمرارِ حیات حضرت خضر علیہ السلام پر ان کا عدم دلالت واضح ہو جاتا ہے۔

---

(۴۲)۔ تفصیل کے لئے ان فقرات کو دیکھئے: 92,93,94,97,104

(۴۳)۔ تفصیل کے لئے ان فقرات کو دیکھئے: 136,137,146,15

(۴۴)۔ تفصیل کے لئے ان فقرات کو دیکھئے: 114

(۴۵)۔ تفصیل کے لئے ان فقرات کو دیکھئے: 126

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت خضر علیہ السلام سے ان کی ملاقات کے دعوے اور زیارت کی مہک جنگلات، وادیوں، مقدس مقامات اور دیگر اچھے مقامات میں پھیلنے لگتی ہے۔

بدیں وجہ ان روایات کو پڑھنے کے بعد امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"اس باب میں عام طور پر جو حکایات بیان کی جاتی ہیں ان میں سے بعض جھوٹ پر مبنی ہیں اور بعض کی بنیاد کسی آدمی کے گمان پر ہے۔ مثال کے طور پر ایک شخص نے کسی کو دیکھا تو اسے حضرت خضر علیہ السلام خیال کر لیا اور کہہ دیا کہ یہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔ جس طرح رافضی فرقہ کسی شخص کو دیکھ کر اسے امام منتظر معصوم ہونے کا دعویٰ کر دیتا ہے۔" (۴۶)

امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"انتہائی حیران کن یہ بات ہے کہ کیا ان لوگوں کے پاس کوئی علامت ونشانی ہے جس سے وہ معلوم کر لیتے ہیں کہ جن سے ان کی ملاقات ہوئی ہے وہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔ کیا کسی عقلمند کے نزدیک یہ بات درست ہے کہ اگر کسی شخص کو ملے اور وہ شخص اسے کہے کہ میں حضرت خضر علیہ السلام ہوں اور وہ فوری طور پر اس کی بات کی تصدیق کر دے۔" (۴۷)

---

(٤٦). فتاویٰ شیخ الاسلام لابن تیمیة 101,102/27

(٤٧). الموضوعات لابن الجوزی 197,199/1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیات خضر علیہ السلام میں صوفیہ کے مؤقف سے استدلال

کچھ لوگ حیاتِ خضر علیہ السلام کے بارے میں صوفیہ کے کلام سے استدلال کرتے ہیں۔ وہ لوگ صوفیہ کی اصطلاحات واشارات سے نابلد ہیں۔ وہ اس طرح کہ صوفیہ کی کچھ مخصوص اصطلاحات ہیں جو کہ ان کی مؤلفہ کتب سے معلوم کی جاسکتی ہیں۔ ان کی اصلاحات کے بارے میں اس مسئلہ نے نقاب کشائی کردی ہے کہ صوفیہ مقام انس و پیار، صفائے قلب اور انشراحِ صدر کو حضرت خضر علیہ السلام سے اور مقام نامیدی اور ذہنی انقباض کو حضرت الیاس علیہ السلام سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس کی مثال یہ حکایت ہے کہ سکندر (حضرت ذوالقرنین علیہ السلام) ایک دفعہ ظلمات (اندھیروں) میں داخل ہوئے اور اس وقت حضرت خضر علیہ السلام ان کے وزیر تھے اور چشمہ نہر الحیاۃ کو تلاش کررہے تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام کو چشمہ نہر الحیاۃ مل گیا تو حضرت خضر علیہ السلام نے اس سے پانی پی لیا اور ہمیشہ کی زندگی پالی اور سکندر (حضرت ذوالقرنین علیہ السلام) چشمہ ''نہر الحیاۃ'' پانے سے ناکام ہوگئے۔ (۴۸)

یہ بات صوفیہ کی اصطلاح پر بظاہر باطل ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ متقدمین صوفیہ روح کی مثال دیتے ہیں اور اس کا نام حضرت خضر علیہ السلام رکھتے ہیں اور جسم کی مثال پر اس کا نام سکندر رکھتے ہیں۔ روح اور جسم میں سے ہر ایک دنیاوی زندگی کی بقا پر حریص ہوتا ہے مگر جب روح اپنی تمنا و آرزو پالیتی ہے تو وہ فنا نہیں ہوتی مگر جسم اپنی تمنا اور خواہش نہیں پاسکتا تو اس لئے وہ فانی ہے۔ صوفیہ میں سے اکثر

(۴۸). تهذیب تاریخ ابن عساکر لعبد القادر بدران: 258,163,162/5

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے اس نظریہ کی وضاحت کی ہے جیسا کہ ابن عربی نے اپنی کتاب فتوحاتِ مکیہ میں اس اصطلاح کو واضح کیا ہے۔

اور ابن عربی جو کہ اس فرقے کے پیشوا ہیں۔ انہوں نے قرآن کی اس آیت

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰهُ لَاۤ اَبْرَحُ حَتّٰۤی اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا

ترجمہ: ''یعنی جب موسیٰ نے اپنے نوجوان سے کہا کہ میں تو چلتا ہی رہوں گا یہاں تک کہ دو دریاؤں کے سنگھم پر پہنچوں خواہ مجھے سالہا سال چلنا پڑے۔''

(سورۃ الکہف: ۱۸، آیت: ۶۰)

کی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ اس آیت کا ظاہر اسی طرح ہے جس طرح انبیا کے واقعات میں ہے کیونکہ معجزات کے انکار کیلئے کوئی راستہ نہیں ہے۔ مگر اس کا باطنی معنی یوں کیا جاسکتا ہے۔ کہ (واذقال موسیٰ (القلب) لفتاہ النفس وقت التعلق بالبدن (لاابرح) ای لاانفك عن السیر والمسافرۃ ولاازال اسیر (حتی ابلغ مجمع البحرین) ای ملتقی العالمین، عالم الروح وعالم الجسم وھما العذب والاجاج فی صورۃ الانسانیۃ ومقام القلب: یعنی جب موسیٰ (قلب) نے اپنے نوجوان (نفس کو بدن سے تعلق کے وقت) سے کہا ''لاابرح'' (میں سیر اور مسافرۃ سے جدا نہ ہوں گا یا میں ہمیشہ چلتا رہوں گا) حتی ابلغ مجمع البحرین (عالمین کے سنگھم تک یعنی عالم روح اور عالم جسم اور یہ دونوں صورت انسانیہ اور مقام قلب میں کڑوے اور میٹھے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور (ذالک ماکنا نبغ فارتدا علی آثارھما قصصا....) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہی تھا جس کی تلاش میں ہم تھے۔ چنانچہ وہیں سے اپنے قدموں کے نشان ڈھونڈتے ہوئے واپس لوٹے۔ کی تفسیر میں ابن عربی نے کہا کہ مچھلی کا پانی میں چھلانگ لگانا اور اپنی فطرت کے مطابق پانی میں اپنا راستہ بنانا یہی وہ چیز تھی جس کو ہم تلاش کر رہے تھے۔ کیونکہ وہاں دو دریاؤں کا سنگھم تھا جس کے بارے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وعدہ دیا گیا تھا کہ اس سنگھم کے پاس ایک ایسا آدمی ہے جوان سے زیادہ عالم ہے۔ جبکہ کمال تک ترقی کرنا عقل قدسی کی متابعت کرنے سے اس مقام تک نہیں پہنچا سکتی۔ (فارتد اعلی آثارھما) یعنی وہ دونوں اپنے نقش قدم پر واپس لوٹے۔ فطرت اولیٰ کے مقام تک ترقی کرنے میں جیسا کہ وہ دونوں پہلے تھے (یقصان) یعنی اپنے نقش پا کو ڈھونڈتے ہوئے کمال تک ترقی سے گرتے وقت۔ (فوجد اعبدامن عبادنا) حتیٰ کہ ان دونوں نے عقل قدسی کو پالیا اور وہ ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ ہے جسے عنایت اور رحمت کی خوبی سے مخصوص کر دیا گیا۔ (آتیناہ رحمۃ من عندنا) یعنی معنوی کمال جو کہ مواد اور جہات کے تقدس اور خالص تو ر یہ جو کہ قرب اور عندیہ کے آثار میں سے خالی ہے۔ (وعلمناہ من لدنا علما) یعنی معارف قدسیہ اور حقائق کلیہ لدنیہ بشریٰ تعلیم کے واسطہ کے بغیر۔ (۴۹)

یہ ابن عربی کی ان آیات کی تفسیر ہے جن کا تعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے نوجوان اور حضرت خضر علیہ السلام سے ہے۔ ہم ابن عربی کی تفسیر میں ان کا تذکرہ نہیں پا رہے جس طرح کہ احادیثِ صحیحہ ثانیہ میں ان کا ذکر ہے۔ بلکہ صوفیہ کے

---

(۴۹). تفسیر ابن عربی: 768,766/1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزدیک حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مراد قلب اور نوجوان سے مراد نفس اور حضرت خضر علیہ السلام سے مراد عقل قدسی ہے۔اس طرح وہ حضرت خضر علیہ السلام کی زندگی اور ان سے اپنی ملاقات اور زیارت کے بارے میں کہتے ہیں اور جس آدمی کو ان کی اصطلاحات کے بارے میں علم نہیں تو وہ اس کلام کے بارے میں ظاہری معنی پر اعتبار رکھے گا۔حالانکہ وہ درحقیقت ظاہری معنی کے خلاف معنی مراد لیتے ہیں۔

حضرت خضر علیہ السلام کی حیاتِ استمرار کے منکرین کی آرا

محدثین میں محقق علما اور دوسرے علمانے اس بات کو ترجیح دیا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں جس طرح ان کے علاوہ انبیا اور صلحا فوت ہو گئے ہیں۔یہ موقف امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ،امام ابراہیم حربی رحمۃ اللہ علیہ ،امام ابوالحسین ابن منادی رحمۃ اللہ علیہ ، امام شرف الدین ابوعبداللہ مرسی رحمۃ اللہ علیہ ، امام ابوطاہر عبادی رحمۃ اللہ علیہ ، امام ابویعلی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ ،امام ابوالفضل بن ناصر رحمۃ اللہ علیہ امام ابوبکر بن عربی رحمۃ اللہ علیہ ،امام ابوبکر بن نقاش رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم کا ہے۔(۵۰)

علامہ ابن القیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''حضرت خضر علیہ السلام کی حیاتِ استمرار پر ایک بھی صحیح حدیث موجود نہیں ہے۔''(۵۱)

---

(۵۰)۔ان تمام ائمہ کرام کے اقوال کے حوالہ جات کچھ گزشتہ اور کچھ آئندہ اوراق میں قارئین کرام آپ ملاحظہ فرمالیں گے۔

(۵۱). المنار المنیف لابن القیم الجوزیۃ:68

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام آپ پر عنقریب اس کتاب کے مطالعہ سے ابن القیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کا صحیح ہونا ظاہر ہو جائے گا۔

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا حیاتِ خضر علیہ السلام کے بارے موقف

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا ان دونوں کو ہمیشہ کے لئے عمر دی گئی ہے تو انہوں نے فرمایا:

''وہ دونوں حضرات (حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام) زندہ لوگوں میں نہ ہیں اور نہ ہی ان دونوں کو ہمیشہ کے لئے زندگی دی گئی ہے۔''

امام ابراہیم حربی رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام کے عمر دیئے جانے، ان دونوں کے روایت کرنے یا ان سے کسی آدمی کا روایت کرنے کے بارے میں سوال کیا تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''جس آدمی نے غائب آدمی کے بارے میں ناممکن (محال) چیز کے بارے میں گفتگو کی تو اس نے اس گفتگو کرنے میں انصاف نہیں کیا ہے اور یہ نظریہ ان پر شیطان نے القا کیا ہے۔'' (۵۲)

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ (۵۳) میں یوں رقم طراز ہیں:

(۵۲). فتاویٰ شیخ الاسلام لابن تیمیة:337/4

(۵۳).. فتاویٰ شیخ الاسلام لابن تیمیة:337/4

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا ان دونوں کا شمار زندہ لوگوں میں ہے۔ تو انہوں نے فرمایا:

"یہ کیسے ممکن ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: ایک سو سال کے بعد آج جو لوگ زمین کی پشت پر موجود ہیں ان میں سے ایک بھی باقی نہ رہے گا۔" (۵۴)

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ مزید اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں:

"درست بات وہی ہے جس پر محقق علمائے کرام اور محدثین کرام کا اجماع ہے کہ یقیناً حضرت خضر علیہ السلام نے شریعتِ محمدیہ کو نہیں پایا اور اگر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں موجود ہوتے تو ان پر واجب تھا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مل کر جہاد کرتے، جسطرح کہ اللہ تعالیٰ نے

---

(٥٤). صحيح البخارى: 34/1، رقم: 116، صحيح مسلم: 1965/4، رقم: 217، سنن ابى داوٗد: 219/4، رقم: 4350، سنن الترمذى: 90/4، رقم: 2251، مسند احمد بن حنبل: 222/10، رقم: 6028، صحيح ابن حبان: 256/7، رقم: 2989، السنن الكبرىٰ للبيهقى: 453/1، رقم: 1971، السنن الكبرىٰ للنسائى: 375/5، رقم: 5840، المستدرك على الصحيحين للحاكم: 544/4، رقم: 8521، الفتن لنعيم بن حماد: 702/2، رقم: 1980، جامع الاصو ل فى احاديث الرسول لابن الاثير: 388/10، رقم: 7891، شرح السنة للبغوى: 193,192/2، رقم: 352، مسند الشامين للطبرانى: 227/4، رقم: 3147

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ اور دوسرے مسلمانوں پر جہاد کو واجب قرار دیا۔ مزید برآں یہ کہ اگر وہ زندہ ہوتے تو ضرور مکہ مکرمہ یا مدینہ طیبہ میں آپ ﷺ کے زمانہ اقدس میں حاضری دیتے۔" (۵۵)

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردِ رشید علامہ ابن القیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہوتے تو ان پر واجب تھا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد میں شریک ہوتے۔ اور آپ ﷺ سے علم سیکھتے۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے میدانِ بدر میں فرمایا تھا۔ اے اللہ آج اگر یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو زمین میں تیری عبادت نہ کی جائے گی حالانکہ وہ تین سو تیرہ (۳۱۳) لوگ تھے۔ جن کے اپنے، آبا اور ان کے قبائل کے نام تک علما میں مشہور و معروف ہیں تو حضرت خضر علیہ السلام اس دور میں کہاں تھے۔" (۵۶)

---

(۵۵). فتاویٰ شیخ الاسلام لابن تیمیة: 27/100، کتاب الزیارة لابن تیمیة: 449

(۵۶). منار المنیف لابن القیم الجوزیة: 68

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس فتویٰ کی تحقیق

ان اقوال اور مشہور آرا جن کا ہم نے حضرت خضر علیہ السلام کی زندگی کے انکار میں ذکر کیا ہے۔تو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ میں سے ایک فتویٰ ہمارے سامنے ہے جس کی عبارت کچھ اس طرح ہے:

"شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ کیا حضرت خضر علیہ السلام نبی ہیں یا ولی؟ اور کیا وہ آج تک زندہ ہیں۔ اگر وہ زندہ ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہوتے تو وہ میری زیارت کرتے تو کیا یہ حدیث صحیح ہے یا نہیں؟۔"(۵۷)

تو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا:

"حضرت خضر علیہ السلام کی نبوت کے بارے میں یہ جواب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے کے بعد نہ ان پر اور نہ ان کے علاوہ لوگوں میں کسی اور پر وحی کی گئی ہے، مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت سے پہلے ان کی نبوت میں اختلاف ہے۔ جو یہ خیال کرتا ہے کہ وہ نبی ہیں تو اس نے یہ نہیں کہا وہ سلب النبوۃ ہیں بلکہ وہ کہتا ہے کہ وہ حضرت الیاس علیہ السلام کی طرح ایک نبی

---

(۵۷). فتاویٰ شیخ الاسلام لابن تیمیۃ:338,340/4

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔(۵۸) لیکن ان اوقات میں ان پر وحی نہ کی جاتی تھی اور ایک معین مدت کیلئے وحی کا متروک ہوتا حقیقت نبوت کے منافی نہیں ہے۔ جس طرح کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رسالت کے دور میں وحی رک گئی تھی مگر حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں اکثر علما کا خیال ہے کہ وہ نبی نہ تھے۔ باوجود اس کے کہ ہم سے پہلے لوگوں کی نبوت میں بہت سی باتیں اس امت کی کرامات وکمالات میں سے ہیں۔ اگرچہ تمام صدیقین میں ہر ایک صدیق کے مقابلے میں انبیا میں سے ہر ایک نبی ان سے افضل ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انبیا اور صدیقین وشہدا اور صالحین کو بالترتیب ذکر کیا ہے۔(۵۹) جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''انبیا اور رسولوں کے بعد کسی ایک آدمی پر سورج طلوع نہیں ہوا ہے جو ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) سے افضل ہو۔'' (۶۰) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ روایت بھی بیان کی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر کوئی آدمی یقینی حد تک آواز کو سن لے تو وہ نبی ہوتا ہے۔'' اس امت میں جو آدمی آواز سنتا ہے اور روشنی دیکھتا ہے حالانکہ وہ نبی نہیں ہے۔ کیونکہ جو بات وہ دیکھتا اور سنتا ہے تو اس پر واجب ہے

---

(۵۸)۔یہ روایت سنداً کمزور ہے تفصیل کے لئے دیکھئے فقرہ نمبر:34

(۵۹)۔یہ ترتیب قرآن حکیم کی اس آیت میں مذکور ہے: وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(حاشیہ صفحہ سابق) مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۔ترجمہ: اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے تو وہ ان کے ساتھ ہوں کہ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاءے ،صدیقین، شہدا اور صالحین اور وہ کتنے اچھے ساتھی ہیں۔(سورۃ النساء:۴، آیت:۶۸)

(۶۰). المعجم الاوسط للطبرانی:213/7، رقم:7306، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للهيثمي:43/9، 44، رقم:14313، أمالي ابن بشران:255/1، رقم:589، الشريعة للآجري:1844/4، رقم:1309، شرح اصول اعتقاد اهل السنة للالكائي:1358/7، رقم:2433، فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل:152/1، رقم:135، كنز العمال للهندي:557/11، رقم:32622، المخلصيات لابی طاهر:21/3، رقم:1915 یہ روایت حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے المعجم الاوسط اور مجمع الزوائد میں منقول ہے۔ حافظ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں: اس روایت کی سند میں اسماعیل بن یحیٰی کذاب راوی ہے۔ اس کی مثل دوسری روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ جس کے متعلق حافظ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند میں بقیہ راوی مدلس ہے۔ باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔ کنز العمال اور دیگر کتب احادیث میں یہ روایت حضرت ابو الدردا سے بھی مروی ہے۔ جس کو امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کرنے کے بعد اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔ حافظ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کے قریب الفاظ میں ایک روایت حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی ہے۔ جس کے الفاظ درج ذیل ہیں: انبیا کے علاوہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام لوگوں سے بہتر ہیں۔(سلسلة احاديث الضعيفة للالبانی:170/4، رقم:1676، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للهيثمي:44/9، رقم:14315، تاريخ اصبهان لابی نعيم اصبهانی:122/2) حافظ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: اس روایت کی سند میں اسماعیل بن زیاد ضعیف راوی ہے اور شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے۔ میں (صلاح الدین مقبول احمد) کہتا ہوں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل میں اس معنیٰ کی تمام روایات ایسی ہیں جن میں محدثین نے کلام کیا ہے۔ یاد رہے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب ان روایات کے علاوہ صحیح سند سے ثابت کثیر روایات میں موجود ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ اس چیز کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر آئی ہوئی وحی پر پیش کرے اگر اس کے موافق ہے تو وہ حق ہے۔ اگر وہ اس کے خلاف ہے تو وہ آدمی یقین کر لے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے وہ حق ہے اس میں شکوک وشبہات کا اختلاط نہ ہے اور نہ ہی اس بات کی ضرورت ہے کہ اس کی موافقت میں کسی غیر کو گواہ بنائے۔"

حضرت خضر علیہ السلام کی حیات کا نظریہ

اب رہا حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق یہ نظریہ کہ وہ زندہ ہیں۔ اس کے بارے میں مذکورہ روایت کی کوئی اصل نہیں ہے اور اس کی سند بھی معلوم نہ ہے۔ بلکہ مسند شافعی اور دوسری کتب میں مروی ہے۔ (۶۱) جو کہتا ہے حضرت خضر علیہ السلام

(۶۱) یہ روایت جس کا اوپر کتاب میں اشارہ ہے۔ اس کے اصل الفاظ یہ ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ میرے بھائی خضر پر رحم کرے اگر وہ زندہ ہوتے۔ تو ضرور میری زیارت کے لئے آتے۔ اس روایت کے متعلق امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کی کوئی اصل نہیں ہے اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت مرفوع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔ بلکہ یہ ان علما میں کسی ایک کا قول ہے جو حضرت خضر علیہ السلام کی حیات کا انکار کرتے ہیں۔ صوفیہ اور اکثر محدثین ان کی حیات کے قائل ہیں۔ (كشف الخفاء و مزيل الالباس للعجلوني:426/1، تذكرة الموضوعات للفتني:109، فوائد المجموعة للشوكاني: 227، اسرار المرفوعة فى اخبار الموضوعة للملا على قاری295,294,207، امام خضری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کی اسناد معروف نہیں ہیں بلکہ ان کو بعض کذاب راویوں نے گھڑ لیا ہے۔ (اسنى المطالب292,177)، امام حوت البیرونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت موضوع ہے اور حضرت خضر علیہ السلام کی موت وحیات کے متعلق تمام منقول روایات صحیح نہیں ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملے ہیں (۶۲) اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں ملے تو وہ ایسی بات کہتا ہے جس کا اس کو علم نہ ہے کیونکہ یہ ایک ایسا علم ہے جس کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔

جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان سے حضرت خضر علیہ السلام کی وفات پر استدلال کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تم میں ہر آدمی اس رات میں دکھایا گیا ہے۔ جو آدمی بھی آج زمین پر زندہ ہے وہ ایک سو سال کے بعد زندہ باقی نہ رہے گا۔ (۶۳) تو اس روایت میں اس کی دلیل نہیں ہے کیونکہ یہ ممکن ہے کہ حضرت

---

(۶۲) ہر وہ روایت جس میں حضرت خضر علیہ السلام کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کا ذکر ہو۔ وہ من گھڑت اور باطل ہے۔ امام ابوالحسین بن منادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت خضر علیہ السلام ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کبھی بھی نہیں ملے ہیں۔ (الموضوعات لابن الجوزی:197/1، البداية والنهاية لابن كثير:331/1) امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محققین علما کی تحقیق یہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے اسلام کا دور نہیں پایا ہے۔ (کتاب الزیارة لابن تیمیة:449)

(۶۳). صحيح البخاری:34/1، رقم:116، صحيح مسلم:1965/4، رقم:217، سنن ابی داؤد:219/4، رقم:4350، سنن الترمذی:90/4، رقم:2251، مسند احمد بن حنبل:222/10م رقم:6028، صحيح ابن حبان:256/7، رقم:2989، السنن الكبرىٰ للبيهقی:453/1، رقم:1971، السنن الكبرىٰ للنسائی:375/5، رقم:5840، المستدرك على الصحيحين للحاكم:544/4، رقم:8521، الفتن لنعيم بن حماد:702/2، رقم:1980، جامع الاصو ل فی احاديث الرسول لابن الاثير:388/10، رقم:7891، شرح السنة للبغوی:193,192/2، رقم:352، مسند الشامين للطبرانی:227/4، رقم:3147

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خضر علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے وقت زمین پر نہ ہوں۔ کیونکہ یہ بات درست ہے کہ دجال اور اسی طرح جساسہ (۶۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں زندہ موجود تھا۔ (۶۵) وہ آج تک زندہ باقی ہے اور ابھی تک ظاہر نہ ہوا ہے۔ وہ سمندری جزائر میں سے کسی جزیرہ میں ہے۔ جو آدمی اس کا جواب دے گا تو وہی جواب حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں ہے اور یہ بھی ہے کہ لفظ ''الارض'' اس حدیث میں

---

(٦٤)۔ایک وہ جانور جس سے ایک دریائی سفر میں حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی تھی اور اسی جانور نے ان کو دجال کا پتہ دیا تھا)

(٦٥)۔ صحیح مسلم2262,2261/4، رقم:119، سنن ابی داؤد:207/4، رقم:4328، سنن الترمذی:92/4، رقم:2253، سنن ابن ماجة:1354/2، رقم:4074، مسند احمد بن حنبل:57,59/45، رقم:27101، مشکوٰۃ المصابیح:190/3، صحیح ابن حبان193,195/15، رقم:6787، مسند اسحاق بن راھویة:221/5، رقم:2362، مسند الحمیدی:356/1، رقم:368، مصنف لابن ابی شیبة:510/7، رقم:37636، السنن الکبریٰ للنسائی:250/4، رقم:4244، المعجم الاوسط للطبرانی:124/5، رقم:4859، المعجم الکبیر للطبرانی:54,56/2، رقم:1270، الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم:5/6، رقم:3181، الایمان لابن المندة950,950/2، رقم1057,1058,1059، السنن الواردة فی الفتن للدانی:1148/6، رقم:626، الشریعة للآجری: 1314/3، رقم:885، جامع الاصول فی احادیث الرسول لابن الاثیر332/10، رقم:7838، شرح السنة للبغوی67,68/15، رقم:4269، شرح مشکل الآثار للطحاوی:389/7، رقم:2947، مسند ابی داؤد للطیالسی216,217/3، رقم:1751، کنز العمال فی سنن الاقوال للهندی:289,291/14، رقم:38741

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخل نہ ہے یا نبی کریم ﷺ کا مقصود عام معروف لوگ ہو سکتے ہیں۔ جو بات خلافِ عادت ہو وہ عموم میں داخل نہیں ہوتی۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان میں جنات داخل نہ ہیں۔ اگر چہ الفاظ اس بات متقاضی کے ہیں کہ جنات اور انسان اس میں شامل ہیں اور اس قسم کی تخصیص اس قسم کے عموم میں عادتاً بہت زیادہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کے آخری حصے کا تحقیقی جائزہ

ہر وہ شخص جس نے امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی ان کتب کا مطالعہ کیا ہے جن میں انہوں نے حیاتِ خضر علیہ السلام کے استمرار کی تردید کی ہے تو وہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس فتویٰ کو جس میں انہوں نے حیاتِ خضر علیہ السلام کو ثابت کیا ہے پڑھ کر چونک اٹھے گا ایسا شخص امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی آراو کتب میں تضاد بیانی محسوس کرے گا اور اس کے ذہن میں متعدد سوالات پیدا ہونگے۔

(۱) ان سوالات میں سے اہم ترین سوال یہ ہے کہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث جس میں حضرت خضر علیہ السلام کی نبی کریم ﷺ سے ملاقات کا بیان ہے سے حیاتِ خضر علیہ السلام پر کیوں استدلال کیا ہے جبکہ اپنی کتب میں متعدد مقامات میں حیاتِ خضر علیہ السلام کی تردید کر چکے ہیں۔ مثلاً انہوں نے کہا کہ محقق علما کے نزدیک درست بات یہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے اسلام کا دور نہیں پایا۔(٦٦) تو کیسے حضرت خضر علیہ السلام اور نبی کریم ﷺ کی ملاقات ہوئی ہو۔

---

(٦٦). فتاویٰ شیخ الاسلام لابن تیمیة :100/28، کتاب الزیارۃ لابن تیمیة:449

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس صحیح حدیث "أرأيتكم ليلتكم هذه فانه على رأس مائة سنة لايبقى على وجه الارض ممن هوعليها احد.

ترجمہ: مجھے تم میں ہر آدمی اس رات میں دکھایا گیا ہے۔ جو آدمی بھی آج زمین پر زندہ ہے وہ ایک سو سال کے بعد زندہ باقی نہ رہے گا۔" (٦٧) کی اس طرح کیوں تاویل کی ہے کہ ممکن ہے کہ اس دور میں حضرت خضر علیہ السلام زمین پر نہ ہو۔ جبکہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث سے اپنے فتاویٰ میں حضرت خضر علیہ السلام کی بقا پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا استدلال بھی نقل کیا ہے۔ (٦٨) اور یہاں آ کر خاموش ہو گئے ہیں اور اپنی عادت کے مطابق اس کی تردید نہیں کی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ حضرت خضر علیہ السلام کے عدم بقا پر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے لوگوں کے اقوال کو نقل کیا ہے۔ (٦٩)

(۳) تیسرا سوال یہ ہے کہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے غزوہ بدر کے بارے وارد ہونے والی حدیث "اللّٰهم ان تهلك هذه العصابة، لاتعبد فى الارض.

---

(٦٧). صحيح البخارى:34/1، رقم:116، صحيح مسلم:1965/4، رقم:217، سنن ابى داؤد:219/4، رقم:4350، سنن الترمذى:90/4، رقم:2251، مسند احمد بن حنبل222/10م رقم:6028، صحيح ابن حبان:256/7، رقم:2989، السنن الكبرىٰ للبيهقى:453/1، رقم:1971، السنن الكبرىٰ للنسائى:375/5، رقم:5840، المستدرك على الصحيحين للحاكم:544/4، رقم:8521، الفتن لنعيم بن حماد:702/2، رقم:1980، جامع الاصو ل فى احاديث الرسول لابن الاثير388/10، رقم:7891، شرح السنة للبغوى193,192/2، رقم:352، مسند الشامين للطبرانى:227/4، رقم:3147، (٦٨). فتاوىٰ شيخ الاسلام لابن تيمية:337/4

(٦٩). فتاوىٰ شيخ الاسلام لابن تيمية:337/4

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اے اللہ اگر یہ چھوٹی سی جماعت آج شہید ہوگئی تو اس زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔" سے حضرت خضر علیہ السلام کی عدمِ بقا پر استدلال کیوں کیا تھا کہ اگر حضرت خضر علیہ السلام موجود ہیں تو ان پر واجب تھا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر تاریخِ اسلام کے اس متعصبانہ دور میں جو مسلمانوں پر گزرا تھا جہاد کرتے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرنا پڑی۔ مجاہدینِ اسلام اس حق و باطل میں فرق کرنے والے معرکہ میں تین صد تیرہ (۳۱۳) تھے۔ جن کے نام، ان کے آبا کے نام اور ان کے قبائل کے نام علما میں مشہور و معروف ہیں۔ تو اس وقت حضرت خضر علیہ السلام کہاں تھے۔ (۷۰)

(۴) چوتھا سوال یہ ہے کہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذِ رشید شمس الدین ابن القیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استاد کی حیاتِ خضر علیہ السلام کے استمرار کے بارے میں رائے کیوں چھوڑ دی اور انہوں نے امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق صرف عدمِ بقا کی رائے کو نقل کیا۔ (۷۱) اس بات کو چھوڑ دیا کہ انہوں نے اپنی کتاب (اسماء مولفات ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ) میں ایک رسالہ حضرت خضر علیہ السلام کی وفات وحیات کے بارے میں درج کیا ہے۔ (۷۲) ایک رسالہ حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق مسئلہ نبوت کے عنوان پر ہے۔ (۷۳)

---

(۷۰). منار المنيف لا بن القيم الجوزية:68

(۷۱). منار المنيف لابن القيم الجوزية:68

(۷۲). اسماء مؤلفات ابن تيمية لابن القيم الجوزية:22، رقم:52،

(۷۳). اسماء المؤلفات ابن تيمية لابن القيم الجوزية:26، رقم:142

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ بات لازم ہے کہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتب کو پڑھنے والے کے ذہن میں یہ سوالات پیدا ہوتے ہیں اور پھر وہ ان کے جوابات کو تلاش کرتا ہے۔

ان سوالات کا جواب اس وقت تک ممکن نہ ہے جب تک قاری اس فتویٰ کے متعلق تین پہلوؤں کے بارے معرفت حاصل نہ کر لے۔

(۱) امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے حیاتِ خضر علیہ السلام کے قول کو ان کا آخری راجح قول کہا جا سکتا ہے لیکن یہ قول مردود و مدفوع ہے۔ کیونکہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا حیاتِ خضر علیہ السلام کے انکار کا استدلال حیاتِ خضر علیہ السلام کے بقا کے مقابلے میں قوی ترین اور دلیل کے اعتبار سے مضبوط ترین ہے۔ اس طرح اکثر مقامات پر حیاتِ خضر علیہ السلام کے انکار کے بارے امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی آرا کثرت سے ہیں اور حیاتِ خضر علیہ السلام کا قول صرف ایک ہی مقام پر ہے۔ یہ بات امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور و معروف منہج و مسلک کے خلاف ہے کیونکہ جو چیز امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے میں درست ہوتی ہے اس کو وہ متعدد مقامات پر اور ادنیٰ تناسب سے ذکر کرتے ہیں۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے حیاتِ خضر علیہ السلام کے قول کو ان کا مقدم قول خیال کیا جائے گا اور حیاتِ خضر علیہ السلام کے انکار کا قول متاخر ہے اور یہی راجح ہے۔ اس لئے یہ آخری رائے متعدد مقامات میں تحریر ہے اور امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا شدت سے عامل بالکتاب والسنہ ہونے اور امور عقائد میں سخت مؤقف اختیار کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا حیاتِ خضر علیہ السلام کے انکار کا قول صحت و تحقیق کے زیادہ قریب ہے اور اس بات کی یہ بھی دلیل ہے کہ آپ کے تلمیذِ رشید ابن القیم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سے حیاتِ خضر علیہ السلام کے انکار کا قول ہی نقل کیا ہے۔ اگر یہ قول مرجوح اور مقدم رائے ہوتا تو ابن القیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ اس کو اپنی کتب میں نقل نہ کرتے جبکہ ابن القیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''اسماء مؤلفات ابن تیمیة'' میں حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی دونوں کتابوں کا ذکر کیا ہے۔

(۳) تیسری صورت یہ ہے کہ یوں کہا جا سکتا ہے کہ حیاتِ خضر علیہ السلام کے بارے میں امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب قول کی صحت قطعی طور پر ثابت نہیں ہے۔ بلکہ یہ قول امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتب میں داخل کر کے ان کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔ یہ معاملہ جیسا بھی ہو مگر آخری دو آرا میں سے ایک رائے متعدد اسباب کی روشنی میں قوی ترین ہے۔ ان میں سے اہم ترین رائے شیخ عبدالرحمٰن بن محمد بن قاسم عاصمی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ (جامع فتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ) کی اس فتویٰ پر تعلیق کے بقول کہ میں نے یہ رسالہ اس طرح پایا ہے۔(۷۳) جامع فتاویٰ شیخ الاسلام کی عادت ہے کہ وہ اس قسم کی تعلیقات تحریر نہیں کرتے لیکن میرے خیال میں ایسے مقام پر مجبوری کی صورت میں جب انہوں نے حیاتِ خضر علیہ السلام کے متعلق شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تمام آرا کے خلاف ایک شاذ رائے کو دیکھا تو اس تعلیق کے ذریعہ اس رائے کے متعلق مردود ہونے پر انتباہ کر دیا۔ مرتب فتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ جیسا کہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تمام کتب پر وسیع اور انتہائی دقیق نظر رکھتے ہیں ان کی یہ خوبصورت تعلیق ہر قسم کے شکوک و شبہات کو ختم کر دیتی ہے۔

---

(۷۳). فتاویٰ شیخ الاسلام لابن تیمیة:338/4

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور شیخ ابوعمرو بن الصلاح رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۶۴۳ھ کا ایک مختصر فتویٰ حیاتِ خضر علیہ السلام کے ثبوت میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کے کسی حد تک مشابہ ہو جاتا ہے۔

مسئلہ...... کیا حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں وقتِ معلوم تک زندہ رہنے کے بارے میں کوئی حدیث وارد ہے؟ اور کیا وہ ولی ہے یا نبی ہے یا نہیں؟

جواب۔ حضرت خضر علیہ السلام جمہور علما و صالحین اور عوام الناس کے نزدیک زندہ لوگوں میں سے ہے اور حضرت خضر علیہ السلام کی زندگی کے انکار کے بارے میں بعض محدثین کا شاذ قول ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نبی ہیں۔ اس روایت کے مرسل ہونے میں محدثین کا اختلاف ہے۔ واللہ اعلم۔ (۷۴)

یاددہانی کیلئے میں دوبارہ عرض کرتا ہوں۔ کہ ہم جس فتویٰ کی بحث میں مصروف ہیں اس کے آخری حصہ کے بارے میں امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدے کی سختی اور شدت سے عامل بالکتاب والسنۃ اور تبحرِ علمی حیاتِ خضر علیہ السلام جیسے مؤقف سے متفق نہیں ہے۔ میرے نزدیک ناممکن ہے کہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں صریح العقل والنقل مؤقف کے خلاف ہو۔

اس مسئلہ پر غور کرنے سے جب میں نے اس عظیم دینی کتاب اور بہت بڑے فقہی اور علمی خزانے (مجموع فتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ) میں اس شاذ رائے (حیاتِ خضر علیہ السلام) کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں اس مسئلہ کی تحقیق و تخریج اور چھان بین کے لئے اٹھ کھڑا ہوا تاکہ قارئین کرام کو اس مسئلہ

(۷٤). فتاویٰ ابی عمرو بن صلاح: 28

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں واضح دلائل مل جائیں اور ان کے سامنے حق و باطل کا فرق واضح ہو جائے۔

اگر اس مسئلہ میں میں حق پر رہا ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اگر غلطی پر رہا ہوں تو وہ شیطان کی طرف سے ہوگا۔ (نعوذ باللہ من ذالک آمین ثم آمین)

ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت خضر علیہ السلام کی حیاتِ استمرار کے متعلق مؤقف

امام ابن القیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ حیات خضر علیہ السلام کے متعلق امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کا رد نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ابوالفرج امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت خضر علیہ السلام دنیا میں باقی نہ ہیں اس مؤقف پر مصادرِ شرعیہ کے چاروں قسم کے دلائل موجود ہیں۔"

(۱) القرآن (۲) والسنۃ (۳) اجماع (۴) محققین علما کا اجتہاد و قیاس۔

(۱) القرآن

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَائِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ○

ترجمہ: "آپ سے پہلے کسی انسان کو بھی ہم نے ہمیشگی نہیں دی کیا اگر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ فوت ہو گئے تو کیا وہ ہمیشہ کیلئے رہ جائیں گے۔"

(سورۃ الانبیاء:۲۱، آیت:۳۴)

اگر حضرت خضر علیہ السلام کو دوام حاصل ہے تو پھر لازم آتا ہے کہ وہ ہمیشہ زندہ رہنے والے ہیں حالانکہ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے کسی کو ہمیشہ کی زندگی نہیں دی ہے۔

(۲) السنۃ

احادیثِ مبارکہ میں یہ حدیث حضرت خضر علیہ السلام کی حیاتِ استمرار کے رد کے متعلق واضح دلیل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"أریتکم لیلتکم هذه؟ فان علی رأس مائة سنة منها لایبقیٰ علی ظهر الارض ممن هو الیوم علیها احد."

ترجمہ: "مجھے تم میں سے ہر آدمی اس رات میں دکھایا گیا ہے جو آدمی بھی آج زمین پر زندہ ہے وہ ایک سو سال کے بعد زندہ باقی نہ رہے گا۔" (۷۵)

---

(۷۵). صحیح البخاری:34/1، رقم:116، صحیح مسلم:1965/4، رقم:217، سنن ابی داوٗد:219/4، رقم:4350، سنن الترمذی:90/4، رقم:2251، مسند احمد بن حنبل:222/10م رقم:6028، صحیح ابن حبان:256/7، رقم:2989، السنن الکبریٰ للبیهقی:453/1، رقم:1971، السنن الکبریٰ للنسائی:375/5، رقم:5840، المستدرک علی الصحیحین للحاکم:544/4، رقم:8521، الفتن لنعیم بن حماد:702/2، رقم:1980، جامع الاصو ل فی احادیث الرسول لابن الاثیر:388/10، رقم:7891، شرح السنة للبغوی:193,192/2، رقم:352، مسند الشامین للطبرانی:227/4، رقم:3147

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ پہلے فرمایا:

”مامن نفس منفوسة ياتی عليهامائة سنة وهی يومئيذ حية.“

”آج جو شخص اس حال میں زندہ ہے وہ سو سال تک زندہ نہیں رہے گا۔“(۷۶)

(۳) محققین علما کا اجماع

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور علی بن موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے حیاتِ خضر علیہ السلام کے بارے سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

”کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے، جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے تم

---

(۷۶). صحیح مسلم:1966/4، رقم:218، سنن الترمذی:90/4، رقم:2250، مسند احمد بن حنبل344/22، رقم:14451، مشکوٰۃ المصابیح:197/3، رقم:5510، صحیح ابن حبان:254/7، رقم:2987، مصنف لابن ابی شیبة:503/7، رقم:37563، المستدرك على الصحيحين للحاكم:544/4، رقم:8522، المعجم الاوسط للطبرانی:353/2، رقم:2210، الفتن لنعيم بن حماد:639/2، رقم:1787، المجالسة وجواهر العلم للدنيوری:229/7، رقم:3137، شرح مشكل الآثار للطحاوی:349/1، رقم:375، مسند ابی يعلى:433/3، رقم:1922

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے ہر آدمی اس رات میں دکھایا گیا ہے جو آدمی بھی آج زمین پر زندہ ہے وہ ایک سو سال کے بعد زندہ باقی نہ رہے گا۔"

اور فرمایا کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ حضرت خضر علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں ان میں امام ابراہیم بن اسحاق حربی رحمۃ اللہ علیہ، امام ابوالحسین بن منادی رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ دونوں امام الحدیث ہیں اور ابن منادی رحمۃ اللہ علیہ ہر اس آدمی کو قبیح گردانتے تھے جو حیاتِ خضر علیہ السلام کا قائل تھا۔"(۷۸)

قاضی ابویعلی رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اصحاب سے حضرت خضر رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کو بیان کیا ہے اور بعض اہل علم سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے استدلال کیا ہے کہ اگر حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں تو ان پر واجب تھا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے۔ قاضی ابویعلیٰ رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا:

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اگر آج موسیٰ زندہ بھی ہوتے تو ان کیلئے بھی میری اتباع کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہوتا۔" تو اس حدیث کی روشنی میں حضرت خضر علیہ السلام کیسے زندہ ہو سکتے ہیں انہوں نے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ باجماعت نماز پڑھی، نہ ہی جمعۃ المبارک کی نماز کبھی ادا کی اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مل کر کفار سے جہاد کیا۔ کیا آپ نہیں

---

(۷۸)۔ الموضوعات لابن الجوزی: 197/1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب زمین پر نازل ہوں گے تو وہ اس امت کے امام کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور آگے کھڑے نہ ہونگے۔ تاکہ اس سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر کوئی خطرہ نہ ہو۔"

ابوالفرج امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"وہ آدمی فہم وفراست سے بہت دور ہے جو آج حضرت خضر علیہ السلام کے وجود کو ثابت کرتا ہے اور حیاتِ خضر علیہ السلام کے اثبات کے لباس میں اس شریعت سے اعراض (انکار) کو بھول گیا ہے۔"

(۴) عقلی دلائل

اب اسی بحث میں دس قسم کے عقلی دلائل پیش کیے جارہے ہیں اور وہ درج ذیل ہیں:

نمبر ۱:

جس نے حیاتِ خضر علیہ السلام کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اس کے نزدیک حضرت خضر علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کی صلبی (حقیقی) اولاد میں سے ہیں اور یہ دعویٰ دو اعتبار سے غلط ہے۔ اول یہ کہ یوحنا مؤرخ کے مطابق حضرت خضر علیہ السلام کی عمر آج چھ ہزار سال ہونی چاہیے۔ لیکن انسان کے بارے میں اتنی عمر عادتاً بعید از عقل ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر۲:

یہ کہ اگر حضرت خضر علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کی صلبی اولاد میں سے ہیں یا حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کی اولاد کی چوتھی جگہ پر ہیں جیسا کہ ان لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام حضرت ذوالقرنین علیہ السلام کے وزیر تھے مگر اس دور کے انسان کی تخلیق ہمارے دور کے انسان کی تخلیق سے مختلف تھی بلکہ اس دور کا انسان جسمانی لمبائی چوڑائی میں بہت زیادہ تھا اور بخاری ومسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

> ”جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کا قد ساٹھ (۶۰) ہاتھ تھا پھر آہستہ آہستہ تخلیق میں کمی آتی گئی۔“(۷۷)

نمبر۳:

اگر حضرت خضر علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام سے پہلے ہوتے تو وہ ضرور ان

---

(۷۷). صحیح البخاری:131/4، رقم:3326، صحیح مسلم:2183/4، رقم:28، مشکوٰۃ المصابیح:1/3، رقم:4628، صحیح ابن حبان:33/14، رقم:6162، المصنف عبد الرزاق384/10، رقم:19435، الاسماء والصفات للبیھقی:61/2، رقم:636، التوحید لابن خزیمۃ:93/1، رقم:10، جامع الاصول فی احادیث الرسول لابن الاثیر:30/4، شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ للالکائی:468/3، رقم:712، معجم لابن عساکر:267/1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ کشتی میں سوار ہوتے اور یہ وہ بات ہے جس کو آج تک کسی نے نقل نہیں کیا ہے۔

نمبر۴:

اگر حضرت خضر علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام سے پہلے ہوتے تو کشتی میں ان کے ساتھ سوار ہوتے تو آپ علیہ السلام کے تمام ساتھی فوت ہو گئے پھر ان کی نسل بھی ختم ہو گئی اور حضرت نوح علیہ السلام کی نسل کے علاوہ کوئی باقی نہ رہا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے، تمام علما اس بات پر متفق ہیں کہ جب کشتی سے اترے تو آپ علیہ السلام کے تمام ساتھی فوت ہو گئے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبٰقِيْنَ ○ ترجمہ: "یعنی ہم نے صرف نوح (علیہ السلام) کی اولاد کو ہی باقی رکھا۔

(سورۃ الصّٰفّٰت: ۳۷، آیت: ۷۷)

نمبر۵:

اگر یہ بات درست ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک انسان ایسا ہوگا جو پیدائش سے لے کر آخر زمانہ تک زندہ رہے گا۔ تو اگر حضرت خضر علیہ السلام کی پیدائش حضرت نوح علیہ السلام سے پہلے کی ہے اور اب تک حیات ہیں تو یہ بات تو پھر اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نشانیوں و عجائبات میں سے ہوتی اور حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق یہ خبر قرآن مجید میں متعدد مقامات میں ہوتی۔ کیونکہ بالفرض اگر یہ خبر حق ہے تو یہ بات اللہ تعالیٰ کی صفتِ ربوبیت کی عظیم ترین نشانیوں میں شمار ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے جن کو نوصد پچاس (۹۵۰) سال زندہ رکھا ان کی اس زندگی کو اللہ تعالیٰ نے نشانی بنا دیا تو یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیسے ہو سکتا ہے کہ جن کو اللہ تعالیٰ آخر زمانے تک زندہ رکھے۔ اس کو نشانی نہ بنائے۔ اسی لئے تو بعض اہل علم نے کہا ہے کہ حیاتِ خضر علیہ السلام کا نظریہ شیطان نے لوگوں کے درمیان ابھارا ہے۔

نمبر ۶:

یہ کہ حیاتِ خضر علیہ السلام کی بات بغیر علم کے اللہ تعالیٰ پر بہتان ہے اور اللہ تعالیٰ پر بہتان قرآن مجید کی رو سے حرام ہے۔ پہلی بات اگر بالفرض حیاتِ خضر علیہ السلام ثابت ہوتی تو قرآن مجید یا حدیث شریف یا اجماعِ امت اس پر دلیل پیش کرتے۔ اب مسئلہ واضح ہے کہ قرآن مجید لوگوں میں موجود ہے تو اس میں حیاتِ خضر علیہ السلام کا مسئلہ کہاں رقم ہے؟۔ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے احادیث کی بے شمار کتب کی صورت میں موجود ہے تو ان کتب احادیث میں کونسی حدیث ہے۔ جو حیاتِ خضر علیہ السلام پر دلیل بنتی ہے؟۔ اسی طرح علمائے امت مسلمہ ہمارے اندر موجود ہیں تو کیا انہوں نے حیاتِ خضر علیہ السلام پر اجماع کیا ہے؟

نمبر ۷:

جن لوگوں نے حیاتِ خضر علیہ السلام کا مذہب اختیار کیا ہے وہ یہ تمام حکایات نقل کرتے ہیں۔ مثلاً ایک آدمی آ کر کہتا ہے کہ میں نے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا ہے اور اب یہ بڑی حیران کن بات ہے کہ کیا حضرت خضر علیہ السلام کی کوئی خاص علامت ہے جس کی وجہ سے جو بھی ان کو دیکھے پہچان لیتا ہے کہ اس نے حضرت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خضر علیہ السلام کو ہی دیکھا ہے۔ ان لوگوں میں اکثر اپنے اس قول سے لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ میں ہی حضرت خضر علیہ السلام ہوں اور یہ بات کسی سے مخفی نہیں ہے کہ اس قول کے قائل کی تصدیق کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے دلیل کے بغیر جائز نہیں ہے۔ بھلا اس رائے کو کیسے مانا جائے گا کہ حیاتِ خضر علیہ السلام کی خبر دینے والا شخص سچا ہے جھوٹا نہیں ہے۔

نمبر ۸:

حضرت خضر علیہ السلام نے کلیم الرحمان حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو چھوڑ دیا تھا اور ان کی مصاحبت اختیار نہ کی اور ان سے کہا (هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَ بَيْنِكَ) یعنی یہ میری اور آپ کی جدائی کا وقت ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے آدمی نے حضرت خضر علیہ السلام جیسے آدمی سے جدائی کو کیسے پسند کرلیا۔ پھر وہ جاہل عابدین شریعت سے نکلے ہوئے جنہوں نے کبھی جمعۃ المبارک، نماز باجماعت اور علمی مجلس میں حاضری نہ دی ہو اور وہ شریعتِ اسلامیہ کے بارے میں وہ کچھ بھی نہ جانتے ہیں ان جیسے لوگ ہی اس طرح کے بے دلیل دعوے کرتے ہیں۔ ان جہلا میں سے ہر ایک کہتا ہے کہ میرے پاس حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت خضر علیہ السلام نے مجھے وصیت فرمائی۔

اب یہ بات مزید حیران کن ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے کلیم اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تو چھوڑ دیا وہ جاہل جن کو نہ وضو کرنے کا علم ہے، نہ نماز کے بارے میں کچھ معلومات ہیں ان کی انہوں نے کیسے مصاحبت اختیار کرلی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر۹:

تمام امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو انسان کہے کہ میں حضرت خضر علیہ السلام ہوں تو پھر اگر وہ کہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ایسے کہتے سنا ہے تو اس کے اس قول کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا اور نہ اس کو دین کی کوئی دلیل خیال کیا جائے گا بلکہ یوں کہا جائے گا کہ حضرت خضر علیہ السلام تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں آئے اور نہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کی تو آپ سے ملاقات کرنے کیسے آ گئے۔ تو اگر وہ جاہل آگے سے جواباً یوں کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خضر علیہ السلام کی طرف رسول بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے تو اے ہمارے بھائی بھلا ایسی باتوں کا اس سے بڑھ کر کیا جواب ہو سکتا ہے کہ ایسی باتیں کفر کے سوا کچھ نہیں ہیں۔

نمبر۱۰:

اگر حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں تو ان کا کفار سے جہاد کرنا، فی سبیل اللہ سرحدوں پر پہرہ دینا، میدان جنگ میں مسلمانوں کی صفوں میں ایک گھنٹہ تک کھڑا ہونا، جمعۃ المبارک اور باجماعت نماز میں حاضر ہونا، لوگوں کو تعلیم دینا یہ سب اچھے کام ان کے لئے جنگلات اور میدانوں میں وحشی جانوروں کے درمیان کثرت سے سیاحت کرنے کے مقابلہ میں افضل ترین اعمال ہیں۔ تو کیا یہ حضرت خضر علیہ السلام پر عظیم ترین طعن و تشنیع اور عظیم ترین عیب نہیں ہے؟

پیارے قارئین کرام! ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ آپ سے یہ کہتا ہے کہ حضرت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خضر علیہ السلام کے متعلق اس مسئلہ کے لئے ان مذکورہ دس باتوں کو بس اچھی طرح ذہن نشین کرلو۔

ہمیں یہ مذکورہ بالا امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کی نفیس بحث حیاتِ خضر علیہ السلام کے استمرار کے رد کیلئے دلائل عقلیہ ونقلیہ سے مرصع اور نصوصِ کثیرہ کا بہترین مجموعہ کافی ہے۔ آئندہ اوراق میں قارئین کرام اس کتاب کے دورانِ مطالعہ دلائل کے مجموعہ کثیرہ سے خوب اچھی طرح واقف ہو جائیں گے۔

یاد رہے میں (صلاح الدین مقبول احمد) کہتا ہوں کہ حیاتِ خضر علیہ السلام کے بارے وارد ہونے والی تمام روایاتِ مرفوعہ میں بعض ضعیف اور بعض موضوعات کا پلندہ ہے۔ اس عنوان کے متعلق اخبار و حکایات ایسی ہیں کہ بعض کے ابتدائی حصے اور بعض آخری حصے انتہائی کمزور ہیں۔ ہاں مگر بعض کی اسانیدِ صحیحہ بعض غیر معصوم شخصیات تک پہنچتی ہیں تو ان کو قبول کرنا واجب ہے۔

لیکن ہمارے نزدیک اس قسم کے مواد پر صحت وسقم کا حکم لگانے کا ترازو صرف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اگر اخبار و حکایات اور روایات ان دونوں کے موافق ہیں۔ تو ہمارا سر آنکھوں پر۔ لیکن اگر ان دونوں کے خلاف ہیں تو ہم ان کو چھوڑ دیں گے اور ہمارے دل میں ان کے بارے میں ذرہ بھر بھی عزت واحترام کا پہلو نہیں ہے۔

عبدہ الفقیر

صلاح الدین مقبول احمد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمة الكتاب

سب تعریف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے جو بقا و دوام کے اعتبار سے منفرد ہے۔ بہت زیادہ درود و سلام اس ذات کیلئے جس کو اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر فضائل و سعادت سے نوازا ہے۔ اپنی کتابِ عزیز میں ان کے بارے میں فرمایا:

وَ مَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَائِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ○

ترجمہ: ”آپ سے پہلے کسی انسان کو بھی ہم نے ہمیشگی نہیں دی، کیا اگر آپ فوت ہو گئے تو کیا وہ ہمیشہ کیلئے رہ جائیں گے؟“

(سورۃ الانبیاء ۲۱، آیت: ۳۴)

رحمتیں ہوں آپ ﷺ کی آل پر، صحابہ کرام کی وہ مبارک شخصیات جنہوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے کو باحسن نبھایا ان پر قیامت کے دن تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمتیں اور سلامتی ہو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق دور قدیم و جدید میں استفسار بار بار ہو رہا ہے کہ کیا وہ نبی تھے یا ولی۔ کیا انہیں اس قدر عمر دی گئی ہے کہ وہ حضرت محمد رسول ﷺ کے دورِ نبوت کو پالیں گے اور ان کے بعد تک زندہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہیں گے؟۔ یا پھر وہ پہلے ہی وفات پا چکے ہیں۔ یا وہ ان کثیر روایات کی رو سے وہ ابھی زندہ باقی ہیں جو ان کے متعلق وارد ہوئی ہیں؟۔ تو میں نے اس سلسلہ میں قدیم علما میں سے امام ابوالحسین بن منادی رحمۃ اللہ علیہ اور متاخرین علما میں سے ابوالفرج امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت خضر علیہ السلام کے بارے مخصوص تصانیف جمع کی ہیں۔ تو میں نے کچھ چیزوں کا ان پر اضافہ کیا ہے جن کے متعلق میں ایک لمبے عرصہ کی تلاش کے بعد کامیاب ہوا ہوں۔

جب میں نے اپنی کتاب (الاصابہ فی تمییز الصحابہ) میں اس بات کا التزام کرلیا کہ میں ہر اس شخصیت کا تذکرہ اس کتاب میں کروں گا جس کے متعلق روایات میں آیا ہو کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا ہے خواہ وہ خبر صحیح ہو یا نہ ہو۔ تو مجھ پر اس کتاب میں حضرت خضر علیہ السلام کا تذکرہ کرنا لازم آتا تھا کیونکہ ان کی شخصیت بھی الاصابہ فی تمییز الصحابہ کی شرط کے مطابق تھی اگرچہ یہ بات الگ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کا صحابہ کرام میں سے ہونا کسی ایک ثابت شدہ روایت سے ثابت نہیں ہے۔ تو اب میں نے حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق مستقل ایک کتاب لکھی ہے۔ اس کتاب کو لکھنے کا میرا مقصد یہ تھا کہ میں نے حضرت خضر علیہ السلام کے بارے جو کچھ پڑھا یا سنا ہے ہر سائل کو اس کا علم ہو جائے۔ میں نے اس کتاب کو کئی ایک ابواب میں تقسیم کیا ہے۔

آخر میں صرف یہی کہنا چاہتا ہوں کہ میں صرف اللہ تعالیٰ ہی سے اس محنت کے اجر کا طلب گار ہوں کیونکہ وہ ہی قریب تر اور دعا قبول کرنے والا ہے۔

ابوالفضل حافظ ابن حجر عسقلانی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱

حضرت خضر علیہ السلام کا نام ونسب

حضرت خضر علیہ السلام کے نام ونسب کے متعلق علمائے مؤرخین ومحدثین سے درج ذیل دس اقوال منقول ہیں۔

فقرہ نمبر۱: امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الافراد'' میں رواد بن جراح عن عقاتل بن سلیمان عن الضحاک عن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں روایت نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

''حضرت خضر علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کے صلبی بیٹے ہیں۔''(۱)

لیکن اس روایت میں رواد ضعیف اور مقاتل متروک الحدیث راوی ہے اور مزید یہ کہ ضحاک نے بھی یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نہیں سنی ہے جس وجہ سے یہ روایت سنداً انتہائی کمزور ہے۔

---

(۱) البدایة والنهایة لابن کثیر :326/1، حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ قول سنداً منقطع اور کمزور ہے۔ اس روایت کی سند میں ایک راوی ''رواد'' یہ اپنی عمر کے آخری حصے میں حافظے کے لحاظ سے اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔ امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے روایت لینا چھوڑ دی تھی۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نویں طبقے کے راویوں میں شمار کیا ہے۔ (تقریب التهذیب لابن حجر :104/2)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقرہ نمبر۲: حضرت خضر علیہ السلام قابیل بن آدم کے بیٹے ہیں۔ یہ قول ابوحاتم سجستانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''المعمرین'' میں اپنے مشائخ میں سے ابوعبیدہ کے حوالہ سے ذکر کیا ہے۔(۲) انہوں نے خود ہی اس روایت کو معضل (۳) قرار دیا ہے۔ اس مقالہ میں حضرت خضر علیہ السلام کا نام خضرون بھی لکھا ہے۔

فقرہ نمبر۳: وھب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کا نام ونسب درج ذیل ہے:

''بلیا بن ملکان بن فالغ بن شالخ بن عامر بن ارفخشذ بن سام بن نوح ہے۔''(۴)

یہ ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو ذکر کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں:

''ملکان کی جگہ پر کلمان ہے۔''(۵)

فقرہ نمبر۴: اسماعیل بن ابی اویس کے قول کے مطابق ان کا نام ونسب یہ

---

(۲). کتاب المعمرین لابی حاتم السجستانی: 3، البدایة والنهایة لابن کثیر:326/4، الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر:286/2،

(۳)۔ یہ اصول حدیث کی ایک اصطلاح کا نام ہے جو کہ ضعیف روایت کی ایک قسم ہے۔ جس روایت کی سند میں دو یا دو سے زیادہ راوی مسلسل ساقط ہو جائیں اس روایت کو معضل کہا جاتا ہے۔

(٤). تاریخ الامم والملوك للطبری:365/1، الکامل فی التاریخ لابن الاثیر:326/1، مروج الذهب للمسعودی:45/2، البدایة والنهایة لابن کثیر:326/1

(٥). الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر:286/2

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے: معمر بن مالک بن عبداللہ بن نصر بن الازد ہے اور ابوخطاب بن دحیہ بن حبیب بغدادی کے نزدیک ان کا نام عامر ہے۔(۶)

فقرہ نمبر۵: ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خضر علیہ السلام کے نام ونسب کے حوالے سے یوں بھی روایت نقل کی ہے کہ وہ ابن عمائیل بن نور بن عیص بن اسحاق ہے۔(۷) جبکہ ان کے باپ عمائیل کا نام مقاتل بھی بتایا گیا ہے۔(۸)

فقرہ نمبر۶: کلبی عن ابی صالح عن ابن عباس سے یوں روایت منقول ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ یہ قول بعید از عقل ہے اور اس سے بھی حیران کن ابن اسحاق کا قول ہے کہ وہ ارمیا بن خل قیا ہے اور اس قول کو ابوجعفر بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ نے مردود قرار دیا ہے۔(۹)

---

(۶). البداية والنهاية لابن كثير:326/4، الاصابة فى تمييز الصحابة لابن حجر:286/2

(۷)۔ اصل روایات میں لفظ ''عمائیل'' آیا ہے جیسا کہ حلیۃ الاولیاء میں منقول ہے۔(حلية الاولياء وطبقات الاصفياء لابى نعيم اصبهانى:7/6) یہ تصحیح حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ سے کی گئی ہے۔(الاصابه فى تمييز الصحابة مع الاستيعاب لابن عبد البر:429/1)

(۸)، مروج الذهب للمسعودی:60,61/1، امام مسعودی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت خضر علیہ السلام کا نام ونسب یوں بھی بیان کیا گیا ہے:خضرون بن عمائيل بن النضر.....) الاصابة فى تمييز الصحابة لابن حجر:278/2، بدائع الذهور:135، منهاج اليقين :124

(۹). الكامل فى التاريخ لابن الاثير:92/1، الاصابة فى تمييز الصحابة لابن حجر:278/2

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقرہ نمبر ۷: محمد بن ایوب نے ابن لھیعہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ وہ ابن بنت فرعون (فرعون کا نواسہ) ہیں۔ نظام نقاس نے ان کو فرعون کا صلبی بیٹا قرار دیا ہے۔(۱۰)

فقرہ نمبر ۸: مقاتل نے اس کو یسع کہا ہے جو کہ بعید از عقل قول ہے۔(۱۱)

فقرہ نمبر ۹: امام طبری رحمۃ اللہ علیہ نے جید سند کے ساتھ ضمرہ بن ربیعۃ عن ابن شوذب سے ان کو فارسی النسل قرار دیا ہے۔(۱۲)

فقرہ نمبر ۱۰: آخری قول یہ ہے:

> "وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لانے والوں میں سے کسی ایک کی اولاد میں سے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ بابل کی سرزمین کی طرف انہوں نے ہجرت کی۔"

ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں ان کے متعلق یہ قول ذکر کیا ہے۔(۱۳)

---

(۱۰). البداية والنهاية لابن كثير :326/4، اس روایت میں دو راوی ابن ایوب اور ابن لہیعہ ضعیف ہیں۔ الاصابة في تمييز الصحابة لابن حجر :278/2

(۱۱).التفسير بحر المحيط لابي حيان الاندلسي:148/6، الاصابة في تمييز الصحابة لابن حجر :287/2، بدائع الزهور:134

(۱۲). تاريخ الامم والملوك للطبرى:365/1، الاصابة في تمييز الصحابة لابن حجر :287/2

(۱۳). تاريخ الامم والملوك للطبرى:1 / 3 6 5، البداية والنهاية لابن كثير :326/1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کا باپ فارسی اور ماں رومی النسل تھیں۔(۱۴)

حضرت خضر علیہ السلام کے نام کی وجہ تسمیہ

فقرہ نمبر ۱۱: متفق علیہ روایت کے مطابق حضرت خضر علیہ السلام کے نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ ''فروہ'' پر بیٹھے تو اچانک ان کے نیچے سے سبزہ حرکت میں آ گیا۔(۱۵) یہ روایت ابن المبارک عن معمر عن ہمام عن ابی ہریرہ کی سند سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے اور ''فروہ'' خشک زمین کو کہتے ہیں۔(۱٦)

فقرہ نمبر ۱۲: حضرت خضر علیہ السلام کا نام خضر اس لیے رکھا گیا کہ وہ ''فروہ'' پر بیٹھے تو ان کے نیچے سے سبزہ حرکت میں آ گیا۔ ''فروہ'' خشک گھاس یا اس کے مشابہ

---

(١٤). البداية والنهاية لابن كثير:326/1، حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو امام سعید بن میسب رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے. الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر:287/2، اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: ان کا باپ رومی اور ان کی والدہ فارسی النسل تھیں، فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر:432/6، الدر المنثور فی التفسیر المأثور للسیوطی:234/4

(١٥). صحیح البخاری:156/4، رقم:3402، سنن الترمذی:164/5، رقم: 3151، مشكوٰة المصابيح: 241/3، رقم: 5712، صحیح ابن حبان: 109,108/14، رقم: 6222، مسند بزار: 232/16، رقم: 9393، المعجم الاوسط للطبرانی:45/6، رقم:5749، المعجم الكبير للطبرانی:12914، مسند ابی داوٗد للطیالسی:279/4، رقم:2671

(١٦). النهاية لابن الاثير:441/3

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی دوسری چیز کو کہتے ہیں۔(۱۷) اس روایت کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے امام عبداللہ بن احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

> ''میرے خیال سے لفظ ''فروہ'' کی شرح سند کے راوی امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے۔''(۱۸)

فقرہ نمبر۱۳: اس باب میں قتادۃ کی سند عن عبداللہ بن حارث عن ابن عباس سے(۱۹) اور منصور کی سند عن مجاہد سے بھی روایت منقول ہے۔(۲۰)

فقرہ نمبر۱۴: امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کی کنیت ابوالعباس ہے۔(۲۱)

---

(۱۷). مسند احمد بن حنبل:534/13، رقم:8228، سنن الترمذی:164/5، رقم: 3151، مشکوٰۃ المصابیح: 241/3، رقم: 5712، صحیح ابن حبان:109,108/14، رقم:6222

(۱۸).مسند احمد بن حنبل: 535/13، رقم: 8228، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ لابن حجر:288/2

(۱۹). الدر المنثور فی التفسیر المأثور للسیوطی:234/4، امام ابن ابی حاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کے متعلق فرماتے ہیں: قتادہ کا حارث بن عبداللہ ھاشمی سے کچھ بھی سماع ثابت نہیں ہے۔(یوں یہ روایت منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔)(المراسیل لابن ابی حاتم:170، جامع التحصیل فی احکام المراسیل للصلاح الدین العلائی:312

(۲۰). الدر المنثور فی التفسیر المأثور للسیوطی:234/4

(۲۱). تہذیب الاسماء للنووی: 176/1، شرح صحیح مسلم للنووی:136/15، تفسیر الخازن:224/4، البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر:327/1، حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت خضر علیہ السلام کی کنیت ابوالعباس ہونا یہ حق کے زیادہ قریب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، واللہ اعلم۔ وہ خضر کے لقب سے زیادہ مشہور ہیں۔

میں (حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں یہ متفق علیہ ہے۔ (۲۲)

---

(۲۲). الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر 287/2، میں یہ کہتا ہوں شاید حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اکثر روایات کا حضرت خضر علیہ السلام کی کنیت کے حوالہ سے اتفاق کر لینے سے یہ خیال کر لیا ہے کہ یہ بات متفق علیہ ہے۔ مگر اس میں اتفاق نہیں ہے اور اگر بالفرض روایات کا اس طرح اتفاق ہو بھی جائے۔ تب بھی ان کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ اس موقف کے لئے کتاب و سنت اور کوئی معتبر تاریخی روایت سے دلیل موجود نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۲

حضرت خضر علیہ السلام کی نبوت کے دلائل

فقرہ نمبر ۱۵: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں حضرت خضر علیہ السلام کی کہانی ان کی زبانی بیان کی کہ "ومافعلته عن أمری ترجمہ: میں نے اپنی رائے سے کوئی کام نہیں کیا۔" اس سے ظاہر ہے کہ یہ سارے کام اللہ تعالیٰ کے حکم سے بلاواسطہ تھے۔ یہ بھی احتمال موجود ہے کہ کسی دوسرے نبی کے واسطہ سے ہوں جس کا انہوں نے ذکر نہیں کیا مگر یہ بات بعید از عقل ہے۔ کسی شخص کا یہ کہنا کہ یہ سارے کام کسی غیبی اشارے سے ہوئے ہیں یہ تو وہ قول ہے جس کو کہنے کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ کیونکہ کسی غیر نبی کے پاس اس قسم کی وحی نہیں آئی کہ وہ کسی بے گناہ کا قتل اور لوگوں کو غرق ہونے کے قریب کر دینے جیسے اہم کام کر ڈالے۔

اگر ہم ان کو نبی کہیں تو اس کا انکار نہیں اور یہ بات بھی بھلا کیسے ممکن ہے کہ نبی کے مقابلے میں غیر نبی کے پاس زیادہ علم ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث صحیح میں یہ الفاظ منقول ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ ہاں ہمارا بندہ خضر تم سے بڑا عالم ہے تو پھر یہ بھی کیسے ممکن ہے کہ نبی غیر نبی کا تابع ہو۔

فقرہ نمبر ۱۶: امام ثعالبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''حضرت خضر علیہ السلام تمام اقوال کی روشنی میں نبی ہیں۔''(۱)

نقرہ نمبر ۱۷: بعض اکابر علما کا خیال ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کے نبی ہونے کے اعتقاد سے زنادقہ فرقہ کا پہلا عقدہ (نکتہ) حل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ زنادقہ کا خیال ہے حضرت خضر علیہ السلام نبی نہیں ہیں کیونکہ ان کے نزدیک نبی کے مقابلے میں ولی افضل ہے حتیٰ کہ ان میں سے کسی کہنے والے نے یوں بھی کہا ہے:

مقام النبوة في برزخ

فويق الرسول ودون الولي

''نبوت کا مقام درمیان میں ہے رسول سے قدرے اونچا اور ولی سے نیچا۔''(۲)

نقرہ نمبر ۱۸:

امام ابو جعفر بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تاریخ میں فرماتے ہیں:

''قدیم اہل کتاب کی عوام کے نزدیک یہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کا دور بادشاہ افریدون بن اثقیان کا دور ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ وہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے دور کے ہیں اور یہ بھی مشہور ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام حضرت ذوالقرنین علیہ السلام کے وزیر تھے جو کہ حضرت ابراہیم خلیل

---

(۱). شرح مسلم للنووي 136/15، الجامع لاحكام القرآن للقرطبي 43/11، الاصابة في تمييز الصحابة لابن حجر 288/2، منهاج اليقين:124

(۲). الاصابة في تمييز الصحابة لابن حجر 288/2، المنطق لابن تيمية:141

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرحمان علیہ السلام کے دور کے ہیں اور یہ وہی حضرت خضر علیہ السلام ہیں جن کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سمع کنواں دیا تھا۔ اس کنویں کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صحرائے اردن میں اپنے چوپاؤں کیلئے کھودا تھا۔ تو اہل اردن میں سے ایک قوم نے اس زمین پر دعویٰ کر دیا جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کنواں کھودا تھا۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کو اس دعویٰ کے فیصلہ کیلئے اس حضرت ذوالقرنین علیہ السلام کی طرف بھیجا جس کے بارے میں مشہور ہے کہ حضرت ذوالقرنین علیہ السلام جب شہروں پر حملہ آور ہوتے تو حضرت خضر علیہ السلام ان کے مقدمۃ الجیش میں ہوتے۔ حضرت خضر علیہ السلام حضرت ذوالقرنین علیہ السلام کے ساتھ ہمہ وقت رہنے کی وجہ سے نہر الحیات تک پہنچے تو نہر الحیات کے بارے میں حضرت خضر علیہ السلام، حضرت ذوالقرنین علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو پتہ نہ تھا تو حضرت خضر علیہ السلام نے اس کا پانی پی لیا تو ان کو ہمیشہ کی زندگی مل گئی اور وہ ان زنادقہ کے نزدیک آج تک زندہ ہیں۔"(۳)

فقرہ نمبر ۱۹: امام ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ نے ابن اسحاق کے حوالہ سے ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ناشیہ بن اموص نامی ایک آدمی کو بنی اسرائیل پر خلیفہ بنا دیا اور

---

(۳) تاریخ الامم والملوک للطبری: 365/1، الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر: 289,290/2

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے دور میں حضرت خضر علیہ السلام کو نبوت سے نوازا۔(۴)

فقرہ نمبر ۲۰: امام ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی کہا کہ اس دور اور آفریدوں کے دور کے درمیان ایک ہزار سال سے بھی زائد فاصلہ ہے اور ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ نے مزید یہ کہا کہ جس آدمی کا یہ موقف ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام آفریدوں کے دور میں تھے۔ تو بات حق کے بہت قریب ہے اور یہ احتمال بھی ہوسکتا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کو اس بادشاہ کے دور میں نبوت ملی ہو۔(۵)

فقرہ نمبر ۲۱: گزشتہ قول کے متعلق میں (حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں کہ اس قول "وبعث الخضر معه نبيا" کا یہ احتمال بھی ہوسکتا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے اس بادشاہ کی تائید (مدد) کی ہو۔ وہ وقت حضرت خضر علیہ السلام کے نبوت ملنے کا نہ ہو۔ اس بادشاہ سے پہلے بھی حضرت خضر علیہ السلام کی نبوت ممتنع ہے۔ میں (حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ) نے یہ بات اس لئے کہی ہے کہ اکثر روایات میں حضرت خضر علیہ السلام کا دور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دور ایک ہی بتایا گیا ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام پہلے ہی نبی تھے۔(٦)

فقرہ نمبر ۲۲: پھر اس مسئلہ میں بھی اختلاف ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نبی تو تھے تو کیا وہ رسول بھی تھے؟ تو اس سلسلہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور وھب

---

(٤). تاریخ الامم والملوك للطبرى:365,366/1

(٥). تاریخ الامم والملوك للطبرى:366/1

(٦). الاصابة فى تمييز الصحابة لابن حجر:290/2

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ کا مؤقف ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نبی ہی تھے وہ رسول نہیں تھے۔لیکن اسماعیل بن ابی زیاد اور محمد بن اسحاق اور بعض اہل کتاب کا خیال ہے کہ ان کو اپنی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا تو قوم نے ان کی بات کو تسلیم کر لیا۔اس قول کی ابوالحسن رومانی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی تائید کی ہے۔امام ثعالبی رحمۃ اللہ علیہ کا خیال ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام تمام اقوال کی روشنی میں نبی تھے۔ان کو عمر دی گئی اور عوام الناس کی نظروں سے اوجھل کر دیئے گئے۔(۷) مفسرِ قرآن ابوحیان اندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں تحریر کیا ہے کہ جمہور علما کے نزدیک وہ نبی ہیں۔تو ان کا علم ان باطنی امور کی معرفت حاصل کرنا ہے جو کہ ان پر وحی کیے گئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا علم ظاہری تھا۔(۸)

فقرہ نمبر۲۳: صوفیہ کی ایک جماعت کا مؤقف ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام ولی ہیں۔(۹) حنابلہ میں سے ابوعلی بن ابی موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مؤقف ہے۔ابوبکر بن انباری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الزهراء'' میں علما کے دو قول ''هل كان نبيا أو وليا'' یعنی حضرت خضر علیہ السلام نبی ہیں یا ولی کے بیان کے بعد کہا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام ولی ہیں۔(۱۰)

فقرہ نمبر۲۴: امام ماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک تیسرا قول نقل کیا ہے کہ حضرت

---

(۷). شرح مسلم للنووی 136/15

(۸). تفسیر البحر المحیط لابی حیان الاندلسی 147/6

(۹). شرح مسلم للنووی 136/15

(۱۰). شرح مسلم للنووی 136/15

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خضر علیہ السلام فرشتوں میں سے ایک ایسے فرشتے تھے۔ جو انسانوں جیسی شکل وصورت بدل لیتے تھے اور اپنی ذات کو بھی بدل لیا کرتے تھے۔(۱۱)

فقرہ نمبر ۲۵: ابو الخطاب بن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ہمیں نہیں معلوم کہ حضرت خضر علیہ السلام نبی ہیں یا فرشتے یا ایک نیک آدمی۔(۱۲)

فقرہ نمبر ۲۶: خالد بن یزید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ کعب الاحبار نے کہا:

''حضرت خضر بن عامیل علیہ السلام اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ایک قافلہ میں شریک ہوئے۔ تو بحرِ ترک یعنی بحرِ چین تک پہنچے تو حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میری راہنمائی کرو تو انہوں نے سمندر کی تہہ میں کئی روز اور کئی راتوں تک ان کی راہنمائی کی۔ تو جب وہ اوپر چڑھ آئے تو ساتھیوں نے ان سے کہا کہ اے خضر تو نے کیا دیکھا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تجھے انعام واکرام سے نوازا ہے اور اس گہرے سمندر میں تیری حفاظت کی ہے تو انہوں نے کہا کہ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ میرے سامنے آیا تو اس نے مجھے کہا کہ تو یہاں کیسے پہنچا کیونکہ حضرت داؤد علیہ السلام نبی کے دور کے ایک آدمی نے اس گہرائی تک پہنچنے کی کوشش کی لیکن ابھی تک اس گہرائی کی تہہ کے

---

(۱۱). شرح مسلم للنووی 136/15، امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ قول انتہائی کمزور اور باطل ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بالکل ٹھیک کہا ہے۔

(۱۲). الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ لابن حجر 289/2

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرے حصہ تک نہیں پہنچا اور یہ بات تین سو سال پہلے کی ہے۔"(۱۳)

اس واقعہ کو ابو نعیم اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء" میں کعب الاحبار کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

(۱۳). حلية الاولياء وطبقات الاصفياء لابی نعيم اصبهانی:8,7/6، الدر المنثور فی التفسير المأثور للسيوطی:239/4، یہ روایت سنداً ضعیف ہے اور یہ اسرائیلی روایات میں سے ہے۔اس کی مکمل تحقیق فقرہ نمبر ایک میں گزر چکی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۳

حضرت خضر علیہ السلام

کی حیاتِ استمرار کے اسباب

فقرہ نمبر ۲۷: امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے سابقہ سند کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کی موت کو بھلا دیا گیا حتیٰ کہ وہ دجال کو جھٹلائیں گے۔(۱)

فقرہ نمبر ۲۸: ابن اسحاق نے اپنی کتاب ''المبتدء'' میں ذکر کیا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی موت کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے اپنے بیٹوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اہل زمین پر عذاب نازل کرنے والا ہے۔ تو تم میرے جسم کو لے کر ایک غار میں رہنا حتیٰ کہ تم نے مجھے شام کی سرزمین میں دفن کرنا ہے۔ جب طوفانِ نوح علیہ السلام آیا تو حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ اے اللہ اس آدمی کی عمر قیامت تک لمبی کر دے جو مجھے

---

(۱). البداية والنهاية لابن كثير: 326/1، حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت منقطع اور کمزور ہے۔ (الاصابة في تمييز الصحابة لابن حجر: 291/2، فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر: 434/6

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفن کرے گا۔ تو حضرت آدم علیہ السلام کا جسم مسلسل پڑا رہا حتیٰ کہ حضرت خضر علیہ السلام پیدا ہوئے جنہوں نے پھر حضرت آدم علیہ السلام کے کفن ودفن کا انتظام کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے جو وعدہ کیا تھا پورا کر دیا۔ یوں پھر حضرت خضر علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق زندہ رہیں گے۔(۲)

فقرہ نمبر۲۹: امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ذوالقرنین علیہ السلام کے حالات میں امام علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ (امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) کی سند سے ذکر کیا ہے کہ امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت ذوالقرنین علیہ السلام کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت ذوالقرنین علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں میں سے ایک بندے تھے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا بڑا مقام تھا۔ وہ مشرق ومغرب تک کا بادشاہ تھا۔ فرشتوں میں سے رفائیل نامی ایک فرشتہ ان کا گہرا دوست تھا۔ ان کی ملاقات وزیارت کے لئے آیا کرتا تھا۔ ایک دن وہ دونوں گفتگو کر رہے تھے کہ حضرت ذوالقرنین علیہ السلام نے اس فرشتے کو کہا کہ آسمان میں تمہاری عبادت کا انداز وطریقہ کیا ہے تو فرشتہ رو پڑا اور کہا کہ تمہاری عبادت ہماری عبادت کے مقابلہ میں کچھ نہیں ہے۔ آسمان میں کچھ فرشتے کھڑے ہیں اور کبھی نہیں بیٹھیں گے۔ کچھ فرشتے سجدہ میں ہیں جو کبھی بھی نہ اٹھیں گے اور کچھ فرشتے رکوع میں ہیں جو کبھی نہ اٹھیں گے

---

(۲). المعمرون والوصایا لابن ابی حاتم السجستانی:3، البدایة والنهایة لابن کثیر:326/1، الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر:291/2، فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر:434/6، الدر المنثور فی التفسیر المأثور للسیوطی:234/4، ان تمام مصنفین نے بھی اس روایت کو محمد بن اسحاق ہی سے نقل کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہ کیا ہے تو یہ سن کر حضرت ذوالقرنین علیہ السلام رو پڑے۔ پھر کہا اے رفائیل! میں چاہتا ہوں کہ مجھے اتنی عمر دی جائے کہ میں اپنے پروردگار کی اس قدر عبادت کروں کہ اس کی اطاعت کا حق ادا ہو جائے تو رفائیل نے کہا۔ کیا آپ ایسا پسند کرتے ہیں؟ تو حضرت ذوالقرنین علیہ السلام نے کہا کہ ہاں! تو رفائیل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک چشمہ ہے جس کو چشمہ حیات کہتے ہیں جو شخص اس چشمہ میں سے ایک گھونٹ پانی پی لے وہ کبھی نہیں مرتا حتیٰ کہ وہ خود ہی اپنے پروردگار سے اپنی موت کا مطالبہ کرے گا۔ تو حضرت ذوالقرنین علیہ السلام نے کہا کہ کیا تو اس چشمہ حیات کا مقام جانتا ہے تو اس نے کہا نہیں! ماسوائے اس بات کے کہ ہم آسمان میں آپس میں گفتگو کرتے رہتے ہیں کہ زمین میں اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک اندھیری جگہ ہے جہاں آج تک نہ انسان اور نہ جن گیا ہے اور ہمارا خیال ہے وہ چشمہ حیات کسی اندھیرے مقام میں ہے۔

اس پر حضرت ذوالقرنین علیہ السلام نے زمین کے تمام علما کو جمع کیا۔ ان سے چشمہ حیات کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواباً کہا: ہم اسے نہیں جانتے۔ تو حضرت ذوالقرنین علیہ السلام نے کہا کہ تمہارے علم میں یہ چیز ہے کہ زمین پر کوئی ایک اندھیری جگہ ہے۔ تو ان میں سے ایک عالم نے کہا کہ آپ اس کے بارے میں کیوں پوچھتے ہیں۔ تو حضرت ذوالقرنین علیہ السلام نے اس کو پوری صورت حال سے آگاہ کیا۔ تو اس عالم نے کہا کہ میں نے حضرت آدم علیہ السلام کی وصیت میں اس اندھیری جگہ کا ذکر پڑھا ہے اور وہ سورج کے غروب ہونے کی جگہ میں ہے۔ اس پر حضرت ذوالقرنین علیہ السلام نے تیاری کر لی اور بارہ سال تک چلتے رہے حتیٰ کہ اس اندھیری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگہ کے کنارے پہنچ گئے تو دیکھا کہ وہاں رات ہے۔ وہاں زمین سے دھواں پھوٹ رہا ہے۔ حضرت ذوالقرنین علیہ السلام نے لشکروں کو جمع کیا اور کہا کہ میں اس میں داخل ہو کر چلنا چاہتا ہوں تو انہوں نے ان کو منع کیا۔ جو علما ان کے ساتھ تھے انہوں نے ان کو اس میں نہ جانے کا مشورہ دیا۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ان پر ناراض نہ ہو جائے۔ تو حضرت ذوالقرنین علیہ السلام نے انکار کر دیا۔ تو انہوں نے اپنے لشکروں میں سے چھ ہزار افراد کیلئے چھ ہزار گھوڑوں کا انتخاب کیا اور ان میں سے دو ہزار افراد کو حضرت خضر علیہ السلام کی قیادت میں مقدمۃ الجیش کے طور پر تیار کیا۔ حضرت خضر علیہ السلام حضرت ذوالقرنین علیہ السلام کے آگے آگے چل پڑے۔ حضرت خضر علیہ السلام کو حضرت ذوالقرنین علیہ السلام کی مطلوبہ جگہ معلوم تھی لیکن حضرت ذوالقرنین علیہ السلام سے چھپاتے تھے۔ راستے میں چلتے چلتے ان کے سامنے ایک وادی آگئی تو حضرت خضر علیہ السلام نے خیال کیا کہ چشمہ حیات اس وادی میں ہے۔ جب وادی کے کنارے پر پہنچے تو انہوں نے اپنے ساتھیوں کو روک دیا۔ خود آگے چل پڑے تو اچانک وہ پانی کے ایک چشمہ پر تھے انہوں نے کپڑے اتارے، تو وہ پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا تھا پھر اس سے پانی پیا، وضو کیا اور غسل کیا پھر باہر نکلے، کپڑے پہنے اور آگے بڑھے۔ حضرت ذوالقرنین علیہ السلام سے وہ اندھیری جگہ رہ گئی۔ (۳)

---

(۳). تهذيب تاريخ دمشق الكبير لعبد القادر بدران:256/5، الدر المنثور في التفسير المأثور للسيوطي:245/4، البداية والنهاية لابن كثير:107/2، حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو مختصر ذکر کیا ہے اور اس روایت کی سند کو کمزور قرار دیا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں اس روایت کی سند انتہائی سخت کمزور اور ضعیف ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقرہ نمبر ۳۰: کعب الأحبار سے روایت ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام حضرت ذوالقرنین علیہ السلام کے وزیر تھے۔ وہ حضرت ذوالقرنین علیہ السلام کے ساتھ جبل الہند پر ٹھہرے۔ تو حضرت خضر علیہ السلام نے وہاں ایک ورق دیکھا جس میں یہ لکھا تھا:

"بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم من آدم أبی البشر الی ذرّیتہٖ. أوصیکم بتقوی اللّٰہ، و أ حذرکم کید عدوی، وعدوکم ابلیس فانہ أنزلنی ھنا."

ترجمہ: "ابوالبشر آدم کی طرف سے اس کی اولاد کو کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور تمہیں اپنے اور تمہارے دشمن ابلیس سے ڈراتا ہوں اس نے مجھے اس دنیا میں اُتارا ہے۔"

کعب الاحبار رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حضرت ذوالقرنین علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹھنے کی جگہ کو چھوا اور وہ ایک صد تیس میل تھا۔ (۴)

فقرہ نمبر ۳۱: امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت الیاس علیہ السلام کو چٹیل میدانوں پر اور حضرت خضر علیہ السلام کو سمندروں میں مقرر کیا گیا اور ان دونوں کو

---

(٤). الدر المنثور فی التفسیر المأثور للسیوطی: 242/4، امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے ذکر کیا ہے۔ اس روایت کے راوی کعب الاحبار کے بارے میں تہذیب ابن عساکر کے مصنف عبدالقادر بدران رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کعب الاحبار اکثر اس طرح کی حکایتیں اہل کتاب سے نقل کرتا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں اس مسئلہ میں کتاب وسنت میں کوئی معتبر دلیل موجود نہیں ہے اور اس طرح کی اسرائیلی روایات کی نہ ہم تصدیق کرتے ہیں اور نہ تکذیب کرتے ہیں۔ لیکن ان بنی اسرائیلی روایات میں اس طرح کی باتیں حقیقت میں لوگوں کے اپنے بنائے ہوئے قصے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے نفخہ تک ہمیشہ کی زندگی دی گئی اور یہ دونوں ہر سال حج کے موسم میں جمع ہوتے ہیں۔(۵)

فقرہ نمبر ۳۲: حارث بن ابی اسامہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''حضرت خضر علیہ السلام سمندر میں، حضرت یسع علیہ السلام خشکی میں ہر رات اس دیوار کے پاس جمع ہوتے ہیں جس کو حضرت ذوالقرنین علیہ السلام نے لوگوں اور یاجوج ماجوج کے درمیان بنایا تھا اور ہر سال وہ دونوں حج اور عمرہ کرتے ہیں اور تمہارے اس آبِ زمزم میں سے ایک ایک گھونٹ پیتے ہیں جو ان کو آئندہ سال تک کافی ہوتا ہے۔''(۶)

---

(۵). الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر:2/293، المقاصد الحسنة للسخاوی:22، امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس طرح کی تمام مرفوع روایات ضعیف ہیں۔تذکرة الموضوعات للفتنی: 109، الاسرار المرفوعة فی الاحادیث الموضوعة للملا علی قاری:82,81،اس روایت کو نقل کرنے کے بعد ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ اس مسئلہ میں کچھ بھی ثابت نہیں ہے۔ کشف الخفاء للعجلونی:1/49، میں کہتا ہوں اس معنیٰ میں جتنی بھی روایات منقول ہیں وہ تمام موضوع اور باطل ہیں۔

(٦).المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية لابن حجر:14/278، رقم:3463، جامع الاحاديث للسيوطی:7/251، رقم: 6234، سلسلة الاحاديث الضعيفة للالبانی:12/38، رقم:5529، كنز العمال فی سنن الاقوال للهندی:12/72، رقم:34047، الدر المنثور فی التفسير المأثور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں (حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں کہ اس روایت کی سند میں راوی عبدالرحیم اور ابان دونوں متروک الحدیث ہیں۔ اس وجہ سے یہ روایت سنداً کمزور ہے۔(۷)

فقرہ نمبر۳۴: کعب الاحبار رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حضرت خضر علیہ السلام بحرِ اعلیٰ اور بحرِ سفلیٰ کے درمیان نور کے منبر پر ہیں۔ سمندر کے تمام حیوانات کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام کی بات کو سنیں اور اطاعت کریں اور تمام ارواح صبح و شام حضرت خضر علیہ السلام پر پیش کی جاتی ہیں۔(۸)

اس روایت کے ایک راوی عبداللہ بن مغیرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مغیرہ ایسی روایتیں بیان کرتا ہے جس کی کوئی اصل نہیں ہوتی۔ امام ابن یونس رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عبداللہ بن مغیرہ منکر الحدیث راوی ہے۔(۹)

(صفحہ سابق کا حاشیہ) للسیوطی:240/4، مقاصد الحسنة للسخاوی:21، امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو درالمنثور فی التفسیر الماثور میں ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے: اس روایت کو حارث نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے ایک واہی سند سے نقل کیا ہے اور یہی بات امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو مقاصد الحسنہ میں ذکر کرنے کے بعد کہی ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو مطالب العالیہ میں نقل کرنے کے بعد فرمایا: اس روایت کی سند انتہائی سخت کمزور ہے۔

(۷). الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر:293/2

(۸). الدر المنثور فی التفسیر المأثور للسیوطی:239/4

(۹). الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر:293/2، قانون الموضوعات مع تذکرة الموضوعات للفتنی:274

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقرہ نمبر ۳۴: امام ابن شاہین رحمۃ اللہ علیہ خصیف تک ضعیف سند سے ایک روایت یوں ذکر کرتے ہیں کہ چار انبیائے کرام زندہ ہیں۔ دو آسمان میں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام اور دو زمین پر۔ حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام۔ مگر حضرت خضر علیہ السلام سمندر میں اور حضرت الیاس علیہ السلام خشکی میں ہیں۔(۱۰)

قارئین کرام! اس کتاب کے آخری باب میں اس قسم کی بہت سی اخبار و حکایات اور بے سند روایات آئیں گی۔

فقرہ نمبر ۳۵: امام ثعالبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یوں کہا جاتا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کو آخری زمانے میں موت آئے گی جبکہ قرآن مجید اٹھ جائے گا۔(۱۱)

فقرہ نمبر ۳۶: امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''التہذیب'' میں فرماتے ہیں:

''اکثر علما کا خیال ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام زندہ اور ہمارے درمیان موجود ہیں۔ یہ مسئلہ صوفی فرقہ، اہل الصلاح والمعرفۃ کے نزدیک متفق علیہ ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھنے، ان کے

---

(۱۰). الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر:293/2، فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر: 434/6، در المنثور فی التفسیر المأثور للسیوطی:239/4، میں کہتا ہوں یہ روایت سنداً ضعیف ہے جس طرح کہ اس روایت کے ضعیف ہونے کی طرف صاحب کتاب نے خود اشارہ کر دیا ہے۔

(۱۱). شرح صحیح مسلم للنووی:136/15، تهذیب الاسماء واللغات للنووی:177/1، فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر:434/2، الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر:293/2

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ اجتماع، ان سے علم حاصل کرنے، سوال و جواب کرنے، مقدس مقامات اور دیگر اچھے مقامات میں ان کا وجود پائے جانے کے بارے میں حکایات و واقعات اس قدر زیادہ ہیں کہ ان کو احاطہ شمار میں لانا ایک مشکل امر ہے اور اس قدر مشہور و معروف ہیں کہ ان کو ذکر کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔"

شیخ عمرو بن صلاح رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں:

"جمہو وعلما اور صالحین اور عامۃ الناس کے نزدیک حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں اور حیاتِ خضر علیہ السلام کی مخالفت میں بعض محدثین کا قول شاذ ہے۔"(۱۲)

فقرہ نمبر ۳۷: اہل سیر کے مشہور عالم امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "التعریف والاعلام" میں یوں رقمطراز ہیں:

"حضرت خضر علیہ السلام کا نام مختلف فیہ ہے، انہوں نے کچھ سابقہ نام تحریر کیے۔ کچھ لوگوں کا قول ذکر کیا کہ خضر بن عامیل بن سماطین بن ارما بن خلفا بن عیصو بن اسحاق اور ان کا باپ بادشاہ تھا اور ان کی ماں کا نام اُلھا تھا اور وہ فارسی النسل تھیں۔ انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو ایک غار میں جنم دیا اور وہاں اس گاؤں کے چرواہے کی ایک بکری ان کو دودھ پلاتی رہی۔ پھر ایک آدمی نے ان کو پکڑ لیا اور ان کی پرورش کی۔ جب

(۱۲). تهذيب الاسماء واللغات للنووى: 177/1، فتاوىٰ ابن الصلاح: 28

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت خضر علیہ السلام جوان ہو گئے۔ تو وقت کے بادشاہ نے ان کو کاتب بنالیا۔ انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل شدہ صحائف لکھنے شروع کر دیئے۔ اہل معرفت اور ماہرین کو جمع کیا۔ متقدمین میں اس نے اپنے بیٹے حضرت خضر علیہ السلام کر مقدم کیا اور اس نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچانا نہ تھا۔ جب اس نے حضرت خضر علیہ السلام کی تحریر اور معرفت کو اچھا خیال کیا۔ تو اس نے حضرت خضر علیہ السلام کے حالات کی وضاحت چاہی تو اسے معلوم ہوا کہ وہ اس کے بیٹے ہیں۔ تو پھر اس نے حضرت خضر علیہ السلام کو گلے لگالیا اور لوگوں پر والی بنادیا۔ پھر حضرت خضر علیہ السلام کے اس بادشاہ کے پاس سے چلے جانے کی کثیر وجوہات ہیں جن کی بنا پر ان کو وہاں سے جانا پڑا۔ حتیٰ کہ انہوں نے چشمہ نہر الحیات کو پالیا اور اس کا پانی پی لیا۔ اب وہ دجال کے ظاہر ہونے تک زندہ رہیں گے۔ حضرت خضر علیہ السلام ہی وہ آدمی ہیں جن کو جب دجال قتل کرے گا اور پھر ان کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ ایک رائے یہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا۔ لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین کا موقف یہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام ہجرت کے سو سال گزرنے سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

ہمارے شیخ ابوبکر بن عربی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے اس مؤقف کی تائید میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان ”علی رأس مائة سنة لایبقی علی الارض ممن هوعلیها أحد. ایک سو سال کے آخر تک آج جو لوگ زمین پر ہیں ان میں ایک بھی باقی نہ رہے گا۔“ کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مصداق وہ لوگ ہیں جو اس وقت زندہ تھے۔ اور فرمایا: حضرت خضر علیہ السلام کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غسل کے وقت صحابہ کرام کے اجتماع سے حضرت خضر علیہ السلام کا اہل بیت سے تعزیت کرنا تو یہ صحیح اسناد سے مروی ہے۔“ (۱۳)

ان روایات میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

امام ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ جو کہ اپنے وقت کے محدثین کے امام ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب ”التمہید“ میں ذکر کیا ہے۔ کہ حضرت خضر علیہ السلام نے صحابہ کرام سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں اظہار افسوس کیا ہے۔ وہ ایسے کہ صحابہ کرام ان کی بات کو سن رہے تھے لیکن صحابہ کرام قائل (حضرت خضر علیہ السلام) کو دیکھ نہیں رہے تھے۔ اسی دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ یہ بات کرنے والے حضرت

---

(۱۳)۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے۔ یہ ساری روایات ضعیف ہیں جس طرح کہ ان کا ضعف پہلے گزر چکا ہے بلکہ یہ تمام روایات بے سند ہیں۔ (البدایة والنهایة لابن کثیر: 336,337/1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خضر علیہ السلام ہیں۔(۱۴)

امام ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ نے مکحول عن حضرت انس رضی اللہ عنہ کی سند سے حضرت الیاس علیہ السلام کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجتماع ذکر کیا ہے۔(۱۵) جب حضرت الیاس علیہ السلام کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور تک باقی رہنا ثابت ہے۔ تو حضرت خضر علیہ السلام کا باقی رہنا بھی ثابت ہوتا ہے۔(۱۶)

فقرہ نمبر ۳۸: ابو الخطاب بن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ اس موقف پر تعاقب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"جن اسناد کی طرف انہوں نے اشارہ کیا ہے ان میں سے کوئی ایک سند بھی صحیح نہیں ہے حضرت خضر علیہ السلام کا ماسوائے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جس واقعہ کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر کیا ہے اس کے علاوہ انبیائے کرام میں سے کسی ایک نبی سے اجتماع ثابت نہ ہے۔"

فقرہ نمبر ۳۹: ابو الخطاب بن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں:

"تمام روایات جو حضرت خضر علیہ السلام کی زندگی کے بارے وارد ہیں اہل نقل کے نزدیک بالاتفاق ان میں سے کوئی ایک روایت

---

(۱۴). اس بات کی تحقیق کے لئے دیکھئے: فقرہ نمبر: 41

(۱۵) ۔اس بات کی تحقیق کے لئے دیکھئے: فقرہ نمبر: 38

(۱۶). الاصابة فی تمییز الصحابة مع الاستیعاب لابن حجر: 433/1، میں کہتا ہوں یہ خبر باطل ہے، اس کے رد کے لئے مزید دیکھئے فقرات نمبر: 88,86,43

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی صحیح نہ ہے۔ یہ روایات وہ آدمی ذکر کرتا ہے جو صرف حدیث روایت کرتا ہے اور اس کی علت کا ذکر نہیں کرتا یا اسے روایت کی علت کی معرفت نہیں مگر ایسی روایات میں علت محدثین کے نزدیک واضح ہیں۔"(۱۷)

فقرہ نمبر ۴۰: ابوالخطاب بن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ ایک دوسرے مقام پر یوں فرماتے ہیں:

"جو بات مشائخ سے منقول ہے تو وہ تو انتہائی تعجب خیز ہے کہ ایک صاحب عقل اس بات کو کیسے جائز کہہ سکتا ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی سے ملتا ہے اور اس کو نہ جانتا ہو اور کہے کہ میں فلاں ہوں اور وہ اس کی تصدیق کر دے۔"(۱۸)

---

(۱۷). امام ابوالحسین بن منادی رحمۃ اللہ علیہ اس کے متعلق یوں فرماتے ہیں: "ان روایات کے علاوہ تمام روایات ابتدا تا آخر انتہائی کمزور ہیں۔ ان روایات کی حالت دو امور سے خالی نہ ہے۔ اولاً: ان روایات کو غفلت کی وجہ سے ثقہ راویوں کی طرف منسوب کر دیا گیا۔ ثانیاً: بعض راویوں نے عمداً ایسا کیا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَ مَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَائِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ○ ترجمہ: آپ سے پہلے کسی انسان کو بھی ہم نے ہمیشگی نہیں دی کہا اگر آپ مر گئے تو وہ ہمیشہ کیلئے رہ جائیں گے۔" (سورۃ الانبیاء: ۲۱، آیت: ۳۴) تو اگر حضرت خضر علیہ السلام کو دوام حاصل ہے تو وہ ہمیشہ زندہ رہنے والے ہیں جو کہ قرآن کی اس آیت کے خلاف ہے۔" (الموضوعات لابن الجوزی: 199/1)

(۱۸). امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "انتہائی حیران کن یہ بات ہے کہ کیا ان لوگوں کے پاس کوئی علامت ونشانی ہے جس سے وہ معلوم کر لیتے ہیں کہ جن سے ان کی ملاقات ہوئی ہے وہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔ کیا کسی عقلمند کے نزدیک یہ بات درست ہے کہ اگر کسی شخص کو ملے اور وہ شخص اسے کہے کہ میں حضرت خضر علیہ السلام ہوں اور وہ فوری طور پر اس کی تصدیق کر دے۔"

(الموضوعات لابن الجوزی: 198,197/1)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقرہ نمبر۴۱: ابوالخطاب بن دحیۃ رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں:

"جس حدیث میں حضرت خضر علیہ السلام کا صحابہ کرام اور اہل بیت سے تعزیت کا ذکر ہے جس کو ابو عمرو نے ذکر کیا ہے تو وہ موضوع ہے جو کہ عبداللہ بن محرر عن یزید بن عاصم عن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے تو اس روایت میں عبد اللہ بن محرر متروک الحدیث راوی ہے اور یہ وہی راوی ہے جس کے متعلق امام عبداللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جب میں نے اس کو دیکھا تو میرے نزدیک اس کے مقابلے میں ایک مینگنی زیادہ محبوب ہے۔ میں نے اس کو دیکھنے کے مقابلے میں نجاست کو دیکھنا افضل سمجھا۔" (۱۹)

فقرہ نمبر۴۲: تو میں (حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں کہ مذکورہ تعزیت والے الفاظ کا ذکر عبداللہ بن محرر کی روایت کے علاوہ بھی آیا ہے میں عنقریب اس روایت کو اسی کتاب کے آئندہ اوراق میں ذکر کروں گا۔ (۲۰)

فقرہ نمبر۴۳: مزید ابوالخطاب بن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"مکحول عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ والی روایت موضوع ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، امام یحیٰی بن معین رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحاق بن راھویہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی باطل قرار دیا ہے

---

(۱۹). الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر 296/2

(۲۰)۔ دیکھئے مزید تفصیل کے لئے فقرات نمبر 93,102

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوراس روایت کا متن سیاق وسباق کے اعتبار سے بھی قابلِ انکار ہے۔ یہ خرافات میں سے ہے۔''

فقرہ نمبر ۴۴: عنقریب میں (ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کو مکمل ذکر کروں گا کہ امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ کی ذکر کردہ سند کے علاوہ اس کی ایک اور سند بھی ہے۔ جس کا ذکر آئندہ اوراق میں آرہا ہے۔ (۲۱)

فقرہ نمبر ۴۵: جس آدمی کا مؤقف ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کو عمر دی گئی ہے تو اس نے چشمہ نہر الحیات کے واقعہ سے استدلال کیا ہے۔ انہوں نے صحیح البخاری اور جامع ترمذی کی روایات سے اپنے مؤقف کو مضبوط کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن یہ روایات مرفوع ثابت نہیں کہ ان سے کسی مؤقف کے لئے دلیل لی جائے۔

(۲۱)۔ یہ روایت جس کا اشارہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرمارہے ہیں وہ بھی اسی روایت کی طرح باطل ہے۔ دیکھئے مزید تحقیق کے لئے فقرات نمبر 88,86

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۴

حضرت خضر علیہ السلام

کے متعلق قبل از نبوت کی روایات

فقرہ نمبر ۴۶: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے جو قصہ بیان کیا ہے۔ تو اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کئی اسناد سے ذکر کیا ہے۔(۱) اس قصہ کے سیاق میں غیر صحیح زیادات بھی ہیں۔ جن کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں واضح طور پر انتباہ کر دیا ہے۔

فقرہ نمبر ۴۷: بخاری و مسلم کی متفق علیہ روایت سے یہ ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”میں چاہتا ہوں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے حتیٰ کہ ان

---

(۱).صحیح البخاری: 154/4، رقم: 3401، صحیح مسلم: 1847/4، رقم:170، 2380، سنن الترمذی:162,160/5، رقم:3149، مسند احمد بن حنبل: 52,48/35، رقم: 21117، صحیح ابن حبان: 107,104/14، رقم: 6220، مسند الحمیدی: 363/1، رقم: 375، السنن الکبریٰ للنسائی:163/10، رقم:11245، الاسماء والصفات للبیهقی:294/1، رقم:220

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں کا معاملہ ہم پر مزید واضح ہو جاتا۔"(۲)

فقرہ نمبر ۴۸: اس روایت سے اس آدمی نے استدلال کیا ہے جس کے خیال میں نبی کریم ﷺ کی اس گفتگو کے وقت میں حضرت خضر علیہ السلام موجود نہ تھے جبکہ اگر وہ موجود ہوتے، عین ممکن تھا کہ بعض اکابر صحابہ کرام ان سے ملے ہوتے۔ اس سے وہی کچھ دیکھا ہو جو اس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا۔ تو اس کا جواب وہی دے سکتا ہے جس کا حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق ابھی تک زندہ رہنے کا دعویٰ ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کی تمنا و آرزو اس چیز کے بارے میں ہے جو حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان گفتگو ہوئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قائم مقام کوئی دوسرے حضرت موسیٰ علیہ السلام نہیں ہو سکتے اور نہ ہی ایسا ہے۔

---

(۲). صحیح البخاری: 91/6، رقم: 4727، صحیح مسلم: 1847/4، رقم: 170، سنن الترمذی: 160/5، 162، رقم: 3149، صحیح ابن حبان: 104/14، 107، رقم: 6220، مسند الحمیدی: 363/1، رقم: 375، السنن الکبریٰ للنسائی: 163/10، رقم: 11245، المعجم الکبیر للطبرانی: 5/12، رقم: 12300

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۵

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ دیگر لوگوں کے ساتھ حضرت خضر علیہ السلام کے واقعات

فقرہ نمبر ۴۹: اس بحث کے متعلق امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''معجم الکبیر'' میں دو سندوں سے اس روایت کو ذکر کیا ہے۔ سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

''کیا میں تمہیں حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں کچھ بیان نہ کروں؟ تو صحابہ نے عرض کی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت خضر علیہ السلام بنی اسرائیل کے کسی بازار میں جارہے تھے تو ان کو ایک مکاتب غلام نے دیکھا اس نے حضرت خضر علیہ السلام سے عرض کی کہ مجھے صدقہ دو۔ اللہ تعالیٰ تجھے برکت سے نوازے گا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا۔ ''آمنت باللہ'' میں اللہ رب العزت کی ذات کے ساتھ ایمان لایا۔ اللہ تعالیٰ جو چاہے گا وہی ہوگا۔ میرے پاس تجھے دینے کیلئے کوئی چیز نہ ہے۔ مسکین نے کہا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تجھ سے اللہ کی رضا کیلئے مانگ رہا ہوں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا۔ ''آمنت باللہ'' میں اللہ رب العزت کی ذات کے ساتھ ایمان لایا۔ میرے پاس تجھے دینے کیلئے کوئی چیز نہیں ہے۔ لیکن یہ ممکن ہے کہ تو مجھے بازار لے جائے اور مجھے فروخت کردے۔ مسکین نے کہا کیا یہ کام درست ہے؟ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا ہاں! اور میں حق کہتا ہوں کیونکہ تو نے مجھ سے ایک امرِ عظیم کے بارے سوال کیا ہے اور میں تجھے اپنے رب کی رضا میں نقصان نہیں دے سکتا۔ مجھے فروخت کردو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ان کو بازار لے گیا اور چار ہزار درھم میں ان کو فروخت کردیا۔ اب حضرت خضر علیہ السلام خریدار کے پاس ایک لمبا عرصہ رہے، اس نے حضرت خضر علیہ السلام کو کسی کام پر نہ لگایا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے خریدار سے کہا کہ تم نے مجھے اس لئے خریدا ہے کہ مجھ سے کوئی اچھا کام لے اس لئے تم مجھے کوئی کام کہو۔ خریدار نے کہا میں آپ کو تکلیف دینا پسند نہیں کرتا۔ آپ ایک نہایت عمر رسیدہ کمزور بزرگ ہیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا مجھے کوئی تکلیف نہیں ہے۔ خریدار نے کہا پھر اٹھو اور یہ پتھر یہاں سے اٹھا کر ادھر منتقل کردو۔ حالانکہ اس پتھر کو چھ آدمیوں سے کم آدمی دوسری جگہ منتقل نہیں کرسکتے تھے۔ وہ آدمی اپنے کسی کام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیلئے باہر چلا گیا۔ جب واپس آیا تو اس وقت حضرت خضر علیہ السلام نے پتھر کو منتقل کر دیا تھا، خریدار نے کہا: آپ نے بہت اچھا کیا اور آپ طاقتور ہو جبکہ میرے خیال میں یہ پتھر آپ کی طاقت سے باہر تھا۔ پھر اس آدمی کو سفر پر جانا پڑا، اس نے کہا میرے خیال میں آپ ایک امانت دار آدمی ہے۔ بدیں وجہ آپ میرے اہل وعیال میں ایک بہترین میرا خلیفہ ثابت ہو گا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: ہاں! اور آپ میرے ذمہ کوئی کام لگا جائیں۔ اس نے کہا: میں آپ کو تکلیف دینا مناسب نہیں سمجھتا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا مجھ پر کوئی مشقت نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ آپ میرے آنے تک میرا گھر تعمیر کریں۔ وہ آدمی سفر پر چلا گیا۔ جب واپس آیا، مکان تیار ہو چکا تھا۔ اس نے کہا میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا نام دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ نے اس کام کے لئے کونسا طریقہ اپنایا اور یہ سب کچھ کیسے ہوا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا تو نے مجھے سے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر پوچھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نام ہی نے مجھ غلامی میں مبتلا کیا ہے۔ پھر حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ عنقریب میں تجھے بتاؤں گا کہ میں ہی وہ خضر ہوں جس کے بارے میں تم نے سن رکھا ہے۔ مجھ سے ایک مسکین نے صدقہ مانگا تو اس وقت میرے پاس اسے دینے کیلئے کچھ نہ تھا تو اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے مجھے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر سوال کیا۔ جس شخص سے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر سوال کیا جائے تو وہ قادر ہونے کے باوجود سائل کو رد کر دے۔ اس کو قیامت کے روز ایسی حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اس کے چہرے پر چمڑہ اور گوشت نہ ہوگا مگر وہ صرف چمکتی ہوئی ہڈی ہوگا۔ اس آدمی نے کہا کہ ''آمنت باللہ'' میں اللہ ربّ العزت کی ذات کے ساتھ ایمان لایا۔ میں نے آپ کو تکلیف میں مبتلا رکھا۔ اے اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی علیہ السلام مجھے معلوم نہ تھا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔ کوئی حرج نہیں ہے تو نے اچھا کیا اور میں نے یقین کرلیا۔ اس آدمی نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ اے اللہ تعالیٰ کے نبی علیہ السلام آپ جو چاہیں میرے اہل وعیال اور مال میں حکم دیں یا کوئی چیز اختیار کرلیں میں آپ علیہ السلام کے اور اس چیز کے درمیان حائل نہ ہوں گا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: تمام تعریفات اس اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں۔ جس نے مجھے غلامی میں مبتلا کیا اور پھر نجات دلائی۔''(۱)

---

(۱). المعجم الکبیر للطبرانی:133,132/8، رقم:7530، الترغیب والترھیب للمنذری:342,341/1، رقم:1262، مسند الشامین للطبرانی:13/2، رقم:832، سلسلة الاحادیث الضعیفة للالبانی:582,580/11، رقم:5353

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقرہ نمبر ۵۰: تو میں (حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں کہ اس روایت کی سند حسن ہوتی اگر اس روایت کی سند بقیہ بن ولید (۲) اس کو عن سے روایت نہ کرتے۔ اگر یہ روایت ثابت ہو جائے تو حضرت خضر علیہ السلام کے نبی ہونے پر واضح دلیل بن جائے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کا قول "یانبی اللّٰہ۔ اے اللہ کے نبی۔" بیان فر مایا ہے اور اس کو قائم رکھا ہے اس پر کوئی تنقید نہیں کی ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابق) مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للهيثمي: 103,102/3، رقم: 4567 ، حافظ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کے رجال ثقہ ہیں مگر بقیہ راوی مدلس ہے۔ امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو عجالۃ المنتظر میں عبدالوہاب بن ضحاک عن بقیہ سے نقل کیا ہے جو کہ متروک الحدیث ہے۔ امام ابو نعیم اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے محمد بن فضل بن عمران الکندی عن بقیہ کی سند سے نقل کیا ہے۔ (میزان الاعتدال للذهبي: 334/1) امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بقیہ راوی کو منکر الحدیث راویوں میں شمار کیا ہے۔ اس روایت کے بارے میں امام ابن جوصا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے محمد بن عوف رحمۃ اللہ علیہ سے اس روایت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا: یہ روایت موضوع ہے۔ پھر میں نے ابوزرعۃ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا تو انہوں نے کہا: یہ روایت منکر ہے۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے۔

(۲). اس روایت کو تمام راویوں نے بقیہ راوی سے لفظ "عن" سے ہی نقل کیا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب بقیہ "أخبرنا" اور "حدثنا" کے الفاظ سے روایت نقل کرے تو وہ ثقہ ہے۔ اگر وہ "غير واحد" کا لفظ استعمال کرے تو وہ مدلس ہے۔ اگر وہ لفظ "عن" سے روایت نقل کرے تو اس کی روایت سے دلیل نہیں لی جائے گی۔ امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بقیہ کی لفظ "عن" کی روایت کو تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ (الدر المنثور في التفسير المأثور للسيوطي: 239/4) امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بقیہ کی سلیمان بن عبید اللہ کے علاوہ کسی روایت کو میں نہیں جانتا۔ اسی طرح بقیہ راوی پر باقی محدثین نے بھی بڑی سخت جرح کی ہے۔ تفصیل کیلئے دیکھئے: (مقدمة صحيح مسلم: 115,116/1، ميزان الاعتدال للذهبي: 331/3)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت خضر علیہ السلام

کی وفات کے قائلین کے دلائل

فقرہ نمبر ۵۱: امام ابوبکر نقاش رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں امام علی بن موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ اور محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ بایں صورت کہ امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے حیاتِ خضر علیہ السلام کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا۔(۱) انہوں نے اس حدیث کہ سو سال کے آخر تک اس زمین پر فی الحال موجود لوگوں میں سے ایک بھی باقی نہ رہے گا، سے استدلال کیا ہے۔(۲)

---

(۱). الموضوعات لابن الجوزی:1/200، زاد المسیر لابن الجوزی:5/168، فتاویٰ ابن تیمیة:4/337، المنار المنیف لابن القیم الجوزیة :72

(۲).صحیح البخاری:1/34، رقم:116، صحیح مسلم4/1965، رقم:217، سنن ابی داوٗد:4/219، رقم:4350، سنن الترمذی:4/90، رقم:2251، مسند احمد بن حنبل10/222، رقم:6028، صحیح ابن حبان:7/256، رقم:2989، السنن الکبریٰ للبیھقی:1/453، رقم:1971، السنن الکبریٰ للنسائی:5/375، رقم:5840، المستدرك علی الصحیحین للحاکم:4/544، رقم:8521، الفتن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس روایت کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے ذکر کیا ہے۔ جو آدمی حضرت خضر علیہ السلام کی وفات کا قائل ہے یا باقی رہنے کا انکار کرتا ہے اس کیلئے یہ مضبوط ترین دلیل ہے۔

فقرہ نمبر ۵۲: امام ابو حیان اندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ جمہور علما حضرت خضر علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں۔ ابن ابی الفضل المرسی سے نقل کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور کے حضرت خضر علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ کیونکہ اگر وہ زندہ ہوتے تو ان کیلئے لازم تھا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے اور اسلام قبول کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اگر موسیٰ (علیہ السلام) زندہ ہوتے تو ان کیلئے میری اتباع کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہوتا۔" (۳)

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابق) لنعیم بن حماد:702/2، رقم:1980، جامع الاصو ل فی احادیث الرسول لابن الاثیر:388/10، رقم:7891، شرح السنة للبغوی:192/2, 193، رقم:352، مسند الشامین للطبرانی:227/4، رقم:3147

(۳). مسند احمد بن حنبل:468/22، رقم:14631، مشكوٰة المصابيح :38/1، رقم:177، مصنف لابن ابی شيبة:312/5، رقم:26421، شرح السنة للبغوی:270/1، رقم:126، شعب الايمان للبيهقی:199/1، رقم:176، مسند ابی يعلی:102/4، رقم:2135، مسند الفردوس الديلمی:64/5، رقم:7469، جامع الاحاديث للسيوطی138/16، رقم:1621، كنز العمال فی سنن الاقوال للهندی:200/1، رقم:1007

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض حضرات نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ حضرت خضر علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی حضرت خضر علیہ السلام نہیں ہیں اور کسی نے یہ بھی کہا ہے کہ ہر دور کا ایک خضر ہوتا ہے۔(۴) مگر میں (حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ) یہ کہتا ہوں یہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔(۵)

فقرہ نمبر ۵۳: امام ابوالحسین بن منادی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق اپنی کتاب میں امام ابراہیم حربی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور یہ ہی امام ابوالحسین بن منادی رحمۃ اللہ علیہ کا اپنا حتمی فیصلہ ہے۔(٦)

فقرہ نمبر ۵۴: مزید امام ابوالحسین بن منادی رحمۃ اللہ علیہ نے امام علی بن موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں ایک رات عشا کی نماز سے سلام پھیرنے کے بعد فرمایا:

> ''کیا تمہیں گزشتہ رات کے بارے میں کچھ ذکر نہ کروں؟ پھر فرمایا کہ سو سال کے آخر تک اس زمین پر جو آج زندہ ہے ان میں سے کوئی ایک بھی زندہ نہ رہے گا۔''(۷)

---

(٤). تفسیر البحر المحیط لابی حیان الاندلسی 148/6

(٥). الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر 298/2

(٦). الموضوعات لابن الجوزی:197/1، البدایة والنهایة لابن کثیر:331/1

(٧). صحیح البخاری:34/1، رقم:116، صحیح مسلم 1965/4، رقم:217، سنن ابی داؤد:219/4، رقم:4350، سنن الترمذی:90/4، رقم:2251، مسند احمد بن حنبل 222/10م رقم:6028، صحیح ابن حبان:256/7، رقم:2989،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات سے ایک ماہ پہلے فرمایا:

''تم مجھ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہو۔ قیامت کا علم تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ زمین پر جتنے ذی روح آج موجود ہیں ان پر سو سال نہیں گزریں گے۔ (یعنی اس سے پہلے ہی فوت ہو جائیں گے)''(۸)

یہ ابوالزبیر کی روایت ہے اور یہی روایت ابونضرہ سے بھی مروی ہے لیکن اس میں موت سے کچھ عرصہ یا ایک ماہ پہلے کے الفاظ ہیں اور حدیث کے آخر میں

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابق) السنن الکبریٰ للبیہقی:453/1، رقم:1971، السنن الکبریٰ للنسائی:375/5، رقم:5840، المستدرك على الصحيحين للحاكم:544/4، رقم:8521، الفتن لنعيم بن حماد:702/2، رقم:1980، جامع الاصو ل فی احاديث الرسول لابن الاثير:388/10، رقم:7891، شرح السنة للبغوی: 193,192/2، رقم:352، مسند الشاميين للطبرانی:227/4، رقم:3147

(۸). صحیح مسلم:1966/4، رقم:218، سنن الترمذی:90/4، رقم:2250، مسند احمد بن حنبل:344/22، رقم:14451، مشکوٰۃ المصابیح:197/3، رقم:5510، صحیح ابن حبان:254/7، رقم:2987، مصنف لابن ابی شيبة:503/7، رقم:37563، المستدرك على الصحيحين للحاكم:544/4، رقم:8522، المعجم الاوسط للطبرانی:353/2، رقم:2210، الفتن لنعيم بن حماد:639/2، رقم:1787، المجالسة وجواهر العلم للدنیوری:229/7، رقم:3137، شرح مشكل الآثار للطحاوی:349/1، رقم:375، مسند ابی یعلی:433/3، رقم:1922

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"وھی یومئذ حیة. یعنی جو نفس آج زندہ ہے۔"(۹)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوسفیان کی سند سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ابوالزبیر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل روایت نقل کی ہے۔(۱۰)

فقرہ نمبر ۵۵: امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں جو کتاب لکھی ہے۔ اس میں ابویعلی بن القراء الحنبلی کے حوالہ سے ذکر کیا ہے کہ ہمارے بعض اصحاب میں سے کسی سے حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا حضرت خضر علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں؟ تو اس نے کہا ہاں!(۱۱)

امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ ابوطاہر بن عبادی کا بھی یہی مؤقف ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور انہوں نے اپنے اس مؤقف پر دلیل یہ لی ہے کہ اگر حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہوتے تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے۔"(۱۲)

---

(۹). صحیح مسلم:1967/4، 218، مسند احمد بن حنبل:186/22، رقم:14281، السنن الکبریٰ للبیہقی:5/8، رقم:15542، جامع الاحادیث للسیوطی:301/19، رقم:20810، کنز العمال للھندی:193/14، رقم:39342

(۱۰). سنن الترمذی:90/4، رقم:2251

(۱۱). فتاویٰ ابن تیمیة:337/4، المنار المنیف لابن القیم الجوزیة :72، البدایة والنهایة لابن کثیر:335/1،

(۱۲).المنار المنیف لابن القیم الجوزیة : 72، البدایة والنهایة لابن کثیر: 335/1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں (حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں کہ حضرت خضر علیہ السلام کی وفات کے قائلین میں سے ابوالفضل بن ناصر رحمۃ اللہ علیہ، قاضی ابوبکر بن عربی رحمۃ اللہ علیہ اور ابوبکر بن محمد بن حسین نقاش رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں۔

فقرہ نمبر ۵۶: امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ اس بات سے حضرت خضر علیہ السلام کی وفات پر استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اگر بالفرض حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں دوسری طرف یہ بھی ثابت ہے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے اور ان سے پہلے دور کے ہیں تو حضرت خضر علیہ السلام کے جسم کی مقدار اس دور کے لوگوں کے جسموں کی مقدار کے برابر ہوتی۔ پھر ابوعمران جونی تک سند کو ذکر کیا اور کہا کہ دانیال کا ناک ایک ہاتھ لمبا تھا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں ان کا انکشاف ہوا کہ ایک آدمی دانیال کے پہلو میں کھڑا ہوا تو دانیال کا گھٹنہ اس آدمی کے برابر تھا مگر جو لوگ حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ تو ان کی تمام روایات میں کوئی ایسی دلیل نہیں کہ جس سے معلوم ہوا کہ حضرت خضر علیہ السلام کا جسم ان گزشتہ لوگوں کے اجسام کی مثل ہے۔'' (۱۳)

فقرہ نمبر ۵۷: پھر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے ذکر کردہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی جو روایت ہے اس سے حضرت خضر علیہ السلام کی وفات پر استدلال کیا

---

(۱۳). المنار المنیف لابن القیم الجوزیة:74

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام آج زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری پیروی کرنے کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ ہوتا۔" (۱۴)

امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے مزید فرمایا:

"جب یہ بات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حق میں ہے تو اگر حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کی اتباع کیوں نہیں کی۔ آپ ﷺ کے ساتھ نمازِ جمعہ، باقی

---

(۱٤). مسند احمد بن حنبل:468/22، رقم:14631، مشكوٰة المصابيح :38/1، رقم:177، مصنف لابن ابی شيبة:312/5، رقم:26421، شرح السنة للبغوى:270/1، رقم:126، شعب الايمان للبيهقى:199/1، رقم:176، مسند ابى يعلى:102/4، رقم:2135، مسند الفردوس الديلمى:64/5، رقم:7469، جامع الاحاديث للسيوطى:138/16، رقم:1621، كنز العمال فى سنن الاقوال للهندى: 1 / 200، رقم: 1007، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للهيثمى:174,173/1، رقم:808، میں یہ کہتا ہوں کہ اس روایت کی سند بھی ضعیف ہے۔ کیونکہ اس روایت کی سند میں مجالد بن سعید بن عمیر الہمدانی قوی راوی نہیں ہے۔ اس کا عمر کے آخری حصے میں حافظہ تبدیل ہو گیا تھا۔ (تقریب التھذیب لابن حجر 328/3) حافظ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ مجمع الزوائد میں فرماتے ہیں: اس راوی کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للهيثمى:174,173/1، رقم:808) لیکن شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو کثرت طرق کی وجہ سے حسن قرار دیا ہے۔ (مشكوٰة المصابيح :163/1، رقم:177. ارواء الغليل36,38/6

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی دوسری نماز باجماعت کیوں نہیں ادا کی اور آپ ﷺ کے پرچم تلے جہاد کیوں نہیں کیا اور یہ کیسے ثابت ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس امت کے امام کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔"(۱۵)

فقرہ نمبر ۵۸: امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خضر علیہ السلام کی وفات پر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو بھی دلیل بنایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ○

ترجمہ:"اور (ان کو وہ وقت یاد دلاؤ) جب اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا کہ اگر میں تم کو کتاب اور حکمت عطا کروں، پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو اس (کتاب) کی تصدیق کرے جو تمہارے پاس ہے۔ تو تم اس پر ضرور ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کروگے۔ اللہ تعالیٰ نے (ان پیغمبروں سے) کہا تھا کہ کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو اور میری طرف سے دی ہوئی یہ ذمہ داری اٹھاتے ہو؟ انہوں نے کہا تھا ہم اقرار

(۱۵). المنار المنيف لابن القيم الجوزية: 72,73

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کہا تو پھر (تم ایک دوسرے کے اقرار کے) گواہ بن جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہی میں شامل ہوں۔"

(سورۃ آل عمران:۳، آیت:۸۱)

امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے جب بھی کسی نبی کو معبوث کیا تو اس سے پختہ وعدہ لیا کہ اگر اس کی زندگی میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث کیے گئے تو اس کو لازمی طور پر ان پر ایمان لانا ہوگا اور ہر حال میں ان کی مدد کرنا ہوگی۔" (۱۶)

میں (حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ) یہ کہتا ہوں پس اگر حضرت خضر علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں موجود ہوتے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے۔ اپنے ہاتھ اور زبان سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پرچم تلے جہاد کرتے۔ حضرت خضر علیہ السلام کا یہ تمام کام کرنا اہل کتاب کی اکثریت کے لئے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کو جانتی ہے، ان کیلئے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کے عظیم ترین اسباب میں سے ہوتا۔ (۱۷)

---

(۱۶) البداية والنهاية لابن كثير: 335/1

(۱۷) الاصابة فی تمييز الصحابة لابن حجر: 436/1، فتاویٰ شيخ الاسلام لابن تيمية: 100/27

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقرہ نمبر ۵۹: امام ابوالحسین بن منادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جب میں نے حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق حیاتِ استمرار کے نظریے کے بارے میں غور وفکر کیا کہ کیا وہ ابھی تک باقی ہے یا نہیں؟ تو مجھے معلوم ہوا کہ اکثر وہ لوگ جن کو علم سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے اور اسی طرح چند افترا پردازوں کا یہ خیال ہے کہ جو کچھ حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں روایت کیا گیا ہے اس کے تناظر میں حضرت خضر علیہ السلام ابھی حیات ہیں لیکن ان روایات کی حقیقت یہ ہے کہ اس باب میں تمام مرفوع روایات انتہائی کمزور ہیں۔ اہل کتاب تک سند کی بنیاد غیر ثقہ راوی ہونے کی وجہ سے یہ روایات قابل قبول نہیں ہیں۔ مسلمہ بن مصقلۃ کی روایت خرافات کی طرح ہے اور ریاح کی روایت ہوا کی طرح ہے۔"

فقرہ نمبر ۶۰ ایک دوسرے مقام پر امام ابوالحسین بن منادی رحمۃ اللہ علیہ نے مزید یہ فرمایا:

"ان روایات کے علاوہ تمام روایات کی ابتدا تا آخر انتہائی کمزور ہیں۔ ان روایات کی حالت دو امور سے خالی نہ ہے۔ اولاً: ان روایات کو غفلت کی وجہ سے ثقہ راویوں کی طرف منسوب کر دیا گیا۔ ثانیاً: بعض راویوں نے عمداً ایسا کیا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَائِنْ مِّتَّ فَهُمُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْخٰلِدُوْنَ ○

ترجمہ: "آپ سے پہلے کسی انسان کو بھی ہم نے ہمیشگی نہیں دی کیا اگر آپ فوت ہو گئے تو وہ ہمیشہ کیلئے رہ جائیں گے۔"

(سورۃ الانبیاء:۲۱، آیت:۳۴)

اگر حضرت خضر علیہ السلام کو دوام حاصل ہے تو وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں جو کہ قرآن کی اس آیت کے خلاف ہے۔" (۱۸)

فقرہ نمبر ۶۱: امام ابوالحسین بن منادی رحمۃ اللہ علیہ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

"تمام محدثین حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب روایت کے منکر السند اور متن کے اعتبار سے کمزور ہونے پر متفق ہیں۔"

فقرہ نمبر ۶۲: امام ابوالحسین بن منادی رحمۃ اللہ علیہ ایک مقام پر بڑی نفیس کلام کرتے ہوئے یوں فرماتے ہیں:

بالفرض اگر حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہوتے تو حضرت خضر علیہ السلام نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ کوئی مراسلہ بھیجا اور نہ ہی

---

(۱۸). الموضوعات لابن الجوزی:199/1، امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ مزید یہ فرماتے ہیں: اسی طرح امام ابوالحسین منادی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی فرمایا: "ہمارے اصحاب اس قول کو برا جانتے تھے کہ جو کہتا تھا حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں اور وہ فرمایا کرتے تھے: حضرت خضر علیہ السلام کے ابھی تک زندہ رہنے کے متعلق کوئی حدیث بھی ثابت نہیں ہے۔" (زاد المسیر لابن الجوزی: 168/5، البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر:334/1)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاقات کی۔ حالانکہ ان کیلئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کرنے کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ ہوتا۔

فقرہ نمبر ۶۳: امام ابوالحسین بن منادی رحمۃ اللہ علیہ نے مزید فرمایا:

ہمارے بعض ساتھیوں نے مجھے بتایا کہ ابراہیم حربی رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت خضر علیہ السلام کو ہمیشہ کی عمر دی جانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اس مؤقف کا رد کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔(۱۹)

فقرہ نمبر ۶۴: امام ابوالحسین بن منادی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اور مقام پر فرمایا:

ان کے علاوہ اور لوگ بھی حضرت خضر علیہ السلام کو ہمیشہ کی عمر دی جانے کے اس نظریے سے رجوع کر چکے ہیں۔ بھلا جو آدمی غائب کو زندہ اور مفقود الحال کو میت ماننے کو محال خیال کرتا ہے اس سے انصاف کی توقع ہے؟ اس لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ بات شیطان نے لوگوں میں پھیلائی ہے۔"(۲۰)

فقرہ نمبر ۶۵: امام ابوالحسین رحمۃ اللہ علیہ نے جن روایات کو ذکر کیا اور جن روایات کی طرف انہوں نے صرف اشارہ کیا ہے میں (حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ) نے ان کو ذکر کیا

---

(۱۹). الموضوعات لابن الجوزی:1/199، فتاویٰ شیخ الاسلام لابن تیمیة:337/4، المنار المنیف لابن القیم الجوزیة :67

(۲۰). الموضوعات لابن الجوزی:1/199، فتاویٰ شیخ الاسلام لابن تیمیة:337/4

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہے اوران روایات جیسی بہت سی روایات کا اضافہ کیا ہے۔ان میں سے کوئی روایت بھی علتِ قادحہ سے خالی نہیں ہے۔ہم ان کا تحقیقی جائزہ پیش کر کے ان کی اصل حقیقت کو واضح کرنے کی کوشش کریں گے۔اللہ تعالیٰ کی ذات اس کے لئے ہماری بہترین مددگار ہے۔

فقرہ نمبر٦٦: تفسیر اصبہانی میں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔(۲۱)

فقرہ نمبر٦٧: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ کیا حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام دونوں زندہ ہیں تو انہوں نے فرمایا:

> ''یہ کیسے ممکن ہے۔جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر کے آخری حصہ میں فرمایا تھا کہ کیا میں تمہیں گزشتہ رات کے بارے میں کچھ خبر نہ دوں اور پھر فرمایا کہ سو سال کے آخر تک ان لوگوں میں جو آج زمین کی پشت پر زندہ ہیں ایک آدمی بھی زندہ باقی نہ رہے گا۔''(۲۲)

امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح البخاری کی اس روایت سے استدلال کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ بدر کے روز فرمایا:

''اللّٰهم ان تهلك هٰذه العصابة، لاتعبد فی الارض.''

''اے اللہ اگر یہ چھوٹی سی جماعت آج شہید ہو گئی تو اس

---

(۲۱). زادالمسیر فی علم التفسیر لابن الجوزی:168/5

(۲۲)۔اس بات کی تخریج کے لئے دیکھئے فقرات نمبر:54,51

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔" (۲۳)

یہ بات متفق علیہ ہے جنگ بدر کے دن حضرت خضر علیہ السلام اسلامی لشکر میں سے نہ تھے۔ اگر حضرت خضر علیہ السلام اس دن زندہ ہوتے تو حضرت خضر علیہ السلام بھی اس عموم میں وارد ہو جاتے کہ وہ قطعی طور پر ایسے لوگوں میں سے ہوتے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ (۲۴)

فقرہ نمبر ۶۹: ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ دوسرے علما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان: "لانبی بعدی" یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (۲۵) سے حضرت خضر علیہ السلام کی وفات پر استدلال کیا ہے۔

---

(۲۳). صحیح مسلم:1383/3، رقم:58، سنن الترمذی:120/5، رقم:3081، مسند احمد بن حنبل:334/1، رقم:208، صحیح ابن حبان:114/11، رقم:4793، مسند بزار:306/1، رقم:196، مصنف لابن ابی شیبة:358/7، رقم:36688، السنن الکبریٰ للنسائی:28/8، رقم:8574، المعجم الکبیر للطبرانی:181/10، رقم:10270، شرح السنة للبغوی:380/13، رقم:3777، مسند عبد بن حمید:41/1، رقم:31

(۲٤). المنار المنیف لابن القیم الجوزیة:68،

(۲٥). صحیح البخاری:169/4، رقم:3455، صحیح مسلم:1471/3، رقم:44، سنن ابی داوٗد:157/4، رقم:4254، سنن الترمذی:69/4، رقم:2219، سنن ابن ماجة:45/1، رقم:121، مسند احمد بن حنبل:340/13، رقم:7960، مشکوٰۃ المصابیح:173/3، رقم:5406، صحیح ابن حبان:110,109/15، رقم:6714، مسند بزار:276/3، رقم:1065، مسند اسحاق بن راھویة:257/1، رقم:223، مصنف لابن ابی شیبة:366/6، رقم:32077، مصنف عبد الرزاق:405/5، رقم:9745، السنن الکبریٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقرہ نمبر ۷۰: اس کے بارے میں ابن دحیہ کی طرف ایک قول یہ منسوب ہے حالانکہ وہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے قطعی نبی ہونے پر معترض ہیں۔ جبکہ یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ آخری زمانے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زمین پر اتریں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق فیصلے کریں گے تو ضروری ہے۔(۲۶)

فقرہ نمبر ۷۱: اس حدیث "لانبی بعدی" میں نفی کسی کیلئے نبوت کو نئے سرے سے جاری کرنے پر محمول کیا جائے نہ کہ نبی کے وجود کی نفی کر دی جائے۔ کیونکہ اس سے پہلے تو کئی ایک کو نبی بنایا گیا ہے۔(۲۷)

(حاشیہ صفحہ سابق)للبیهقی: 181/9، رقم:18398، السنن الکبریٰ للنسائی: 430/7، رقم:8392، المستدرك علی الصحین للحاکم:496/4، رقم:8390، المعجم الاوسط للطبرانی:318/3، رقم:3274، المعجم الکبیر للطبرانی: 170/3، رقم:3026، الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم:366/1، رقم:456، السنة لابی بکر بن الخلال:78/1، رقم: 7، الشریعة للآجری:2039/4، رقم:1508، شرح السنة للبغوی:65/10، رقم:2464، شرح مشکل الآثار للطحاوی:397/7، رقم: 2953، مسند ابی داؤد للطیالسی:170/1، رقم:206، مسند ابی یعلی:132/2، رقم:809

(۲۶). البدایة والنهایة لابن کثیر:3351

(۲۷). الاصابة فی تمییز الصحابة مع الاستیعاب لابن حجر:436/1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۷

حضرت خضر علیہ السلام کا زمانۂ نبوت اور اب تک حیات رہنے کے متعلق روایات

فقرہ نمبر ۲۷: اس کے بارے امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الکامل فی ضعفاء الرجال'' میں عبداللہ بن نافع کی سند کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف عن ابیہ عن جدہ سے ذکر کیا ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پیچھے ایک کہنے والے کی کلام سنی، وہ کہہ رہا تھا۔

''اللّٰهم أعني على ماينجيني مما خوفتني. یعنی اے اللہ جس بات سے تو نے مجھے ڈرایا ہے اس نجات دلانے والی بات پر میری مدد فرما۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ کلام سنی تو فرمایا:

''الاتضم اليهااختها''اس دعا کے ساتھ اس کی بہن (اس میں دوسری دعا) کو کیوں نہیں ملا لیتا۔''

اس آدمی نے کہا:

''اللّٰهم ارزقني شوق الصالحين الى ماشوقتهم اليه.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے میرے اللہ مجھے صالحین کا شوق عطا کر حتیٰ کہ اس چیز کا شوق دے جس کی طرف ان کو شوق میں مبتلا کر دیا۔"

اس وقت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اے انس اس آدمی کے پاس جا اور اسے جا کر کہہ تجھے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرما رہے ہیں کہ میرے لیے بخشش کی دعا کر۔"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس آدمی کے پاس آئے اور ان کو پیغام پہنچایا۔ اس آدمی نے کہا:

"اے انس! تو میری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قاصد ہے۔ اب تم واپس جاؤ اور اس بات کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پختہ مشورہ کر کے آؤ۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اس کو کہو کہ ہاں میرے لئے دعا کرے۔"

حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا:

"اے انس! تم جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جا کر کہو کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کو تمام مہینوں پر فضیلت دی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام انبیاء پر فضیلت دی ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے جمعۃ المبارک کو تمام دنوں پر فضیلت دی ہے اسی طرح آپ کی امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر لوگوں نے دیکھنا شروع کر دیا (کہ یہ بات کرنے والا کون ہے) تو جب دیکھا تو وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔(۱)

فقرہ نمبر ۳۷: اس روایت میں کثیر بن عبداللہ راوی کو ائمہ حدیث نے ضعیف کہا ہے۔(۲)

---

(۱). الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: 3 / 1 1، میزان الاعتدال للذھبی:3/408، الموضوعات لابن الجوزی:1/194,193، البدایة والنھایة لابن کثیر :1/331، فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر6/435,434، الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر: 2 / 2 0 3، اللآلی المصنوعة للسیوطی1/165,164، تنزیہ الشریعة لابن عراق:1/233، اس روایت کی سند میں عبداللہ بن نافع مولیٰ ابن عمر ضعیف راوی ہے۔جس کے متعلق امام علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ منکر راویوں سے روایتیں بیان کرتا ہے۔امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ ضعیف راوی ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ منکر الحدیث ہے۔حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔تفصیل کے لئے دیکھئے:(الموضوعات لابن الجوزی:1/197، میزان الاعتدال للذھبی2/513، تقریب التھذیب لابن حجر:3/191) حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ روایت سنداً اور متناً دونوں طرح ہی سے ضعیف ہے۔(البدایة والنھایة لابن کثیر :1/331)

(۲). یہ کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف المزنی المدنی ہے۔امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اس کے متعلق فرماتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ کذاب راویوں کے ارکان میں ایک رکن ہے۔امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ متروک ہے۔امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو منکر الحدیث قرار دیا ہے۔اور بھی کئی محدثین نے اس پر بڑی سخت جرح کی ہے۔تفصیل کے لئے دیکھئے: (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدای:3/11، الضعفاء والمتروکین للنسائی: 89، الموضوعات لابن الجوزی: 1 / 197، میزان الاعتدال للذھبی3/407,406، التقریب التھذیب لابن حجر :1/285)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن یہ روایت کثیر بن عبداللہ کی سند کے علاوہ ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

فقرہ نمبر ۴۷: ابوالحسین بن منادی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوجعفر احمد بن النضر العسکری کی سند اور ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یوں روایت ذکر کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ایک رات میں وضو کا پانی لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اعلان کرنے والے کی آواز سنی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: خاموش ہو جاؤ۔ میں خاموش ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غور سے سنا کہ منادی کرنے والا کیا کہہ رہا ہے۔ وہ یہ کہہ رہا تھا "اللّٰھم اعنی علی ماینجینی مما خوفتنی منه." "اے اللہ جس چیز سے تو مجھے ڈراتا ہے اس سے نجات پانے کیلئے میری مدد فرما۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "لو قال اختها معها" کاش کہ وہ اپنی اس (دعا) میں اپنی بہن کو بھی شامل کر لیتا۔ گویا کہ اس آدمی کو جو دعا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے تھے تلقین کر دی گئی۔ اس منادی کرنے والے نے کہا: "وارزقنی شوق الصالحین الی ماشوقتهم الیه." "جس چیز کا شوق تو نے صالحین کے دل میں ڈالا ہے اسی قسم کا شوق میرے دل میں بھی پیدا کر دے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے انس وضو کا پانی رکھ دو اور اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعلان کرنے والے کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ تم رسول اللہ ﷺ کیلئے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم (ﷺ) کے کام میں مدد کرے۔ جس کام کیلئے اللہ تعالیٰ نے ان کو مبعوث کیا ہے اور میری امت کیلئے بھی دعا کا کہنا کہ جو حق بات میں ان کے پاس لایا ہوں اس پر وہ عمل کریں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان کے پاس آیا، میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرمائے۔ آپ رسول اللہ ﷺ کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جس کام کے لئے رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا ہے اس میں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی مدد فرمائے اور آپ علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی امت کیلئے بھی دعا کریں جو حق بات نبی کریم ﷺ ان کے پاس لائے ہیں اس پر وہ عمل کریں۔ انہوں نے مجھے فرمایا: تجھے کس نے بھیجا ہے میں نے اسکو یہ بات بتانا مناسب نہ سمجھا۔ نہ ہی میں نے نبی کریم ﷺ سے مشورہ کیا۔ تو میں نے اسے کہا اللہ تعالیٰ کی آپ پر رحمت ہو۔ جس نے مجھے بھیجا ہے وہ تجھے نقصان نہ دے گا۔ پس آپ میرے کہنے کے مطابق دعا کریں۔ اس نے مجھے کہا کہ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ تجھے کس نے بھیجا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آیا اور آپ ﷺ سے عرض کی اے اللہ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ان تک میں نے پہنچا دیا ہے لیکن انہوں نے اس وقت کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے دعا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ جب تک کہ میں اس کو یہ نہ بتاؤں کہ ان کے پاس مجھے کس نے بھیجا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم واپس اس کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قاصد ہوں۔ میں واپس اس کے پاس گیا۔ میں نے جا کر اس کو یہ بات کہی تو انہوں نے مجھے جواباً کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قاصد کو خوش آمدید۔ اور کہا کہ یہ تو میرا حق بنتا ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آؤں۔ میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کہنا اور یوں کہنا کہ اے اللہ کے رسول کہ خضر آپ کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتا ہے اور اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام انبیائے کرام پر اس طرح فضیلت دی ہے جس طرح رمضان المبارک کو تمام مہینوں پر فضیلت دی ہے۔ آپ کی امت کو تمام امتوں پر اس طرح فضیلت دی ہے جس طرح جمعۃ المبارک کو تمام دنوں پر۔ پھر جب میں واپس پلٹا تو وہ یہ دعا فرما رہے تھے: "اللّٰھم اجعلنی من ھذۃ الامۃ المرشدہ المرحومہ المتوب علیھا." اے اللہ مجھے اس امت میں سے کر دے۔ جس کو تو نے رشد و ہدایت اور رحمت سے نوازا اور جس کی توبہ تو نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبول کر لی۔" (۳)

فقرہ نمبر ۷۵: امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "المعجم الاوسط" میں ذکر کیا ہے کہ یہ روایت انس رضی اللہ عنہ سے صرف عاصم اور وضاح نے ذکر کی ہے اور محمد بن سلام اس روایت میں منفرد ہے۔ (۴)

---

(۳). (تهذيب تاريخ لابن عساكر: 101/3) تہذیب تاریخ ابن عساکر کے مصنف عبد القادر بدران رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کے متعلق امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت انتہا درجے کی ضعیف ہے بلکہ موضوع ہے۔ (الموضوعات لابن الجوزى: 197/1) امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ابوالحسین بن منادی رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں ابن منادی کا یہ طریق من گھڑت ہے اور یہ سند کے لحاظ سے منکر اور متن کے لحاظ سے بھی کمزور ہے۔ کیونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے نہیں ہوئی ہے۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کے منکر اور اس کے متن کے کمزور ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔ مزید فرماتے ہیں اس روایت کے راوی کذاب ہیں اور یہ روایت سنداً اور متناً دونوں لحاظ سے کمزور ہے۔ بھلا ہم کیسے یہ تسلیم کر لیں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے سامنے اپنے نفس کو ایک فرمانبردار اور شاگرد کی حیثیت سے پیش کریں۔ اس طرح کی حکایتیں علما حضرات میں سے ہمارے بعض مشائخ بیان تو کر لیتے ہیں لیکن ایسی حکایات کی اسناد پر غور نہیں کرتے۔

(٤). المعجم الاوسط للطبرانى: 255/3، رقم: 3071، الموضوعات لابن الجوزى: 200/1، تنزيه الشريعة المرفوعة عن الاحاديث الشنيعة الموضوعة لابن عراق: 233/1، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للهيثمى 212,211/8، رقم: 13815) اس روایت کے بارے میں حافظ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند میں ایک راوی وضاح بن عباد الکوفی پر امام ابوالحسین بن منادی رحمۃ اللہ علیہ نے کلام کی ہے اور اس روایت کے دوسرے راوی امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد بشر بن علی بن بشر العمی کو میں نہیں پہچانتا۔ باقی اس روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقرہ نمبر ۷۶: میں (حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ) یہ کہتا ہوں کہ یہ روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دو اور اسناد سے بھی منقول ہے، امام ابوالحسین بن منادی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ روایت وضاح اور دوسرے کمزور راویوں سے مروی ہے۔ اس روایت کا راوی وضاح بن عباد کوفی منکر الحدیث اور سقیم المتن ہے۔ کیونکہ حضرت خضر علیہ السلام نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی پیغام نہیں بھیجا اور نہ ہی ملاقات کی ہے۔ (۵)

امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو اس لئے بعید از عقل کہا کہ مذکورہ بالا روایت کی روشنی میں حضرت خضر علیہ السلام کیلئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنا ممکن ہونے کے باوجود حضرت خضر علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہیں آئے۔ (٦)

فقرہ نمبر ۷۷: ابن عساکر نے ابی خالد جو کہ مسجد مسلبۃ (۷) کا مؤذن تھا کی سند سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند سے ایک روایت کو ذکر کیا ہے۔

فقرہ نمبر ۷۸: امام ابن شاھین رحمۃ اللہ علیہ نے موسیٰ بن انس بن خالد کی سند سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یوں روایت نقل کی ہے:

---

(۵). الموضوعات لابن الجوزی:197/1، البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر:331/1،

(٦). المنار المنیف لابن القیم الجوزیۃ:76

(۷). اصل کتاب میں بھی یہ لفظ ''مسلبہ'' ہی ہے۔ ''الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ لابن حجر'' میں یہ لفظ ''مسیلمہ'' ہے۔ میرے خیال سے یہ لفظ ''مسلمیہ'' ہے جو حمص کے قریب واقع ایک شہر کا نام ہے اور اسی شہر میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ایک رات رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کیلئے باہر نکلے۔ میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے نکلا۔ تو ہم نے ایک آدمی کو یوں کہتے سنا۔ ''اللّٰھم أسئالك شوق الصالحین الی ماشوقتھم الیه. اے اللہ جس چیز کے بارے میں تو نے صالحین کے دل میں شوق پیدا کیا ہے تو میں بھی صالحین کے شوق کی طرح تجھ سے شوق کا طلبگار رہوں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کاش کہ وہ اس دعا میں اپنی بہن کو بھی شامل کر لیتا۔ تو ہم نے اس قائل کو پھر یوں کہتے سنا: ''اللّٰھم تعیننی بمایننجینی مماخوفتنی منه. اے اللہ تو میری ایسی چیز کے ساتھ مدد فرما جو مجھے ایسی چیز سے نجات دلائے جس سے تو مجھے ڈراتا ہے۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے رب کعبہ کی قسم ہے یہ دعا قبول ہوگی۔ اے انس اس آدمی کے پاس جا اور ان کو کہو کہ وہ رسول اللہ ﷺ کیلئے دعا کرے اور اللہ تعالیٰ سے میری امت کیلئے مغفرت کی دعا کریں اور رسول اللہ ﷺ جو حق و تصدیق لے کر آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر ان کی مدد فرمائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس آدمی کے پاس آیا، میں نے کہا اے ابو عبداللہ! آپ رسول ﷺ کیلئے دعا کریں۔ اس نے مجھے کہا۔ ''تو کون ہے؟'' میں نے اس کو خبر دینا مناسب خیال نہ کیا۔ کیونکہ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس کی آپ ﷺ سے اجازت نہ لی تھی۔ اس نے میرے خبر دینے تک دعا کرنے سے انکار کر دیا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو ساری صورت حال سے آگاہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو بتا دو۔ پھر میں واپس آیا اور اس سے کہا میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے تیری طرف ایک قاصد ہوں تو انہوں نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ کے قاصد کو خوش آمدید۔ اور آپ ﷺ کیلئے دعا کی اور کہا: میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا اور ان کو کہنا کہ میں آپ کا بھائی خضر ہوں اور میرا زیادہ حق بنتا تھا کہ میں خود آپ کے پاس حاضر ہوتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں واپس پلٹا، میں نے اس کو یوں کہتے سنا ''**اللّٰھم اجعلنی من ھذہ الامۃ المرحومۃ المتاب علیھا**۔ اے اللہ مجھے اس امت مرحومہ میں سے کر دے۔ جس کی توبہ قبول کی گئی ہے۔'' (۷)

فقرہ نمبر ۷۹: امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو اپنی کتاب ''الافراد'' میں

---

(۷). الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر: 304/2، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت ابن شاہین رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے اور یہ روایت موضوع ہے۔ اس روایت کو محمد بن عبد اللہ انصاری نے گھڑا ہے۔ اس راوی پر جرح آئندہ والے فقرے میں آ رہی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد بن عباس کی سند سے ذکر کیا ہے کہ محمد بن عبداللہ نے اس طرح ذکر کیا ہے۔(۸)

فقرہ نمبر۸۰: یہ محمد بن عبداللہ ہی ابو سلمہ انصاری ہے۔ جو حدیث بیان کرنے کے بارے انتہائی کمزور راوی ہے۔(۹) یہ ابو سلمہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا وہ استاد جو بصرہ کا قاضی تھا، وہ نہیں ہے۔ کیونکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا وہ استاد ثقہ ہے اور وہ اس ابو سلمہ سے بہت پہلے کا ہے۔(۱۰)

فقرہ نمبر۸۱: امام دارقطنی کی تخریج وفوائد ابواسحاق ابراہیم بن محمد المزنی میں محمد بن اسحاق بن خزیمہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت منقول ہے اور یہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک مرفوع ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

---

(۸). الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر: 304/2

(۹). اس ابو سلمہ انصاری کے بارے میں امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث راوی ہے، امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ سخت منکر الحدیث ہے۔ امام ابن طاہر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس پر جھوٹی روایات گھڑنے کا الزام ہے۔ دیکھئے: (میزان الاعتدال للذهبی: 598/3) اسی طرح حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن عبداللہ انصاری جھوٹا راوی ہے۔ اس کو آٹھویں طبقے میں شمار کیا ہے۔ (تقریب التهذیب لابن حجر: 304/3، تنزیه الشریعة لابن عراق 234,107/1، اللآلی المصنوعة للسیوطی: 166,165/1)

(۱۰). یہ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن المثنی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جو کہ 215ھ کو فوت ہوئے۔ یہ ثقہ راوی ہیں۔ ان کے بارے میں امام ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے صرف تین ائمۃ الحدیث دیکھے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الانصاری رحمۃ اللہ علیہ اور سلیمان بن داؤد الھاشمی رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ پہلے طبقے کے راوی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں سے ہیں اور یہ تابعین کرام سے روایات کرتے ہیں۔ دیکھئے: (تذکرة الحفاظ للذهبی: 371/1، هدی الساری لابن حجر: 479، تقریب التهذیب لابن حجر: 306/1)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام دونوں کی آپس میں ہر سال حج کے موقع پر ملاقات ہوتی ہے۔ ان میں سے ہر ایک دوسرے کا سر مونڈتا ہے۔ اور پھر ان دعائیہ کلمات سے جدا ہو جاتے ہیں: بسم الله ماشاء الله لایسوق الخیر الاالله بسم الله ماشاء الله لاحول ولاقوۃ الا بالله. ''(11)

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الافراد'' میں اس روایت کے متعلق فرمایا ہے کہ حسن بن رزین کے علاوہ ابن جریج سے کسی نے بیان نہ کیا ہے۔ ابوجعفر عقیلی نے کہا کہ اس روایت کی متابعت نہیں کی گئی۔ حسن بن رزین مجہول راوی ہے۔ اس کی بیان کردہ روایت غیر محفوظ ہے۔

امام ابوالحسین بن منادی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

''حسن بن رزین کی مذکورہ بالا روایت کئی وجوہات کی بنا پر

---

(۱۱)۔(الضعفاء للعقیلی:41، الموضوعات لابن الجوزی:195/1، میزان الاعتدال للذھبی:490/1، البدایة والنھایة لابن کثیر:333/1) حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر:435/6) حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ (الدر المنثور فی التفسیر المأثور للسیوطی:240/4) امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ، امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اس روایت کے تمام طرق میں محمد بن احمد بن زید راوی ہے جو کہ محدثین کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔ یوں یہ روایت بھی اس طرح ضعیف ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہایت کمزور ہے۔"(۱۲)

فقرہ نمبر ۸۲: اس سند کے علاوہ یہ روایت ایک دوسری سند سے مذکور ہے۔ لیکن وہ سند بھی انتہائی کمزور ہے۔

امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے احمد بن عمار کی سند سے ابن جریج سے روایت کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

خشکی میں رہنے والے حضرت الیاس علیہ السلام اور سمندر میں رہنے والے حضرت خضر علیہ السلام ہر سال مکہ میں جمع ہوتے ہیں اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ہمیں یہ بات بھی پہنچی ہے کہ ہر سال وہ ایک دوسرے کا سر مونڈتے ہیں اور ایک دوسرے کو کہتا ہے کہ (بسم اللہ ماشاء اللہ......) کہے۔"

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ الفاظ بھی زیادہ کئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جو آدمی ان کلمات کو ہر روز کہے گا تو وہ جلنے، ڈوبنے، چوری اور ہر اس چیز سے جو اس کو ناپسند ہے۔ شام تک بے خوف ہو جائے گا اور اسی طرح اگر رات کو کہتا ہے تو صبح تک بے خوف ہو جائے گا۔"(۱۳)

---

(۱۲). الموضوعات لابن الجوزی: 1/197، البدایة والنهایة لابن کثیر: 333/1، اللآلی المنثورة فی الاحادیث المشهورة للزرکشی: 142/2

(۱۳). البدایة والنهایة لابن کثیر: 333/1، الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر: 305/2، المقاصد الحسنة للسخاوی: 21,22، اللآلی المصنوعة

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس روایت کی سند میں ایک راوی احمد بن عمار امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک متروک الحدیث ہے۔(۱۴) دوسرا راوی مھدی بن ھلال بھی اسی کی مثل ہے۔ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مھدی بن ھلال موضوع روایات بیان کرتا ہے۔(۱۵)

فقرہ نمبر ۸۳: عبید بن اسحاق عطار کی سند سے امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ ایک روایت بدیں الفاظ ذکر کرتے ہیں:

"ہر سال عرفہ کے روز حضرت جبرائیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل اور حضرت خضر علیہم السلام جمع ہوتے ہیں اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کہتے ہیں "ماشاء الله ، لاقوة الا باللّٰہ" اور حضرت میکائیل علیہ السلام اس کا جواب بایں الفاظ دیتے ہیں: "ماشاء الله ، كل نعمة فمن الله." پھر

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابق) للسیوطی: 166, 167، الاسرار المرفوعة في أخبار الموضوعة للملا علی قاری: 82,81، خاتمة سفر السعادة بهامش كشف الغمة 2/245، اسنى المطالب: 292

(١٤). میزان الاعتدال للذھبی: 1/123

(١٥) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ غیر ثقہ راوی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک متروک الحدیث ہے۔ امام ابن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ بدعتی آدمی احادیث وضع کرتا تھا۔ امام علی بن المدینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس پر جھوٹ کا بھی الزام ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: میزان الاعتدال للذھبی: 4/196، الاصابة في تمييز الصحابة لابن حجر 2/306، تنزيه الشريعة لابن عراق: 1/120

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت اسرافیل علیہ السلام ان دونوں کا جواب ان لفظوں میں دیتے ہیں:" ماشاء اللّٰہ الخیر بیداللّٰہ." اور پھر حضرت خضر علیہ السلام ان تینوں حضرات کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:"ماشاء اللّٰہ لایدفع السوء الااللّٰہ." پھر سارے چلے جاتے ہیں اور آئندہ سال پھر جمع ہوتے ہیں۔"(۱۶)

اس مذکورہ بالا روایت کی سند میں عبیداللہ بن اسحاق متروک الحدیث راوی ہے۔(۱۷)

---

(۱۶) .الموضوعات لابن الجوزی:1/196،امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو علی بن حسن الجہضمی کے طریق سے نقل کیا ہے جو کہ کذاب راوی ہے۔امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: اس روایت کی سند میں کئی ایک مجہول اور غیر معروف راوی ہیں۔(البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر:1/333) حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے اسی سند سے نقل کیا ہے اور اس سند میں جہضمی کذاب راوی ہے۔مزید فرماتے ہیں: یہ ایک لمبی من گھڑت روایت ہے جس کو ہم نے قصداً یہاں مختصر بیان کیا ہے۔امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کو المنار المنیف میں ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: یہ ایک طویل جھوٹی روایت ہے۔(المنار المنیف لابن القیم الجوزیۃ :67) امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت باطل ہے اس میں مجہول راوی ہیں۔(اللآلی المصنوعۃ للسیوطی:1/167,168)امام ابن عراق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کو امام خطیب بغدادی نے بیان کیا ہے۔جس میں کئی ایک مجہول راوی ہیں جو اس روایت کے موضوع ہونے کا تقاضا کرتے ہیں۔(تنزیہ الشریعۃ لابن عراق:1/235) میں یہ کہتا ہوں امام ابن عراق رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کی جس سند کی طرف موضوع ہونے کا اشارہ کیا ہے وہ عبیداللہ بن اسحاق العطار کی ہی سند ہے۔

(۱۷). الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ لابن حجر:2/306، قانون الموضوعات للفتنی:274، تنزیہ الشریعۃ لابن عراق:1/82

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقرہ نمبر۸۴: امام عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے زوائد کتاب الزہد میں حسن بن عبدالعزیز کی سند سے ذکر کیا ہے:

"حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام رمضان المبارک میں اول سے آخر تک بیت المقدس میں جمع ہوتے ہیں اور کرفس سے افطاری کرتے ہیں اور ہر سال حج کے موقع پر بھی جمع ہوتے ہیں۔" (۱۸)۔

میں (حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ) یہ کہتا ہوں کہ یہ روایت سنداً معضل ہے۔ (۱۹)

فقرہ نمبر۸۵: فوائد ابی علی احمد بن محمد بن علی باشانی میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بدیں الفاظ مروی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تیل کا تذکرہ ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"بنفشہ کے تیل کی فضیلت تمام تیلوں پر اس طرح ہے جیسا کہ تمام مخلوق پر ہم اہل بیت کی فضیلت ہے۔"

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفشہ کا تیل استعمال کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

(۱۸). فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر 435/6، الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر 306/2، مقاصد الحسنة للسخاوی 22,21:1، تذکرہ الموضوعات للفتنی 109، کشف الخفاء للعجلونی 49/1:

(۱۹). یہ اصول حدیث کی ایک اصطلاح کا نام ہے جو کہ ضعیف روایت کی ایک قسم ہے۔ جس روایت کی سند میں دو یا دو سے زیادہ راوی مسلسل ساقط ہو جائیں اس روایت کو معضل کہا جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ناک میں بھی ڈالا جاتا۔"

ایک لمبی روایت ہے جس میں کداث، جرجیر، ہندبا، کماۃ (کھمبی)، کرفس، گوشت اور مچھلیوں کا ذکر ہے۔اس روایت میں یہ الفاظ بھی مذکور ہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کھمبی جنت کے پھلوں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کیلئے شفا ہے اس میں زہر سے بھی شفا ہے۔ یہ حضرت الیاس علیہ السلام اور حضرت یسع علیہ السلام کا کھانا ہے اور وہ ہر سال حج کے موقع پر جمع ہوتے ہیں۔آبِ زمزم کا ایک ایک گھونٹ پیتے ہیں جو ان کو آئندہ سال تک کافی ہو جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہر سو سال بعد ان دونوں کی جوانی لوٹا دیتا ہے۔ان دونوں کا کھانا کھمبی اور کرفس ہے۔"(۲۰)

حضرت امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس روایت کے موضوع ہونے میں شک نہیں ہے۔عبدالرحیم بن حبیب راوی متہم بالکذب ہے،امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ احادیث وضع کرتا ہے۔(۲۱) یہ بات گزشتہ اوراق میں گزر چکی ہے کہ مقاتل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت

---

(۲۰). الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر 306,307/2

(۲۱). عبدالرحیم بن حبیب الفاریابی پر اور کئی محدثین نے جرح کی ہے تفصیل کے لئے دیکھئے:مراصد الاطلاع:1033/3، میزان الاعتدال للذهبی:603/2، تنزیه الشریعة لابن عراق:79/1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یسع درحقیقت حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔(۲۲)

فقرہ نمبر۸۶: ابن شاہین کہتے ہیں کہ محمد بن احمد بن العزیز خرانی اپنی سند سے مکحول سے ذکر کرتے ہیں کہ میں نے واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں:

''غزوہ تبوک میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اس وقت ہم جذام کی سرزمین میں تھے کہ ہم نے پیاس کی شدت محسوس کی۔ اچانک ہم نے بارش کے آثار محسوس کیے۔ ایک میل سفر کے بعد ایک تالاب پر پہنچے۔ جب رات کا تیسرا حصہ گزر گیا تو اچانک ہم نے سنا کہ ایک اعلان کرنے والا انتہائی غمزدہ آواز میں اعلان کرتے ہوئے کہہ رہا ہے:

''اللّٰهم اجعلني من امة محمد المرحومة المغفور لها، المستجاب لهاء المبارك عليها. اے میرے اللہ! مجھے اُمتِ محمدیہ میں سے بنادے کیونکہ یہ اُمت مغفور ومرحوم، مستجاب الدعوات اور بابرکت ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حذیفہ اور انس! تم دونوں اس گھاٹی میں جاؤ اور دیکھو کہ یہ آواز کیسی ہے۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم اس گھاٹی میں داخل ہوئے۔ ہم نے ایک آدمی دیکھا جو برف سے بھی زیادہ سفید ترین لباس میں ملبوس تھا۔ اس کا چہرہ اور ڈاڑھی بھی سفید تھی۔ جسمانی طور پر ہم سے دو یا تین ہاتھ

---

(۲۲). اس قول کی تخریج کے لئے دیکھئے: فقرہ نمبر:8

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اونچا تھا۔ ہم نے اس کو السلامُ علیکم کہا تو اس نے ہمارے سلام کا جواب دیا اور کہا خوش آمدید! کیا تم رسول اللہ ﷺ کے فرستادہ ہو۔ ہم نے کہا ہاں! ہم نے پوچھا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرمائے آپ کون ہیں؟ اس نے کہا: میں الیاس نبی ہوں، میں مکہ جانے کے ارادہ سے گھر سے نکلا تو میں نے تمہارا لشکر دیکھا، مجھے فرشتوں کے ایک لشکر جس کے آگے حضرت جبرائیل علیہ السلام اور درمیان میں حضرت میکائیل علیہ السلام ہیں نے کہا: یہ آپ کا بھائی اور اللہ کے رسول ہیں، ان کو سلام کہو اور ملاقات کرو۔ تم دونوں واپس ان کے پاس جاؤ اور میری طرف سے ان کو سلام کہنا اور ان سے کہو کہ میں تمہارے لشکر میں صرف اس لئے داخل نہیں ہوا کہ مجھے یہ خطرہ لاحق ہوگیا کہ میری لمبائی کی وجہ سے تمہارے اُونٹ ڈر جائیں گے اور مسلمان گھبرا جائیں گے، کیونکہ میری پیدائش تمہاری پیدائش کی طرح نہیں ہے۔ تم دونوں ان (رسول اللہ ﷺ) سے جا کر کہو کہ میرے پاس آئیں۔ حضرت حذیفہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس سے مصافحہ بھی کیا ہے۔ انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے رسول اللہ ﷺ کے خادم! یہ کون ہیں؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کے رازداں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ انہوں نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو خوش آمدید کہا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ زمین کے مقابلے میں آسمان میں زیادہ مشہور ہیں اور آسمان والوں نے ان کا نام رازدانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھا ہوا ہے۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا فرشتوں سے آپ کی ملاقات ہے؟ انہوں نے کہا کہ میری تو فرشتوں سے روزانہ ملاقات ہوتی ہے وہ مجھے سلام کہتے ہیں اور میں ان کو سلام کہتا ہوں۔ پھر ہم (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ) دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ساتھ اس گھاٹی میں تشریف لائے۔ اس وقت حضرت الیاس علیہ السلام کا چہرہ اور کپڑے سورج کی طرح چمک رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں یہاں ٹھہرو۔ ہم پچاس ہاتھ کے قریب آگے بڑھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے کافی دیر تک معانقہ کیے رکھا۔ پھر وہ دونوں (حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت الیاس علیہ السلام) بیٹھ گئے تو ہم نے بڑے بڑے پرندوں کی یا ان کی مثل کوئی چیز دیکھی۔ میں نے ان دونوں کو نظر چرا کر دیکھا تو اچانک ایک سفید شے نے اپنے پَر پھیلائے اور وہ شے ہمارے اور ان دونوں کے درمیان حائل ہوگئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم دونوں کو زور سے پکارا تو ہم دونوں آگے بڑھے۔ ان دونوں کے سامنے سبز رنگ کا ایسا دسترخوان تھا کہ اس سے حسین ترین چیز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے آج نہ دیکھی تھی۔ اس کی سبزی ہمارے چہروں کی سفیدی پر اس طرح غالب آ گئی کہ ہمارے چہرے سبز ہو گئے۔ اس دستر خوان پر پنیر، کھجور، انار، کیلا، انگور، تازہ کھجور اور دیگر پھل اور سبزیات تھیں مگر مولی نہ تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''بسم اللہ'' پڑھ کر کھاؤ۔ ہم نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا یہ دُنیاوی کھانا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں! اور ہمیں حضرت الیاس علیہ السلام نے فرمایا: یہ میرا رزق ہے جو مجھے چالیس دنوں میں ایک دفعہ کھانا ملتا ہے اور یہ کھانا میرے پاس فرشتے لاتے ہیں۔ آج کا دن چالیسواں دن ہے، یہ ایک ایسی چیز ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کُنْ (ہو جا) تو وہ چیز حاضر ہو جاتی ہے۔ ہم نے حضرت الیاس علیہ السلام سے کہا آپ کہاں سے آ رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ رُوم کی طرف سے آ رہا ہوں۔ میں مسلمان جنات کے لشکر کے ساتھ فرشتوں کے لشکر میں تھا۔ ہم نے کفار کی ایک قوم سے جنگ لڑی تو ہم نے کہا جس مقام پر آپ تھے وہ یہاں سے کتنی مسافت پر ہے تو انہوں نے کہا کہ چار ماہ کی مسافت پر۔ میں نے اس جگہ کو تقریباً پندرہ روز سے چھوڑا ہے۔ اب میں مکہ مکرمہ کے ارادے پر ہوں۔ میں وہاں سے ہر سال ایک گھونٹ پانی (آبِ زمزم) پیتا ہوں اور یہی مجھے سیر کرتا ہے اور آئندہ سال تک مجھے بچاتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ہم نے کہا کہ کن کن مقامات پر آپ کا اکثر ٹھکانا ہے؟ انہوں نے کہا کہ شام، بیت المقدس، مغرب، یمن اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مساجد میں سے ہر مسجد میں میں بڑھاپے اور بچپن میں داخل ہوتا رہا ہوں۔ ہم نے کہا: آپ کی حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کب ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے سال جب حج ہوا تھا، تب میری اُن سے ملاقات ہوئی تھی۔ میں ان سے حج کے موقع پر ہی ملتا ہوں۔ انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ تم مجھ سے پہلے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملو گے تو میری طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کہنا پھر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معانقہ کیا اور رویا۔ ہم نے بھی ان سے معانقہ کیا تو وہ روئے اور ان دیکھ کر ہم بھی رو دیے۔ جب وہ آسمان کی طرف بلند ہوئے تو ہم نے ان کی جانب دیکھا کہ ان کو کوئی چیز اٹھائے ہوئے ہے تو ہم نے کہا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جب ہم نے ان کو آسمان میں چڑھتے دیکھا تو ایک عجیب چیز دیکھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ فرشتے کے دونوں پروں کے درمیان تھے اور جہاں اس نے چاہا فرشتہ اس کو وہاں لے گیا۔" (۲۳)

---

(۲۳) تهذیب تاریخ لابن عساکر لعبد القادر بدران:3/102، عبدالقادر بدران رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت منکر ہے اور اس کی سند باطل ہے۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو مختصر نقل کیا ہے۔(البدایة والنهایة لابن کثیر 338,339/1) یہ روایت اسی طرح موضوع ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقرہ نمبر۸۷: امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''شاید بقیہ راوی نے یہ حدیث ایک کذاب راوی سے سنی اور بذریعہ تدلیس امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کردی اور اس روایت میں ایک دوسرے راوی خیر بن عرفہ راوی کو میں نہیں جانتا۔'' (۲۴)

میں (حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں کہ خیر بن عرفہ ایک مشہور مصری محدث ہیں۔ ان کے دادا کا نام عبداللہ بن کامل ہے جن کی کنیت ابوطاہر ہے اور ان سے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے استاذ ابوطالب الحافظ نے روایت کیا ہے اور وہ ۳۸۳ھ میں فوت ہوئے۔ یہ روایت بقیہ کے علاوہ بھی ایک اور سند سے مذکور ہے۔

فقرہ نمبر۸۸: ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ جہاد پر گئے جب ہم وادی حجر میں ''بفیح الناقۃ'' (حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا چشمہ) پر پہنچے۔ اچانک ہمیں ایک آواز سنائی دی اور کہنے والا کہہ رہا تھا، اے اللہ مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مغفور ومرحوم، مستجاب الدعوات اور جس کی توبہ قبول کی گئی ہے ان میں شامل کر دے۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے انس! دیکھو یہ

(۲۴) بقیہ بن ولید پر محدثین کی تفصیلی کلام کے لئے دیکھئے فقرہ نمبر ۵۰ کا حاشیہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آواز کیسی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں پہاڑ میں داخل ہوا تو وہاں ایک سفید سر، ڈاڑھی اور سفید لباس میں ملبوس، تین سو ہاتھ سے زیادہ لمبا ایک آدمی تھا۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو کہا: کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قاصد ہے۔ میں نے کہا ہاں! اس نے کہا کہ تم واپس جاؤ اور میری طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کہو اور ان سے کہو کہ یہ تمہارا بھائی الیاس آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس آئے۔ اس وقت میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا۔ جب میں ان کے قریب ہوا تو وہ آگے بڑھے تو میں پیچھے ہٹ گیا۔ حضرت الیاس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافی وقت تک باتیں کرتے رہے۔ اتنے میں آسمان کی طرف سے دسترخوان کی مانند ایک چیز اتری۔ تو انہوں نے مجھے بلایا۔ میں نے بھی ان دونوں کے ساتھ کھانا کھایا۔ اس دسترخوان میں کھمبی، انار اور کرفس تھا۔ جب میں نے کھانا کھالیا تو میں اُٹھ کر علیحدہ ہوگیا۔ تو ایک بادل آیا تو وہ اس آدمی کو اٹھا کر لے گیا تو میں بادل میں ان کے سفید کپڑے دیکھتا رہا حتیٰ کہ وہ اسے شام کی طرف لے گیا۔ پھر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں۔ کیا یہ کھانا جو ہم نے کھایا ہے یہ آپ پر نازل ہوا تھا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس آدمی سے اس کھانے کے بارے میں پوچھا تھا۔ اس نے کہا کہ یہ کھانا حضرت جبرائیل علیہ السلام لائے تھے۔ جو کھانا میں ہر چالیس روز میں ایک دفعہ کھاتا ہوں اور ہر سال ایک مرتبہ آب زمزم پیتا ہوں۔ بسا اوقات میں نے اسے کنوئیں پر ڈول پکڑے پانی پیتے دیکھا اور بعض اوقات اس نے مجھے بھی پانی پلایا۔" (۲۵)

امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یزید اور ابواسحاق دونوں غیر معروف راوی ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس روایت میں حضرت الیاس علیہ السلام کے قد کی لمبائی سابقہ روایت سے مختلف ہے۔ (جو اس روایت کے کمزور ہونے کی واضح دلیل ہے)۔

فقرہ نمبر ۸۹: امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے علی بن حسین بن ثابت الدوری کی سند سے ابن ابی رواد سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں:

"حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام بیت المقدس میں روزے رکھتے ہیں اور ہر سال مکہ مکرمہ آکر حج کرتے ہیں۔

---

(۲۵) تهذيب تاريخ لابن عساكر لعبد القادر بدران: 3/102، عبد القادر بدران رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو امام ابن دنیا رحمۃ اللہ علیہ نے ایک باطل سند سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: یہ روایت صحیح الاسناد ہے۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کے اس حکم پر بڑی سخت جرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح کی روایات کو صحیح کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے بھی شرم نہیں کی ہے۔ اس روایت کے متعلق امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت انتہا درجے کی ضعیف ہے۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت موضوع ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دفعہ آبِ زمزم پیتے ہیں اور اتنا پانی ہی آئندہ سال تک ان کو کفایت کرتا ہے۔‘‘(۲۶)

فقرہ نمبر ۹۰: میں (حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ) یہ کہتا ہوں کہ میں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ’’زیادات الزھد‘‘ میں دیکھا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے مخطوطہ میں دیکھا کہ وہ مھدی کی سند سے ابن ابی رواد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:

’’حضرت الیاس علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام رمضان المبارک میں بیت المقدس جا کر روزے رکھتے ہیں اور دونوں ہر سال حج کے موقع پر جمع ہوتے ہیں۔‘‘

امام عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی عبدالعزیز بن رواد سے سابقہ روایت کے مثل روایت نقل کی ہے۔(۲۷)

---

(۲۶). البدایة والنھایة لابن کثیر:333/1، الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر:310/2، الدر المنثور فی التفسیر المأثور للسیوطی:240/4، ان تمام نے اس روایت کو امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ ہی سے نقل کیا ہے۔اس روایت کی سند میں ایک راوی حسن بن یحیٰی الخشنی ہے جو کہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ امام یحیٰی بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ سچا راوی ہے لیکن اکثر اوقات غلطی کر جاتا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: میزان الاعتدال للذھبی:524/1، تقریب التھذیب لابن حجر:72/2)

(۲۷). فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر:435/6، الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر:310/2

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقرہ نمبر ۹۱: امام ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں عبدالرحمان بن عبداللہ بن حکم مصری کی سند سے عبداللہ بن شوذب سے یوں روایت بیان کی ہے:

''حضرت خضر علیہ السلام اولادِ فارس اور حضرت الیاس علیہ السلام بنی اسرائیل میں سے ہیں اور وہ ہر سال حج کے موقع پر ملتے ہیں۔''

(۲۸)

فقرہ نمبر ۹۲: امام فاکہی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''اخبار المکہ'' میں زبیر بن بکار کی سند سے جعفر بن محمد بن علی سے روایت نقل کی ہے:

''میں اپنے والد کے ساتھ ذوالحجہ کے دس دنوں میں مکہ میں تھا میرے والد حطیم میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں محراب میں سے سفید سر اور سفید ڈاڑھی والا آدمی آیا اور میرے والد کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ میرے والد نے نماز میں تخفیف کر دی۔ اس نے کہا میں تیرے پاس یہ بات معلوم کرنے کیلئے آیا ہوں کہ اس گھر کی تخلیق سب سے پہلے کیسے ہوئی تو میرے والد نے کہا تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ میں اہل مغرب سے ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ اس گھر کی سب سے پہلے تخلیق اس وقت ہوئی جب

---

(۲۸). تاریخ الامم والملوک للطبری: 1/365، الکامل فی التاریخ لابن الاثیر: 91/1، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ لابن حجر: 310/2، میں یہ کہتا ہوں اس بات پر کوئی ایک دلیل بھی نہیں ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام دونوں ہر سال حج کے موقع پر ملتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کو ان الفاظ ''أتجعل فیھا من یفسدفیھا. میں جواب دیا تو اللہ تعالیٰ غضبناک ہوا تو فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے عرش کا طواف کیا تو اللہ تعالیٰ راضی ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ زمین پر میرے لئے ایک گھر بناؤ تا کہ میرے بندوں میں سے جن پر میں ناراض ہوجاؤں، وہ اس گھر کا طواف کریں۔ میں ان سے راضی ہوجاؤں گا جس طرح میں تم سے راضی ہوگیا ہوں۔ اس آدمی نے میرے والد سے پوچھا تیرے دور کے کتنے آدمی جو تم سے زیادہ عالم ہیں باقی رہ گئے ہیں پھر وہ آدمی منہ پھیر کر چلا گیا۔ میرے والد نے مجھے کہا کہ اس آدمی کے پاس جاؤ اور اس کو میرے پاس واپس لاؤ۔ میں اس کو دیکھنے کیلئے باہر نکلا۔ اس وقت وہ صفا کے دروازے کے پاس پہنچ چکا تھا اور اس نے شکل بدل دی گویا کہ وہ کچھ بھی نہ تھا۔ میں نے اپنے والد کو آ کر خبر دی تو انہوں نے کہا کیا تجھے معلوم ہے کہ وہ کون تھا۔ میں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے کہا: یہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔''(۲۹)

---

(۲۹). الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر :317,311/2، فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر :435/6، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام فاکہی رحمۃ اللہ علیہ نے جو جعفر بن محمد کی سند سے جو روایت نقل کی ہے اس کی سند میں مجہول راوی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۸

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات اور بعد از نبوت حیاتِ خضر علیہ السلام کے واقعات

فقرہ نمبر ۹۳: امام ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں ابو حاتم کی سند سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا:

"جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو صحابہ کرام کے پاس تعزیت کیلئے کچھ لوگ آئے تو ان کے پاس ایک آنے والا آیا اس کی تشریف آوری کو صحابہ کرام محسوس کر رہے تھے لیکن ان کا جسم نہ دیکھ پائے۔ اس نے کہا السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اور کہنے لگے: ہر جان نے موت کا مزہ چکھنا ہے اور تمہیں قیامت کے روز پورے پورے اجر دیئے جائیں گے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر مصیبت میں تسلی ہے اور ہر ہلاک ہونے والی چیز کے بعد اس کی جگہ پر ایک دوسری چیز ہے اور ہر چیز جو انسان سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوت ہوگی اس کی جگہ اور ایک چیز ملنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی سے پختہ رابطہ رکھو اور اللہ تعالیٰ ہی سے امیدیں رکھو۔ کیونکہ اصل مصیبت زدہ وہ ہے جو ثواب سے محروم ہو جائے۔''

تو جعفر نے فرمایا کہ میرے والد نے مجھے خبر دی کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ یہ کون تھا؟ یہ تو حضرت خضر علیہ السلام تھے۔(۱)

فقرہ نمبر ۹۴: اس روایت کو محمد بن منصور الجواز نے اپنی سند سے علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا:

''میں نے اپنے باپ سے سنا کہ وہ فرما رہے تھے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو تعزیت کیلئے کچھ لوگ آئے تو ان کے پاس ایک آنے والا آیا اس کے آنے کو لوگ محسوس تو کر رہے تھے لیکن اس کے جسم کو نہ دیکھ پائے۔ اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ یا اہل البیت۔ پھر کہنے لگا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں مصیبت پر تسلی ہے اور ہر ہلاک ہونے والی چیز کے بعد اس کی جگہ پر ایک

---

(۱). البداية والنهاية لابن كثير: 332/1، حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی مسند کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اس روایت کی سند میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا استاد قاسم بن عمری متروک الحدیث راوی ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ کذاب ہے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی فرمایا: یہ حدیثیں گھڑتا ہے۔ اس طرح یہ روایت مرسل بھی ہے جس پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ اس روایت کا ایک دوسرا طرق بھی ہے جس کے متعلق حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی سند مجہول ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: (فتح الباری شرح صحيح البخاری لابن حجر: 435/6، الجامع لاحكام القرآن للقرطبی: 44/11)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری چیز ہے اور ہر وہ چیز جو انسان سے فوت ہو گئی اس کی جگہ اور ایک چیز ملنے والی ہے۔ تم اللہ تعالیٰ ہی سے پختہ رابطہ رکھو اور اللہ تعالیٰ ہی سے امیدیں وابستہ کرو۔ اصل محروم وہ شخص ہے جو ثواب سے محروم ہو گیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ وہ کون تھا۔ یہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔"

فقرہ نمبر ۹۵: امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس روایت کی متابعت محمد بن صالح بن محمد بن جعفر نے کی ہے اور محمد بن صالح ضعیف راوی ہے۔

میں (حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں اس روایت کو واقدی نے بھی روایت کیا ہے اور وہ کذاب ہے۔

فقرہ نمبر ۹۶: اس کو محمد بن ابی عمر نے بھی روایت کیا ہے اور ابن ابی عمر کو بعض نے مجہول راوی قرار دیا ہے لیکن میں (حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں کہ ابن ابی عمر کے بارے مجہول کا لفظ کہنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ وہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر ائمہ کے استاد ہیں اور وہ ثقہ حافظ ہیں اور انہوں نے ایک مشہور مسند بھی لکھی ہے جس میں یہ روایت موجود ہے۔

فقرہ نمبر ۹۷: امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمارے استاد حافظ العصر ابو الفضل بن حسین نے اپنی سند سے محمد بن جعفر سے بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ جعفر بن محمد صادق اپنے باپ سے وہ آگے میرے دادا سے وہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

"ان کے پاس کچھ قریشی لوگ آئے۔ انہوں نے کہا کیا میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہیں ابوالقاسم سے کچھ روایت بیان نہ کروں؟ انہوں نے کہا ہاں! پھر حدیث کو مکمل طور پر بیان کیا جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا ذکر کیا اور آخر میں فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا اے احمد السلام علیکم! یہ میرا زمین پر آخری آنا ہے۔اب دنیا میں صرف آپ ہی میری ضرورت ہیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہو گئے تو تعزیت کیلئے کچھ لوگ آئے اور ان میں ایک آنے والا ایسا آیا کہ جس کے آنے کو لوگ محسوس تو کر رہے تھے لیکن اس کا جسم نہ دیکھ پائے۔اس نے کہا! السلام علیکم یا اہل البیت ورحمۃ اللہ! اور پھر کہنے لگا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر مصیبت پر تسلی ہے اور ہر ہلاک ہونے والی چیز کے بعد اس کی جگہ پر ایک دوسری چیز ہے۔ ہر وہ چیز جو انسان سے فوت ہو گئی ہو اس کی جگہ پر اور ایک ملنے والی چیز ہے۔تم اللہ تعالیٰ سے پختہ رابطہ رکھو۔اسی سے امیدیں وابستہ کرو۔محروم وہ ہوتا ہے جو ثواب سے محروم ہو جائے۔مصیبت زدہ وہ ہے جو ثواب سے محروم ہو۔والسلام علیکم۔تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون تھا؟ یہی تو حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔"(۲)

(۲). الاصابة في تمييز الصحابة لابن حجر: 314/2

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقرہ نمبر ۹۸: امام محمد بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ یہ امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی ہیں جو اپنے باپ اور دوسرے لوگوں سے بیان کرتے ہیں:

''ان کو مدینہ اور مکہ میں دعوت دی گئی اور انہوں نے ۲۰۰ھ میں لوگوں کے ساتھ حج کیا اور لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت کی۔ اسی سال معتصم باللہ نے بھی حج کیا اور ان پر کنٹرول کر لیا اور ان کو اٹھا کر اپنے بھائی مامون الرشید کے پاس خراسان لے گیا۔ اور جرجان میں ۲۰۳ھ میں فوت ہو گئے۔''(۳)

فقرہ نمبر ۹۹: خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن جعفر کے حالات میں ذکر کیا ہے کہ جب انہیں پکڑا گیا تو وہ منبر پر چڑھ گئے اور کہا:

''اے لوگو! میں تمہیں احادیث بیان کرتا رہا لیکن جھوٹ بولتا رہا۔ اس پر لوگوں نے جو کتب محمد بن جعفر سے سنی تھیں۔ وہ تمام پھاڑ دیں۔ اس وقت ان کی عمر ستر ۷۰ سال تھی۔''

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس کا بھائی اسحاق اس سے زیادہ ثقہ ہے۔(۴)

فقرہ نمبر ۱۰۰: امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی محمد بن جعفر سے ایک حدیث ذکر کی ہے اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''محمد بن جعفر نے حضرت سلیمان بن داود عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے

---

(۳). المیزان الاعتدال للذھبی:500/3، الاصابة في تمييز الصحابه لابن حجر:315,314/2

(٤). تاریخ بغداد للخطیب :115/1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جو کچھ ذکر کیا وہ واضح طور پر قابل انکار ہے۔''(۵)

فقرہ نمبر۱۰۱: سیف بن عمرو تمیمی نے اپنی کتاب ''الردہ'' میں اپنی سند سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوگئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرہ میں داخل ہوئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رخ انور ڈھکا ہوا دیکھا تو فرمایا:'' انا لله وانا اليه راجعون''اور رحمت کے نزول کی دعا کی۔ اس وقت اہل خانہ کی طرف سے آہ وزاری کی آواز آئی تو اس آواز کو جنازہ گاہ والوں نے سنا۔ جب وہ خاموش ہوگئے۔ لوگوں نے دروازے پر ایک سخت آواز والے آدمی کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ یا اھل البیت کہتے ہوئے سنا۔ اس آدمی نے کہا: ہر نفس نے موت کا پیالہ پینا ہے۔ تمہیں قیامت کے روز پورے پورے اجر دیئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر آدمی کیلئے ایک خلیفہ ہے۔ ہر خوف سے نجات ضرور ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی سے امیدیں وابستہ کرو۔ اس پر پختہ اعتماد کرو۔ مصیبت زدہ وہ ہے جو ثواب سے محروم کردیا جائے۔ اس پر لوگوں نے اس کی بات کو توجہ سے سنا اور رونا بند ہوگئے پھر انہوں نے غور سے جھانکا

---

(۵). المستدرك على الصحيحين للحاكم: 643/2، رقم: 4139، حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت باطل ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو کسی کو نہ دیکھ پائے۔ پھر انہوں نے رونا شروع کر دیا۔ تو ایک اور آدمی نے ان کو آواز دی کہ اے گھر والو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو اور ہر حال میں اس کی تعریف کرو تو تم مخلصین میں سے ہو جاؤ گے۔ بلاشبہ ہر مصیبت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تسلی ہے۔ ہر ہلاک ہونے والی چیز کا عوض ہے۔ اللہ تعالیٰ پر پختہ اعتماد کرو۔ اس ہی کی اطاعت کرو۔ مصیبت زدہ وہ ہے جو ثواب سے محروم کر دیا جائے اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام دونوں آئے تھے۔"

اس روایت کی سند میں ایک بنیادی راوی سیف بن عمرو تمیمی پر علما نے کلام کی ہے اور دوسرا اس کا استاد بھی غیر معروف راوی ہے۔ (٦)

فقرہ نمبر ۱۰۲: امام ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ نے کامل بن طلحہ کی سند سے حضرت

---

(٦). الاصابة في تمييز الصحابة لابن حجر: 316/2، فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر: 435/6، اس روایت میں مذکور راوی سیف بن عمرو تمیمی ضعیف راوی ہے جو کہ اکثر مجہول راویوں سے روایات بیان کرتا ہے۔ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ زنادقہ میں سے ہے۔ اور مزید فرماتے ہیں یہ احادیث گھڑتا ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ متروک الحدیث راوی ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ ضعیف راوی ہے اور یہ ہارون الرشید کے زمانے میں فوت ہوا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: (الضعفاء والمتروکین للنسائی: 151، میزان الاعتدال للذهبی: 255/2، تنزیه الشريعة لابن عراق: 66/1، قانون الموضوعات للفتنی: 262)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا:

"جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد رونا شروع کر دیا تو اچانک ان کے پاس ایک طویل القامت وسیع کندھوں والا آدمی ایک چادر اور ازار بند میں ملبوس آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام کو پھلانگتا ہوا دروازے کے کواڑوں کے پاس آ کر رونے لگا۔ پھر صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: بلاشبہ مصیبت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تسلی ہے۔ ہر ہلاک ہونے والی چیز کا عوض ہے۔ ہر فوت ہونے والے کا خلیفہ ہے۔ تم اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کرو۔ مصائب میں تم اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھو۔ مصیبت زدہ تو وہ ہے جس کو ثواب کے ساتھ بدلہ نہ ملے۔ پھر وہ آدمی چلا گیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس آدمی کو میرے پاس لاؤ تو انہوں نے دائیں بائیں دیکھا تو انہیں کچھ نظر نہیں آیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شاید ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی حضرت خضر علیہ السلام ہمارے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے تعزیت کیلئے آئے تھے۔" (۷)

(۷). اس روایت کی سند میں عباد بن عبد الصمد ضعیف راوی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ منکر الحدیث ہے۔ امام ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عباد سخت ضعیف راوی ہے۔ امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شان میں اکثر جھوٹی روایات بیان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس روایت میں عباد بن عبد الصمد کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف کہا ہے۔

فقرہ نمبر ۱۰۳: امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "المعجم الاوسط" میں موسیٰ بن ہارون عن کامل سے روایت کیا ہے اور کہا کہ اس روایت کی سند میں عباد بن عبد الصمد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

فقرہ نمبر ۱۰۴: امام ابن شاہین رحمۃ اللہ علیہ نے "کتاب الجنائز" میں ابن ابی داؤد کی سند سے محمد بن المنکدر سے روایت کیا ہے:

"ایک دفعہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نمازِ جنازہ پڑھا رہے تھے۔ ان کے پیچھے سے ایک آواز دینے والے نے آواز دی کہ خبردار ہمارے آنے سے پہلے نماز جنازہ نہ پڑھانا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کے صف میں ملنے تک انتظار کیا پھر تکبیر کہی۔ اس نے نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھی "ان تعذبه فقد عصاك، وان تغفرله فانه فقيرالي رحمتك. اے اللہ! اگر تو اسے عذاب کرے تو اس نے تیری نافرمانی کی تھی اور اگر تو اسے معاف کردے تو وہ تیری رحمت کا محتاج ہے۔"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دوسرے لوگوں نے اس آدمی کی

(حاشیہ صفحہ سابق) کرتا ہے یہ ضعیف راوی ہے اور یہ غالی شیعہ ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: (میزان الاعتدال للذهبي: 2/369، تنزيه الشريعة لابن عراق: 1/70، قانون الموضوعات للفتني: 266)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف دیکھا اور جب میت کو دفن کر دیا گیا تو اس آدمی نے اس پر قبر کی مٹی کو برابر کر دیا پھر کہا: ” طوبیٰ لك یاصاحب القبر. اے قبر والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیرے لئے طوبی (خوشی) ہو۔“ اگر تو عریف یا جابی، خازن، کاتب یا سپاہی نہیں ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا اس آدمی کو پکڑ کر میرے پاس لاؤ۔ ہم اس سے اس کی دعا اور گفتگو کے بارے میں پوچھیں گے۔ وہ آدمی بھاگ گیا۔ اس کے پاؤں کا نشان ایک ہاتھ کے برابر تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ آدمی حضرت خضر علیہ السلام ہیں جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے گفتگو کی تھی۔“ (۸)

امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اس روایت کی سند میں مجہول راوی ہیں۔ ابن المنکدر اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے۔ (بدیں وجہ یہ روایت منقطع بھی ہے)

فقرہ نمبر ۱۰۵: امام ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ کی سند سے محمد بن المنکدر سے روایت کرتے ہیں:

”ایک دفعہ ایک آدمی راستے میں اپنا سودا قسمیں اٹھا کر بیچ رہا تھا۔ ایک بوڑھا آدمی اس کے پاس کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ سودا

(۸). البدایة والنهایة لابن کثیر: 332/1، فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر: 435/6، تهذیب تاریخ ابن عساکر لعبد القادر بدران: 155/5

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیچو مگر قسم نہ اٹھاؤ۔ اس نے دوبارہ قسم اُٹھائی تو اس بوڑھے نے کہا سودا بیچو مگر قسم نہ اٹھاؤ۔ اس نے کہا آپ اپنے کام کی طرف جائیں۔ اس بوڑھے نے کہا یہی میرا کام ہے۔ پھر کہا: سچ کو نقصان دہ جھوٹ پر ترجیح دو۔ اسی میں تمہارا فائدہ ہے۔ اس بوڑھے نے مزید گفتگو کرتے ہوئے کہا: جب تیرا علم ختم ہو جائے تو خاموش ہو جا۔ تیرے علاوہ جو آدمی تجھ سے جھوٹی گفتگو کرے تو اس کو متہم بالکذب خیال کر۔ اس آدمی نے کہا کہ یہ کلام مجھے لکھ دو۔ اس نے کہا جو چیز مقدر میں ہوتی ہے وہ ہو ہی جاتی ہے۔ اس آدمی نے اس کو نہ دیکھا۔ ان لوگوں کے نزدیک وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔"(۹)

امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ روایت کے اصل الفاظ ہیں۔

فقرہ نمبر ۱۰۶: اسی روایت کو ابوعمر بن السماک نے اپنی کتاب "الفوائد" میں یحییٰ بن ابی طالب کی سند سے عبداللہ بن عبیداللہ سے یوں روایت کیا ہے:

"ایک دن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک آدمی نے اپنا سودا فروخت کرنے کیلئے تیار کیا۔ وہ بار بار قسمیں اٹھا رہا تھا تو اچانک ایک آدمی اس کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اور جھوٹی قسمیں نہ اٹھاؤ۔ جو چیز تجھے

(۹). الاصابة في تمييز الصحابة لابن حجر: 318/2، الموضوعات لابن الجوزي: 197,198/1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقصان دے اس کے مقابلہ میں سچ کو لازم پکڑو۔ جو چیز تجھے فائدہ دے اس کے مقابلہ میں جھوٹ سے بچو۔ کسی غیر کی بات کو زیادہ کر کے بیان نہ کرو۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اس آدمی کے پیچھے جاؤ اور اس کو کہو کہ یہ کلمات مجھے لکھ دو۔ تو وہ آدمی اس کے پیچھے گیا۔ تو اس نے کہا کہ جس چیز کا فیصلہ کیا جا چکا ہو وہ ہو کر ہی رہتی ہے۔ تو وہ آدمی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ بلانے والا آدمی واپس آ گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو آ کر بتایا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا وہ تو حضرت خضر علیہ السلام تھے۔"(۱۰)

امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس روایت کی سند میں علی بن عاصم ضعیف اور سیئ الحفظ ہے۔ شاید ان کا ارادہ عمر بن محمد بن المنکدر کو ذکر کرنے کا ہو تو اس نے بھول کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہہ دیا ہے۔

فقرہ نمبر ۱۰۷: اس روایت کو احمد بن محمد بن مصعب وضاع نے مجہول راویوں کی ایک جماعت سے عطا بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

فقرہ نمبر ۱۰۸: میں (حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ) یہ کہتا ہوں کہ میں نے اس کے علاوہ ایک جید سند سے اس روایت کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پایا ہے جس کو امام

---

(۱۰). الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر :319/2

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل النبوۃ میں ابوزکریا بن ابی اسحاق کی سند سے حجاج بن فرافصہ سے بدیں الفاظ ذکر کیا ہے:

''دو آدمی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس خرید وفروخت کر رہے تھے تو ان میں سے ایک کثرت سے قسمیں اٹھا رہا تھا۔ وہ اس حالت میں تھے کہ ان کے پاس سے ایک آدمی گزرا۔ وہ ان دونوں کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اس آدمی سے کہنے لگا جو کثرت سے قسمیں اٹھا رہا تھا: کہ اے اللہ تعالیٰ کے بندے! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور زیادہ قسمیں نہ اٹھاؤ کیونکہ اگر تو قسمیں اٹھائے گا تو رزق میں اضافہ نہیں ہوگا۔ اگر تو قسمیں نہ اٹھائے گا تو تمہارے رزق میں کمی نہ ہوگی۔ جو آدمی قسمیں اٹھا رہا تھا اس نے جواب میں کہا: جاؤ اپنے کام کی طرف دھیان دو۔ تو اس نے کہا یہی میرا کام ہے۔ اس نے یہ بات تین مرتبہ کہی۔ تو ہر بار اس نے اس کی بات کو رد کر دیا۔ جب اس نے ان دونوں سے پلٹنے کا ارادہ کیا تو کہا: یقین کر لو کہ تم سچائی کو ترجیح دو اگر چہ تمہارا نقصان ہو اس جھوٹ پر جو تجھے فائدہ دے۔ تیرے قول میں تیرے فعل پر فضیلت نہ ہو پھر وہ چلا گیا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اس کے پاس جاؤ اور یہ کلمات اس سے لکھوالاؤ تو اس آدمی نے جا کر کہا کہ یہ کلمات مجھے لکھ دو تو اس نے اس آدمی کو کہا جو چیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے مقدر میں ہے وہ ہو کر ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے گی۔اس نے ان کلمات کو بار بار دہرایا حتیٰ کہ اس نے یاد کر لئے۔پھر وہ چلا گیا حتیٰ کہ اس نے ایک پاؤں مسجد میں رکھ دیا تو مجھے معلوم نہیں کہ زمین اس کے پاؤں تلے ہے یا آسمان!
تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ لوگوں کے نزدیک وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے یا حضرت الیاس علیہ السلام۔"(۱۱)

نقرہ نمبر ۱۰۹: امام ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ نے یعقوب بن یوسف کی سند سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"ایک دفعہ میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔تو اچانک میں نے کعبہ کے پردوں سے لٹکے ایک آدمی کو دیکھا۔وہ کہہ رہا تھا۔اے وہ ذات جس کو کوئی چیز سننے سے مشغول نہیں کر سکتی۔اے وہ ذات جس کو سائلین غلطی میں مبتلا نہیں کر سکتے!اے وہ ذات جو الحاح کرنے والوں سے الحاح میں تھکتا نہیں۔مجھے اپنی معافی کی ٹھنڈک اور اپنی رحمت کی مٹھاس چکھا۔تو میں نے کہا کہ تیری

---

(۱۱). الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر:2/319,320، فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر:6/436، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت میں راوی کو شک ہے کہ اس کو حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام میں کون ملا ہے۔اس لئے کسی ایک کا تعین بغیر تحقیق کے نہیں کیا جا سکتا۔(الدر المنثور فی التفسیر المأثور للسیوطی:4/240) میں یہ کہتا ہوں کہ یہ روایت معضل ہے اور اس میں راوی کو حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام میں کس سے ملاقات ہوئی اس میں شک ہے یوں اس طرح کی تمام خبریں صحیح نہیں ہیں۔واللہ اعلم!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس دعا سے اللہ تعالیٰ تجھے معاف کردے گا اس دعا کو دوبارہ دہراؤ۔ تو اس نے کہا۔ کیا تو نے یہ دعا سن لی ہے؟۔ تو میں نے کہا ہاں! تو اس نے کہا اس دعا کو ہر نماز کے بعد کرو۔ تو اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں خضر (علیہ السلام) کی جان ہے۔ اگر تیرے گناہ آسمان کے ستاروں اور زمین کی کنکریوں کے برابر بھی ہوں گے۔ تو اللہ تعالیٰ تیرے آنکھ جھپکنے سے پہلے معاف فرمادے گا۔" (۱۲)

امام دینوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "المجالسہ" میں اس روایت کو یوں ہی نقل کیا ہے۔ (۱۳)

فقرہ نمبر ۱۰: احمد بن حرب النیساپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اسی طرح نقل کیا۔ لیکن اس میں ہے:

"حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے اللہ کے بندے

---

(۱۲)۔ البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: 332,333/1، حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں اس روایت کی سند منقطع ہے اور اس روایت میں بعض راوی غیر معروف ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں اس طرح کی ایک روایت امام ابن الدنیا رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "الھواتف" میں بھی مذکور ہے۔ (الجامع لاحکام القرآن للقرطبی: 43/11) مگر اس کی سند میں مجہول راوی ہیں اور اس کی سند بھی منقطع ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: (تنزیہ الشریعۃ لابن عراق: 225/1) امام ابن عراق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند میں مجہول راوی ہیں۔ واللہ اعلم!

(۱۳)۔ الدر المنثور فی التفسیر المأثور للسیوطی: 239/4

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(حضرت خضر علیہ السلام) اپنی کلام کو دوبارہ لوٹاؤ۔ تو اس نے کہا کہ کیا تو نے سن لیا ہے؟ میں نے کہا ہاں! تو اس نے کہا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں خضر کی جان ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام ان کلمات کو ہر فرض نماز کے بعد کہا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: جو آدمی ان کلمات کو ہر فرض نماز کے بعد کہتا ہے۔ اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگر چہ وہ گناہ ریگستانی علاقے کی ریت کے ذروں، بارش کے قطروں، درختوں کے پتوں کی تعداد کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔" (۱۴)

فقرہ نمبر ۱۱۱: محمد بن معاذ ہروی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

فقرہ نمبر ۱۱۲: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں ابو عبداللہ اور الحافظ کی سند سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہو گئے تو فرشتوں نے صحابہ کرام سے تعزیت کی۔ لوگ فرشتوں کی آہٹ سنتے تھے لیکن ان کے

---

(١٤). الموضوعات لابن الجوزی: 198/1، امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت صحیح نہیں ہے۔ اس روایت کی سند میں محمد بن معاذ مجہول اور عبداللہ بن محرر متروک الحدیث راوی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں اس روایت کی سند میں ایک تیسرا وجہ ضعف بھی ہے کہ یزید بن اصم نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے زمانے کو نہیں پایا۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے دو سندوں سے نقل کیا ہے لیکن دونوں سندیں ہی ضعیف ہیں۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر: 435/6)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجسام نہ دیکھ پاتے تھے۔ تو ان میں ایک نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اے اہل بیت۔ پھر کہا: بلا شبہ ہر مصیبت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تسلی ہے۔ فوت ہونے والی چیز کا نائب ہے۔ تم اللہ تعالیٰ پر توکل و بھروسہ کرو۔ اسی سے امیدیں وابستہ رکھو۔ محروم وہ آدمی ہے جو ثواب سے محروم ہو جائے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔" (۱۵)

فقرہ نمبر ۱۱۴: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوشعبہ احمد بن محمد بن عمرو الاحمسی کی سند سے امام علی بن الحسین بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات سے پہلے جبرائیل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا مکمل ذکر کیا اور اس میں یہ الفاظ ہیں کہ صحابہ کرام کے پاس ایک آنے والا آیا۔ اس کے آنے کی آہٹ کو وہ سن رہے تھے لیکن اس کے جسم کو وہ دیکھ نہ پائے۔ تو اس نے کہا السلامُ علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اسی طرح تعزیت کا بھی ذکر کیا۔" (۱۶)

---

(۱۵). البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: 332/1، حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ایک دوسری سند سے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بیان کی گئی ہے مگر وہ روایت بھی صحیح نہیں ہے۔

(۱۶). دلائل النبوۃ للبیہقی: 210,211/7، رقم: 3135، البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: 332/1، حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا استاد قاسم بن عمری متروک الحدیث راوی ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ کذاب راوی ہے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی فرمایا: یہ حدیثیں گھڑتا ہے۔ اس طرح یہ روایت مرسل بھی ہے جس پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ واللہ اعلم! (الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ لابن حجر: 315/2)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقرہ نمبر ۱۱۴: سیف نے اپنی کتاب ''الفتوح'' میں روایت کو یوں نقل کیا ہے:

''صحابہ کرام کی ایک جماعت حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھی۔ انہوں نے ابومحجن کو دیکھا کہ وہ جنگ لڑ رہا ہے۔ پھر ابومحجن کا واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس کو نہیں جانتے ہیں۔ وہ تو حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے دور میں حضرت خضر علیہ السلام کے وجود کو یقینی حد تک جانتے تھے۔'' (۱۷)

فقرہ نمبر ۱۱۵: ابوعبداللہ بن بطہ العکبری الحنبلی نے شعیب بن احمد بن عوام کی سند سے امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا:

''اہل سنت میں سے ایک آدمی اور غیلان قدری کے درمیان تقدیر کے بارے میں کسی بات پر اختلاف ہوگیا۔ تو وہ دونوں اس بات پر رضا مند ہوگئے کہ اس متفقہ جہت سے جو آدمی سب سے پہلے ان دونوں کے پاس آئے وہ فیصلہ کرے گا تو ایک اعرابی چادر لپیٹے ہوئے ان دونوں کے پاس آیا اور چادر کو کندھے پر رکھ لیا۔ ان دونوں نے کہا ہم دونوں نے اپنے معاملہ کیلئے تجھے اپنا فیصل تسلیم کرلیا ہے۔ اس نے اپنی چادر کو لپیٹا اور اس کے اوپر بیٹھ گیا۔ پھر کہا کہ تم دونوں بھی بیٹھ جاؤ۔ تو ہم

---

(۱۷). الاصابة في تمييز الصحابة لابن حجر :321/2، اس روایت کی سند میں مذکور راوی سیف بن عمرو پر محدثین نے کلام کی ہے تحقیق کے لئے دیکھئے فقرہ نمبر: 101

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے سامنے بیٹھ گئے۔ تو اس نے غیلان کے خلاف فیصلہ دے دیا۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ آدمی حضرت خضر علیہ السلام تھے۔'' (۱۸)

اس روایت کی سند میں ابین بن سفیان متروک الحدیث راوی ہے۔

فقرہ نمبر۱۱۶: حماد بن عمر نصیبی جو کہ متروک الحدیث راویوں میں سے ہے۔ (۱۹) اس نے سری بن خالد کی سند سے امام علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے:

''ان کا ایک غلام کشتی پر سمندر میں گیا۔ وہ سمندری سفر کو طے کرتا ہوا جب سمندر کنارے کی طرف جا رہا تھا۔ اچانک سمندر کے کنارے ایک آدمی کو دیکھا۔ اس کے لئے آسمان سے نازل شدہ

---

(۱۸). حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کی سند میں ابین بن سفیان جو تابعین سے روایات نقل کرتا ہے وہ ضعیف ہے۔ امام ابو جعفر العقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے پہلے ابین بن سفیان کی روایات کو لکھا پھر میں نے اس کی تمام روایات کو جلا دیا اور یہ مرجئہ کا عقیدہ رکھتا تھا۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ضعیف راوی ہے اور یہ منکر روایتیں بیان کرتا ہے۔ (میزان الاعتدال للذھبی: 78/1، الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر: 321/2)

(۱۹). امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حماد بن عمر ابو اسماعیل العصیبی منکر الحدیث راوی ہے۔ امام علی بن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ امام جوزجانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ کذاب راوی ہے۔ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ نئی نئی روایتیں گھڑتا ہے۔ امام ابن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ کچھ چیز نہیں ہے۔ امام ابو زرعہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ واہی روایتیں بیان کرتا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: (الضعفاء الصغیر للبخاری: 35، الضعفاء والمتروکین للنسائی: 32، المیزان الاعتدال للذھبی: 598/1، تنزیه الشریعة لابن عراق: 55/1)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دستر خوان بھی دیکھا جو اس آدمی کے سامنے رکھا گیا تو اس نے اس سے کھایا۔ پھر وہ دستر خوان اٹھا لیا گیا۔ تو اس نے کہا اس ذات کی قسم ہے جس نے تجھے اس چیز کی توفیق دی ہے جو میں نے دیکھی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے کن بندوں میں سے ہے؟ تو اس نے کہا کہ جس کو سن رہا ہے وہ خضر ہے تو اس نے کہا کس چیز کے سبب یہ کھانا اور پینا تیرے پاس آیا ہے۔ تو حضرت خضر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ تمام کچھ اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان ذات کی برکت سے آیا ہے۔" (۲۰)

فقرہ نمبر ۱۷: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الزھد میں حماد بن اسامہ کی سند سے عون بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے نقل کیا ہے:

"ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے دورِ حکومت میں مصر کے ایک باغ میں ایک آدمی پریشان حال نیچا سر کر کے زمین پر لکیریں مار رہا تھا۔ جب اس نے سر اٹھایا تو ایک خوبصورت نوجوان اس کے پاس تھا۔ وہ نوجوان بالکل اس کے سامنے کھڑا ہے تو اس نے سر اٹھایا گویا کہ وہ اسے ڈانٹ رہا ہے۔ اس نے اسے کہا کہ میں تجھے غمزدہ دیکھ رہا ہوں۔ اس نے کہا کچھ نہیں؟ تو اس نے کہا کہ دنیا تو ایک موجودہ مال ہے اس سے نیک اور بد دونوں کھاتے ہیں اور آخرت وقت مقررہ پر ایک سچی چیز ہے

(۲۰). (الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر :321/2)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس میں قادرِ مطلق فیصلہ کرے گا۔ اس نے گفتگو کرتے کرتے یہ کہا کہ گوشت کے حصوں کی طرح آخرت کے کچھ حصے ہیں۔ جس آدمی سے ان حصوں میں سے کچھ رہ گیا وہ آدمی حق سے محروم ہوگیا۔ جب اس نے اس سے یہ حیران کن بات سنی تو کہا کہ میں تو مسلمانوں کی حالت زار پر غمزدہ ہوں۔ تو اس نے کہا کہ تجھے مسلمانوں پر شفقت کی وجہ سے عنقریب اللہ تعالیٰ نجات دیں گے۔ تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو! بھلا کون ہے وہ شخص جو اللہ تعالیٰ سے مانگے اور اللہ تعالیٰ اسے نہ دے؟ یا اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو وہ قبول نہ کرے؟ یا اللہ تعالیٰ پر توکل کرے تو وہ کفایت نہ کرے؟ یا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے تو وہ اس کو نجات نہ دے؟۔ پھر اس نے کہا اے اللہ مجھے سلامتی میں رکھ اور میری طرف سے دوسروں کو بھی سلامتی میں رکھ۔ اس نے کہا کہ تمام معاملہ واضح ہوگیا مگر اس نے اس میں سے کوئی چیز نہ پائی۔ مسعر کہتے ہیں کہ لوگوں کے نزدیک یہ حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام تھے۔"(۲۱)

فقرہ نمبر ۱۱۸: ابو نعیم اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء" میں عون بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ حماد بن اسامہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ اس کے بعد کہا ہے کہ اس روایت کو امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے مسعر سے نقل

---

(۲۱). الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ لابن حجر:322/2، فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر:435/6

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے۔(۲۲)

فقرہ نمبر ۱۱۹: ابراہیم بن محمد بن سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ سے ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ کی دجال والی روایت ذکر کرنے کے بعد کہا ہے:

"دجال جس آدمی کو قتل کر کے زندہ کرے گا اس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔"(۲۳)

فقرہ نمبر ۱۲۰: امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے معمر کی سند سے ابوسعید کی دجال والی روایت کو یوں بیان کیا ہے:

"دجال جس آدمی کو تانبے کی دیگ میں ڈالے گا وہ حضرت خضر رحمۃ اللہ علیہ ہوں گے۔"(۲۴)

میں (حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ) یہ کہتا ہوں اس روایت کو امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے مسند معمر کی طرف منسوب کیا ہے اور انہوں نے یہ خیال کیا ہے کہ یہ روایت باسندِ مرفوع ہے لیکن یہ تو صرف معمر کا اپنا قول ہے۔(۲۵)

---

(۲۲). حلية الاولياء وطبقات الاصفياء لابی نعيم:244/4

(۲۳). صحيح مسلم :2256/4،رقم:112، تهذيب الاسماء واللغات للنووی:177/1

(۲٤). ،،مصنف عبد الرزاق : 393/11، رقم:20824، شرح السنة للبغوی:52,51/15، رقم:4258

(۲۵). البداية والنهاية لابن كثير:334/1، حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: معمر کے اس قول سے دلیل نہیں لی جاسکتی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقرہ نمبر ۱۲۱: ابونعیم اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء" میں عبداللہ بن محمد (ابوشیخ) کی سند سے امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے:

"ایک دن میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا کہ میرے قریب ایک خوبصورت اور لوگوں سے قدرے اونچا آدمی تھا۔ ہم نے آپس میں گفتگو کی کہ اہل علم میں یہ آدمی بہت خوبصورت ہے۔ اب ہم اس کے طواف پورا کرنے تک اس کے پیچھے رہے۔ وہ مقام ابراہیم پر گیا اور دو رکعت نماز پڑھی۔ اس نے جب سلام پھیرا تو اس نے قبلہ رخ ہو کر چند دعائیں مانگیں۔ پھر ہماری طرف دیکھا اور کہنے لگا کہ کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا کہا ہے تو ہم نے کہا کہ ہمارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ کہنے لگا کہ تمہارے رب نے کہا ہے کہ میں بادشاہ ہوں اور تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ تم بادشاہ بن جاؤ۔ پھر وہ قبلہ رخ ہو گیا اور چند دعائیں کیں اور پھر ہماری طرف دیکھا اور کہنے لگا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ ہم نے کہا کہ ہمارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ تو کہنے لگا کہ تمہارے رب نے کہا ہے کہ میں زندہ ہوں جسے موت نہ ہے تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ تم ایسے زندہ ہو جاؤ کہ تمہیں موت نہ آئے۔ پھر وہ قبلہ رخ متوجہ ہوا اور چند ایک دعائیں کیں پھر ہماری طرف متوجہ ہوا۔ کہنے لگا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار نے کیا کہا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے کہا کہ ہمارے پروردگار نے کیا کہا؟ کہنے لگا کہ تمہارے پروردگار نے کہا کہ میں وہ ذات ہوں کہ جب میں کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرلوں تو میں اس چیز کے لئے کن کہتا ہوں تو وہ ہو جاتی ہے۔ میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ تم اپنی حالت ایسی بنالو کہ جب تم کوئی ارادہ کرو وہ کام تمہارے لئے ہو جائے۔ ابن عیینہ کہتے ہیں پھر وہ چلا گیا۔ پھر ہم اسے دیکھ نہ سکے۔ امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ میں امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو ملا تو میں نے سارا واقعہ ان کو بتایا۔ تو امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کہنے لگے کہ اس آدمی کے حضرت خضر علیہ السلام ہونے کا زیادہ امکان ہے۔ یا کوئی ابدال ہے۔"(۲۶)

فقرہ نمبر ۱۲۲: اس روایت کو محرز بن جدعہ امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کرتے ہیں۔ (۲۷)

فقرہ نمبر ۱۲۳: اسی طرح زیاد بن اصبغ بھی اس روایت کو امام سفیان بن

---

(۲۶). حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 303/7، تہذیب تاریخ ابن عساکر لعبدا لقادر بدران: 158/5، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ لابن حجر: 323/2، میں یہ کہتا ہوں کہ امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے قول میں حضرت خضر علیہ السلام کا واضح تعین نہیں ہے۔

(۲۷). تہذیب تاریخ ابن عساکر لعبد القادر بدران: 159/5، امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حکایت کو امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے محرز بن جدعہ نے بیان کیا ہے جو مجہول راوی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کرتے ہیں۔ (۲۸)

فقرہ نمبر ۱۲۴: محمد بن الحسن نے بھی اس روایت کو امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔ (۲۹)

فقرہ نمبر ۱۲۵: ابوسعید اپنی کتاب ''شرف المصطفیٰ'' میں احمد بن ابی بزہ کی سند سے ابوعروبہ سے روایت کرتے ہیں:

''ایک دن حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما لوگوں کے درمیان مجلس میں بیٹھے تھے کہ سبز آنکھوں والا آدمی آیا تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے اسے کہا کہ کیا تیری ماں نے تجھے اسی طرح جنا تھا یا کوئی بیماری ہے؟ وہ کہنے لگا کہ اے ابوسعید تو مجھے پہچانتا نہیں؟ تو ابوسعید نے کہا کہ آپ کون ہیں؟ تو اس نے کہا کہ میں فرات ہوں اس نے اپنا نسب بیان کیا۔ تو مجلس میں ہر ایک آدمی نے اسے پہچان لیا۔ تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تمہارا کیا واقعہ ہے؟ تو کہنے لگا اے ابوسعید میں نے اپنا تمام مال جمع کر لیا اور اپنی سواری پر رکھ دیا۔ میں نے چین کا ارادہ کر لیا تھا تو

---

(۲۸). الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر :329/2، میں کہتا ہوں اس روایت میں حبیب سے روایت کرنے والا شیخ مجہول ہے۔

(۲۹). الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر :323/2، تهذیب تاریخ ابن عساکر لعبد القادر بدران :159/5، اس روایت کی سند میں حسن بن ازہر ثقہ راوی نہیں ہے۔ امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ احادیث گھڑتا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم پر طوفان آ گیا۔ تو میں ڈوب گیا پھر میں ایک تختہ پر کسی کنارے پر جا نکلا۔ تو میں چار ماہ تک پریشانی کے عالم میں وہاں ٹھہرا۔ مجھے جو بھی درختوں کے پتے اور گھاس ملتا کھاتا رہا اور چشموں کا پانی پیتا رہا۔ پھر میں نے دل میں سوچا کہ مجھے کسی طرف چلنا چاہیے۔ ورنہ میں مر جاؤں گا۔ تو میں چل پڑا۔ مجھے ایک محل نظر آیا جو کہ چاندی کی طرح چمک رہا تھا۔ میں اس کے دروازے میں داخل ہوا تو اس کے اندر خیمے تھے۔ ہر کونے میں موتیوں بھرے صندوق تھے اور ان کو تالے تھے مگر ان کی چابیاں سامنے تھیں تو میں نے ایک صندوق کو کھولا۔ اس کے اندر سے بہت اچھی خوشبو نکلی۔ وہاں کچھ لوگوں نے مختلف رنگ کے ریشمی لباس پہنے ہوئے تھے تو میں نے ان میں سے ایک کو ہلایا تو بصورت زندہ مردہ تھا۔ پھر میں نے صندوق کو بند کر دیا اور وہاں سے نکلا۔ محل کا دروازہ بند کر دیا اور چل پڑا۔ میں نے دو گھوڑوں پر دو شہسواروں کو دیکھا جن جیسا خوبصورت میں نے کبھی نہ دیکھا۔ ان دونوں نے میرے واقعہ کے بارے پوچھا تو میں نے ان کو بتایا۔ ان دونوں نے کہا کہ آگے چلتے جاؤ تم ایک درخت تک پہنچ جاؤ گے جس کے نیچے ایک باغیچہ ہے۔ وہاں ایک مکان پر نماز پڑھتے ہوئے ایک خوبصورت بزرگ کو دیکھو گے تم اس کو اپنا واقعہ سنانا۔ وہ صحیح راستے کی طرف تمہاری راہنمائی کریں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے۔ میں چل پڑا اور اس بزرگ تک پہنچ گیا۔ میں نے ان کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا تو انہوں نے جواب دیا۔ انہوں نے مجھ سے میرے واقعہ کے بارے میں پوچھا تو میں نے ان کو اپنا تمام واقعہ سناڈالا۔ جب میں نے اس کو محل کے بارے بتایا تو وہ گھبرا گئے۔ انہوں نے کہا تو نے پھر کیا کیا؟ میں نے کہا کہ میں نے تمام صندوق بند کر دیئے۔ دروازوں کو بھی بند کر دیا اس پر وہ خاموش ہو گئے۔ اور کہنے لگے کہ تم بیٹھ جاؤ۔ اتنے میں ان پر ایک چھوٹا سا بادل گزرا تو اس نے السلام علیک یا ولی اللہ کہا اور انہوں نے کہا کہ تمہارا کہاں کا ارادہ ہے۔ تو بادل نے کہا کہ فلاں فلاں شہر کا ارادہ ہے۔ تو ان پر مسلسل ایک ایک کر کے بادل گزرتے رہے حتیٰ کہ ایک بادل سامنے آیا۔ تو انہوں نے کہا کہ تمہارا کہاں کا ارادہ ہے۔ تو بادل نے کہا کہ میرا بصرہ کا ارادہ ہے۔ انہوں نے اس بادل کو کہا نیچے اترو۔ تو بادل نیچے اترا اور ان کے سامنے آ گیا۔ تو اس نے کہا کہ اس کو اٹھاؤ اور اس کو صحیح سالم اس کی منزل تک پہنچاؤ تو جب میں بادل کی پشت پر بیٹھ گیا۔ تو میں نے کہا میں تجھے اس ذات کی قسم دلا کر سوال کرتا ہوں جس نے تمہاری اس قدر عزت افزائی فرمائی کہ وہ محل اور دونوں شہسوار کون تھے اور آپ کون ہیں؟ تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سمندر کے شہدا کو اس محل سے نوازا ہے۔ ان پر فرشتوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو مقرر کیا ہے۔ وہ ان کو سمندر سے نکال لاتے ہیں۔ وہ ان کو ریشم کے کفن پہنا کر ان صندوقوں میں داخل کر دیتے ہیں۔ وہ دونوں شہسوار فرشتے ہیں جو صبح و شام اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان شہدا پر سلام کہتے ہیں اور میں خضر ہوں۔ میں نے اپنے پروردگار سے دعا کر رکھی ہے کہ وہ مجھے قیامت کے روز تمہارے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت سے اٹھائے۔ اس آدمی نے کہا جب میں بادل پر چلا تو مجھ پر سخت ترین گھبراہٹ اور ہولناکی لاحق ہوئی۔ حتیٰ کہ میں اس طرح ہو گیا جیسا کہ اب تو اے ابوسعید مجھے دیکھ رہا ہے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے یہ ایک بہت حیران کن بات دیکھی ہے۔" (۳۰)

فقرہ نمبر ۱۲۶: امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الدعا" میں یحییٰ بن محمد حرانی کی سند سے ابو عبداللہ بن التوام رقاشی سے روایت نقل کی ہے۔ سلیمان بن عبدالملک نے ایک آدمی کو پریشان کیا اور اسے پکڑ کر قتل کرنا چاہا تو وہ آدمی بھاگ گیا۔ تو اس کے

---

(۳۰). الاصابة فی تمییز الصحابه لابن حجر :323,325/2، اس قصے کو محمد بن فرات نے مختلف الفاظ میں بیان کیا ہے۔ یہ محمد بن فرات تمیمی الجرمی ضعیف راوی ہے۔ امام ابن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ کچھ بھی نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو بکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو کذاب قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ محارب بن دثار سے موضوع روایتیں بیان کرتا ہے۔ امام ابن عمار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ کذاب کچھ بھی نہیں ہے۔ امام ابو الفتح الحافظ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو منکر الحدیث قرار دیا ہے۔ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ موضوع روایتیں بیان کرتا ہے اس کی بیان کردہ روایت سے دلیل لینا جائز نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سپاہیوں نے مختلف مقامات پر اسے تلاش کرنا شروع کر دیا۔ وہ اس کو تلاش کرنے میں کامیاب نہ ہوئے۔ وہ جب بھی شہر میں آتا تو لوگ اس کو کہتے کہ تجھے یہاں تلاش کیا جا رہا تھا۔ جب یہ معاملہ اس پر طول پکڑ گیا تو اس نے ایک ایسے شہر کا ارادہ کر لیا جہاں سلیمان کا تسلط نہ ہو۔ پھر ابو عبداللہ رقاشی نے مندرجہ ذیل طویل واقعہ ذکر کیا:

''ایک دفعہ میں ایک بے آب و گیاہ جنگل میں تھا تو وہاں ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا۔ میں اس سے خوف زدہ ہو گیا۔ پھر میں نے اپنے دل میں سوچا کہ نہ تو میرے پاس سواری ہے اور نہ کوئی دوسرا چوپایہ۔ اب میں اس کی طرف چل پڑا تو اس نے رکوع کیا پھر سجدہ کیا۔ پھر میری طرف مڑ کر دیکھا۔ کہنے لگا شاید یہ سرکش تجھے پریشان کرتا ہے۔ میں نے کہا ہاں، تو اس نے کہا کہ درندوں سے تجھے کون بچائے گا؟ میں نے کہا کہ کونسے سے درندے؟ تو اس نے کہا کہ یہ دعا پڑھا کرو۔'' سبحان الواحد الذی لیس غیرہ الہ، سبحان القدیم لاباریٔ لہ، سبحان الدائم لانفادلہ، سبحان الذی ہو کل یوم فی شأن، سبحان الذی یحیی ویمیت، سبحان الذی خلق مایری ومالایری، سبحان الذی علم کل شیٔ بغیر تعلیم. یعنی پاک وہ ذات جو اکیلی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، پاک ہے وہ ذات جو قدیم ہے جس کو کوئی پیدا کرنے والا نہ ہے، پاک ہے وہ ذات جو ہمیشہ رہنے والی ہے جس کیلئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ختم ہونا نہ ہے، پاک ہے وہ ذات جس کی ہر روز ایک نئی حالت ہے، پاک ہے وہ ذات جو زندہ کرتی اور مارتی ہے، پاک ہے وہ ذات جس نے مرئی اور غیر مرئی تمام چیزوں کو پیدا کیا، پاک ہے وہ ذات جو بغیر سیکھے ہر چیز کو جانتی ہے۔ پھر اس نے کہا کہ اس دعا کو پڑھو تو میں نے اس دعا کو پڑھا اور اسے یاد کر لیا۔ اتنے میں میں نے پلٹ کر دیکھا تو میں اس آدمی کو نہ دیکھ سکا۔ تو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں بے خوفی پیدا کر دی۔ تو پھر میں اپنے راستے پر واپس آ گیا۔ اب میں نے اپنے اہل وعیال کے پاس واپس آنے کا ارادہ کر لیا۔ پھر میرے دل میں یہ خیال آیا کہ میں سلیمان بن عبدالملک کے دروازے پر ضرور جاؤں گا۔ میں اس کے دروازے پر آیا تو وہ دن اس کی اجازت کا دن تھا۔ جب اس نے لوگوں کو اجازت دی تو میں بھی ان کے ساتھ داخل ہوا۔ اس وقت وہ اپنے تخت پر تھا۔ جونہی اس نے مجھے دیکھا اپنے تخت پر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ پھر میری طرف اشارہ کیا۔ اب وہ مجھے مسلسل قریب ہونے کو کہتا رہا حتیٰ کہ میں اس کے تخت پر بیٹھ گیا۔ پھر وہ کہنے لگا کہ تو نے مجھے جادو کر دیا یا تو جادوگر ہے۔ کیونکہ یہ تکلیف مجھے تیری طرف سے ہے۔ میں نے کہا اے امیر المومنین میں تو جادوگر نہیں ہوں اور میں تو جادو جانتا بھی نہیں ہوں۔ نہ میں نے آپ پر جادو کیا ہے۔ تو اس نے کہا کہ یہ کیسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوسکتا ہے؟ جبکہ میرے خیال میں تجھے قتل کرنے سے میرا ملک مکمل ہوتا تھا۔ تو جب میں نے تجھے دیکھا تو میں رہ نہ سکا تو میں نے تجھے بلالیا۔ تجھے تخت پر اپنے ساتھ بٹھالیا پھر کہا مجھے اپنا سچا معاملہ بتاؤ تو میں نے اس کو بتادیا اس پر سلیمان بن عبدالملک فرمانے لگے: اس اللہ تعالیٰ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہ ہے کہ یہ دعائیں تجھے حضرت خضر علیہ السلام نے سکھائی ہیں۔ پھر سلیمان بن عبدالملک نے اپنے سپاہیوں کو کہا کہ اس کیلئے امان تحریر کردو اور اس کو اچھے انعامات دو اور اسے اس کے گھر تک سواری پر چھوڑ کر آؤ۔" (۳۱)

فقرہ نمبر ۱۲۷: ابونعیم اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء" میں رجاء بن حیٰوۃ کے ترجمہ میں تاریخ اسراج سے پھر محمد بن ذکوان کی روایت سے رجاء بن حیٰوۃ کی سند سے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے کہا:

"میں سلیمان بن عبدالملک کے ساتھ کھڑا تھا۔ اس کے نزدیک میرا ایک مقام تھا جبکہ اسی دوران ایک خوبصورت آدمی آیا۔ اس نے السلامُ علیکم ورحمۃ اللہ کہا تو سلیمان نے کہا اے رجاء!" زیغ" نامی بستی میں اس آدمی کی وجہ سے تجھے پریشان کیا گیا تھا۔ اے رجاء تجھ پر کمزور آدمی سے نیکی کرنا اور مدد کرنا لازم ہے اور

(۳۱). الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر :325,326/2، میں یہ کہتا ہوں اس روایت کی سند میں محمد بن مہاجر البصری الطالقانی کذاب راوی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے رجاء یقین کرلو کہ جس آدمی کا کسی سلطان کے نزدیک مرتبہ ومقام ہو تو وہ آدمی کسی ضعیف انسان کی ضرورت کو پورا کرے جس ضرورت کو وہ خود دور نہیں کرسکتا۔ تو یہ انسان قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ اس کے دونوں قدم حساب کیلئے ثابت رہیں گے۔ اے رجاء! یقین کرلو جو آدمی اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت کو پورا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرے گا۔ اے رجاء! یقین کرلو کہ اعمال میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین عمل کسی مسلمان کو خوشی وآسودگی مہیا کرنا ہے پھر وہ آدمی گم ہو گیا تو اس کے خیال میں وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔'' (۳۲)

نقرہ نمبر ۱۲۸: زبیر بن بکار نے اپنی کتاب ''الموفقیات'' میں سری بن حارث انصاری کی سند سے مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر سے روایت نقل کی ہے:

''وہ آدمی ایک دن اور رات میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھتا تھا۔ ساری زندگی روزے رکھتا تھا۔ اس نے کہا کہ ایک رات میں نے مسجد میں گزاری۔ جب لوگ مسجد سے چلے گئے تو ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر آیا اور آکر سلام کیا پھر اپنی کمر سے دیوار کے ساتھ ٹیک لگالی۔ تو کہنے لگا اے اللہ تجھے معلوم ہے کہ میں

(۳۲). حلية الاولياء وطبقات الاصفياء لابی نعیم اصبھانی: 171/5، اس روایت کی سند میں سالم بن نوح العطار ضعیف راوی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزشتہ کل سے روزہ دار ہوں پھر میں نے شام کی اور کسی چیز سے میں نے روزہ افطار نہ کیا۔ آج بھی میں روزہ دار ہوں پھر شام ہوگئی اور میں نے کسی چیز سے روزہ افطار نہ کیا ہے۔ اے اللہ میں بوقت شام ثرید چاہتا ہوں۔ تو مجھے یہ ثرید اپنی طرف سے کھلا دے۔ تو میں نے مینار کی کھڑکی سے اندر ایک خادم کو دیکھا جو انسانی شکل و صورت کا نہ تھا۔ اس کے پاس ایک پیالہ تھا۔ وہ پیالہ لے کر اس آدمی کی طرف جھکا اور پیالہ اس آدمی کے سامنے رکھ دیا۔ وہ آدمی بیٹھ گیا اور کھانے لگا۔ مجھے ایک کنکر مارا اور کہنے لگا ادھر آ جاؤ تو میں آ گیا تو میں نے خیال کیا کہ یہ پیالہ جنت میں سے ہے۔ تو میں نے اس میں سے کھانا پسند کیا تو میں نے اس میں سے ایک لقمہ کھایا۔ تو مجھے محسوس ہوا کہ یہ کھانا دنیا کے کھانوں جیسا نہیں ہے۔ پھر میں نے شرمندگی محسوس کی اور میں اٹھ کھڑا ہوا اور اپنی جگہ پر آ گیا۔ جب وہ آدمی کھانے سے فارغ ہوا تو خادم نے پیالہ اٹھا لیا۔ جہاں سے وہ آیا تھا وہاں لوٹ گیا۔ پھر وہ آدمی اٹھ کر چلا گیا۔ تو میں اس کے بارے میں معلومات کیلئے اس کے پیچھے گیا۔ تو مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کہاں چلا گیا۔ میں نے خیال کیا کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام ہو سکتے ہیں۔"(۳۳)

---

(۳۳). الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر:326,327/2 ، میں یہ کہتا ہوں اس موقف پر کتاب وسنت میں کوئی ایک دلیل نہیں ہے تو اس لئے حیاتِ خضر علیہ السلام کو اس طرح کے ظن وگمان کی بنیاد پر ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقرہ نمبر ۱۲۹: امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے ابراہیم بن عبداللہ بن مغیرہ کی سند سے روایت نقل کی ہے کہ مسجد میں قیام کرنے والوں نے ولید بن عبدالملک کو کہا کہ ہر روز رات کو حضرت خضر علیہ السلام مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔ (۳۴)

فقرہ نمبر ۱۳۰: اسحاق بن ابراہیم ختلی نے اپنی کتاب ''الرماح'' میں عثمان بن سعید انماطی کی سند سے داؤد بن یحییٰ مولیٰ عون الطفاوی نے ایک آدمی جو کہ بیت المقدس اور عسفان میں نگران تھا سے روایت نقل کی ہے:

''اس آدمی نے کہا کہ ایک دفعہ میں اردن کی ایک وادی میں جا رہا تھا۔ میں نے وادی کے کنارے پر ایک آدمی کو دیکھا جو کہ نماز میں کھڑا تھا اور ایک بادل اس کو دھوپ سے سایہ کر رہا تھا۔ میرے دل میں یہ خیال آیا کہ یہ حضرت الیاس علیہ السلام نبی ہیں۔ میں ان کے پاس آیا اور ان کو سلام کیا۔ جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوئے۔ تو انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ میں نے ان کو کہا کہ آپ کون ہیں؟ تو انہوں نے مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ تو میں نے دوسری مرتبہ اپنی بات کو دہرایا۔ تو انہوں نے کہا کہ میں الیاس نبی ہوں۔ تو میرے جسم میں شدید کپکپی طاری ہوگئی اور خطرہ لاحق ہوگیا کہ میری عقل جاتی رہے گی۔ میں نے ان کو کہا: آپ میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ

(۳٤). تهذيب تاريخ ابن عساكر لعبد القادر بدران:146/5، البداية والنهاية لابن كثير:333/1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ میرے اس خوف کو دور کر دے جو میں محسوس کر رہا ہوں تا کہ میں آپ کی بات کو سمجھ سکوں۔ انہوں نے میرے لئے اللہ تعالیٰ کے آٹھ اسما کے واسطے سے دعا کی۔ کہنے لگے یا رحیم، یا حی، یا قیوم، یا حنان، یا منان، یا ھیا، شراھیا۔ تو جو خوف میں محسوس کر رہا تھا وہ ختم ہو گیا۔ میں نے کہا آپ کس کی طرف مبعوث کیے گئے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ "بعلبک" کے رہنے والوں کی طرف۔ میں نے کہا کہ آج آپ پر وحی کی گئی ہے؟ تو انہوں نے کہا جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبین بنا کر بھیجا ہے۔ مجھ پر آج وحی نازل نہیں ہوئی ہے۔ میں نے کہا کہ اب کتنے نبی بقیہ حیات ہیں۔ تو انہوں نے کہا: چار۔ میں اور حضرت خضر علیہ السلام زمین میں، حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں۔ تو میں نے کہا کہ آپ کی حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ تو انہوں نے کہا ہاں ہر سال میدانِ عرفات میں۔ میں نے کہا: آپ دونوں کا معاملہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہم دونوں ایک دوسرے کے بال اتارتے ہیں۔ میں نے کہا کہ ابدال کتنے ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ ساٹھ مرد۔ پچاس عریش مصر سے فرات کے کنارے تک۔ دو آدمی مصیصۃ اور ایک آدمی انطاکیہ میں۔ باقی سات تمام ملکوں میں۔ ان ہی کی وجہ سے لوگوں پر بارش ہوتی ہے، انہی کی وجہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے لوگوں کو دشمن کے خلاف مدد کی جاتی ہے اور انہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ دنیا کا نظام قائم کرتا ہے۔ حتیٰ کہ جب اللہ تعالیٰ دنیا کی ہلاکت کا ارادہ کرے گا تو ان تمام ابدال کو فوت کر دے گا۔"(۳۵)

اس روایت کی سند میں مجہول اور متروک الحدیث راوی ہیں۔(۳۶)

فقرہ نمبر ۱۳۱: امام ابوالحسین بن منادی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں جو کتاب لکھی ہے اس میں احمد بن ملاعب کی سند سے ابوعمرو نصیبی سے روایت نقل کی ہے وہ کہتے ہیں:

"میں مسلمہ بن مصقلہ کی تلاش میں شام کی طرف گیا۔ ان کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ ابدال ہیں تو میں ان کو وادی اردن میں ملا۔ میں انہوں نے مجھے کہا۔ کیا میں تجھے ایسی بات نہ بتاؤں جو تو نے آج اس وادی میں دیکھی ہے تو میں نے کہا ہاں۔ تو انہوں نے کہا: آج میں اس ولدی میں داخل ہوا تو اچانک میں نے درخت کے نیچے ایک بزرگ کو نماز پڑھتے دیکھا۔ تو میرے دل میں بات آئی کہ یہ حضرت الیاس علیہ السلام نبی ہیں میں ان کے قریب ہوا اور ان پر سلام پیش کیا۔ تو وہ رکوع میں چلا گئے۔ جب

---

(۳۵). تاریخ دمشق الکبیر لابن عساکر: 102/3

(۳۶). اس روایت میں عبدالحمید بن بحر اور سلام الطویل دونوں متروک الحدیث راوی ہیں۔ علی بن العثم اور داود بن یحییٰ دونوں غیر معروف راوی ہیں۔ اسی طرح اس حکایت کے راوی بھی مجہول ہیں یوں یہ روایت موضوع و من گھڑت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ بیٹھے اور دائیں بائیں سلام پھیرا۔ پھر میری طرف متوجہ ہوا۔ اور کہا وعلیکم السلام میں نے کہا کہ آپ کون ہیں آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ انہوں نے کہا: میں الیاس نبی ہوں۔ تو انہوں نے کہا کہ مجھ پر کپکپی طاری ہوگئی حتیٰ کہ میں گردن کے بل گر پڑا۔ وہ میرے قریب ہوئے تو انہوں نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا۔ میں نے ان کی ٹھنڈک اپنے دونوں کندھوں کے درمیان محسوس کی۔ میں نے کہا کہ اے اللہ تعالیٰ کے نبی! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرا خوف دور کر دے۔ تاکہ میں آپ کی کلام کو سمجھ سکوں۔ تو انہوں نے میرے لیے اللہ تعالیٰ کے آٹھ ناموں سے دعا کی ان میں پانچ اسماء عربی زبان میں اور تین سریانی زبان میں اور کہا۔ یاواحد، یااحد، یاالصمد، یافرد، یاوتر، اور تین ایسے ناموں سے دعا کی جن کو میں سمجھ نہ سکا۔ پھر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے بٹھالیا۔ میں جو خوف محسوس کر رہا تھا وہ ختم ہوگیا میں نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے نبی! کیا آپ اس آدمی کو نہیں دیکھ رہے جو وہ کر رہا ہے؟ آپ مروان بن محمد کے خلاف میری مدد فرمائیں۔ وہ آج کل حمص کو محاصرے میں لئے ہوئے ہے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ آپ کو کچھ نہ ہوگا۔ وہ تو سخت ترین اور اللہ تعالیٰ کا باغی ہے۔ میں نے کہا یا نبی اللہ! میں تو اس کے پاس سے گزرا ہوں تو اس نے مجھ سے اعراض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرلیا ہے۔ تو میں نے کہا یا نبی اللہ! میں اگر اس کے پاس سے گزروں گا۔ میں فریقین میں سے کسی کی طرف متوجہ نہ ہوں گا۔ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگوں گا، توبہ کروں گا۔ وہ میری طرف متوجہ ہوئے پھر مجھے کہا تو نے بہت اچھا کیا تم ایسے ہی کہو پھر دوبارہ ایسا نہ کرنا۔ میں نے کہا اے نبی اللہ! کیا آج زمین پر کوئی ابدال ہے؟ اس نے کہا ہاں وہ ساٹھ آدمی ہیں۔ ان میں سے پچاس عریش اور فرات کے درمیان ہیں۔ اور ان میں سے تین مصیصۃ میں، ایک انطاکیہ میں اور تمام دس تمام عرب ممالک میں ہیں۔ میں نے کہا اے نبی اللہ! کیا آپ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا ہاں! ہم ہر سال حج کے موقع پر منیٰ میں ملتے ہیں۔ میں نے کہا: وہاں آپ ملاقات میں کیا کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم دونوں ایک دوسرے کے بال کاٹتے ہیں۔ میں نے کہا یا نبی اللہ! میں ایک تنہا آدمی ہوں میری بیوی نہ ہے اور نہ اولاد۔ اگر مناسب خیال کریں آپ مجھے اجازت دیں میں آپ کے ساتھ رہا کروں تو انہوں نے کہا تو اس بات کی طاقت نہیں رکھتا یا یہ فرمایا کہ اس کی قدرت نہیں رکھتا۔ جب وہ مجھ سے گفتگو کر رہے تھے تو میں نے ایک درخت کے نیچے سے ایک دسترخوان نکلتے دیکھا اور وہ ان کے آگے رکھ دیا گیا میں نے دسترخوان ان کے آگے رکھتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کو نہ دیکھا۔ اس دستر خوان پر تین روٹیاں تھیں۔ انہوں نے کھانا کھانے کیلئے ہاتھ آگے بڑھایا۔ مجھے کہا کہ بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔ میں نے ہاتھ بڑھایا تو میں نے اور انہوں نے ڈیڑھ روٹی کھائی تو دستر خوان اٹھالیا گیا۔ میں نے دستر خوان اٹھاتے کسی کو نہ دیکھا۔ پھر ایک برتن لایا گیا جس میں پانی تھا۔ ان کے ہاتھ میں دے دیا گیا۔ میں نے کسی کو ان کے ہاتھ میں دیتے ہوئے نہ دیکھا۔ انہوں نے پانی پیا اور مجھے پکڑا دیا۔ مجھے کہا پی لو تو میں نے پیا تو وہ شہد سے بھی زیادہ میٹھا تھا اور دودھ سے زیادہ سفید۔ پھر میں نے برتن رکھ دیا۔ تو برتن اٹھالیا گیا۔ میں نے کسی اٹھانے والے کو نہ دیکھا۔ پھر انہوں نے وادی کے نیچے دیکھا تو گدھے سے قدرے بڑی اور خچر سے چھوٹی سواری آرہی تھی۔ اس پر چمڑے کی زین پر ایک سوار تھا۔ جب وہ ان کے پاس پہنچا تو وہ نیچے اترا۔ تو یہ سوار ہونے کیلئے کھڑے ہوئے تو میں آگے بڑھا تاکہ میں سواری کی رکاب پکڑ دں۔ وہ سوار ہو گئے اور چل پڑے۔ میں بھی ان کے پہلو میں چل پڑا۔ میں کہہ رہا تھا اے نبی اللہ! آپ اگر مناسب خیال کریں تو مجھے اجازت دیں تاکہ میں آپ کے ساتھ رہوں۔ تو انہوں نے کہا کہ میں نے نہیں کہا کہ تو اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ تو میں نے کہا پھر میں آپ سے کیسے ملاقات کرسکوں گا؟ تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے کہا کہ بلاشبہ جب میں تجھے دیکھ لوں گا تو تو بھی مجھے دیکھ لے گا۔ تو میں نے کہا کہ میں اس پر اکتفا کرتا ہوں تو انہوں نے کہا کہ تو بیت المقدس میں مجھ سے اعتکاف کی حالت میں ملاقات کر سکے گا۔ ان کے سامنے ایک درخت آ گیا تو وہ اس کی ایک طرف ہو گئے۔ میں جب دوسری طرف سے گھوم کر سامنے آیا تو مجھے کوئی چیز نظر نہ آئی۔'' (۳۷)

امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس روایت کے راوی مسلمہ اور اس کا شاگرد داور ابو جعفر کوفی تینوں غیر معروف راوی ہیں۔ (۳۸)

فقرہ نمبر ۱۳۲: داؤد بن مہران اپنی سند سے بیان کرتے ہیں کہ ابو محمد حبیب نے روایت کیا کہ اس نے ایک آدمی کو دیکھا تو اس نے کہا کہ تو کون ہے اس نے جواب دیا کہ میں خضر ہوں۔ (۳۹)

فقرہ نمبر ۱۳۳: محمد بن عمران رحمۃ اللہ علیہ امام جعفر الصادق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں:

---

(۳۷). تهذيب تاريخ ابن عساكر لعبد القادر بدران: 102/3

(۳۸). الاصابة فى تمييز الصحابه لابن حجر: 327/2، میں یہ کہتا ہوں اس طرح اس روایت میں ایک راوی ابو جعفر الکوفی بھی ایسا راوی ہے جس کے متعلق محدثین نے کلام کی ہے۔ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی روایات سے دلیل نہیں جائے گی۔

(۳۹). الاصابة فى تمييز الصحابة لابن حجر: 329/2، میں یہ کہتا ہوں اس روایت کی سند میں حبیب مجہول راوی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں اپنے باپ کے ساتھ تھا تو ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے چند مسائل پوچھے۔ پھر جب وہ واپس لوٹا تو میرے والد نے مجھے کہا کہ میں اس آدمی کو ان کے پاس دوبارہ بلا کر لاؤں۔ جب میں ان کی طرف گیا تو ان کو نہ پایا۔ تو میرے والد نے کہا یہ حضرت خضر عَلَیہِ السَّلام تھے۔'' (۴۰)

فقرہ نمبر ۱۳۴: ابو جعفر المنصور سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں:

''انہوں نے ایک آدمی کو طواف میں یہ کہتے سنا۔ میں آپ سے باغیوں اور فسادیوں کے غلبہ کی شکایت کرتا ہوں۔ تو اس نے اس کو بلایا اور وعظ کیا اور وعظ میں مبالغہ کیا۔ پھر وہ نکل گیا۔ تو اس نے کہا کہ اس کو واپس لاؤ تو انہوں نے اس کو نہ پایا تو کہنے لگے وہ تو حضرت خضر عَلَیہِ السَّلام تھے۔'' (۴۱)

فقرہ نمبر ۱۳۵: امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ عمر بن فروخ کی سند سے کرز بن وبرہ سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا:

---

(٤٠). الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر: 329/2، اس فقرے کی تحقیق فقرہ نمبر 92 میں گزر چکی ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کی سند کو مجہول قرار دیا ہے۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر: 435,436/6)

(٤١). الاصابة فی تمییز الصحابة مع الاستیعاب لابن حجر: 449/1، میں یہ کہتا ہوں کسی آدمی کا کسی جگہ اس طرح غائب ہو جانا اس کے متعلق کتاب وسنت میں کہیں کوئی دلیل نہیں ہے کہ یہ حضرت خضر عَلَیہِ السَّلام کی صفتِ خاص ہے یوں یہ قول حضرت خضر عَلَیہِ السَّلام کی حیات پر دلیل نہیں بن سکتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میرے پاس شام سے ایک آدمی آیا اور اس نے مجھے ایک تحفہ دیا تو میں نے کہا: یہ تحفہ آپ کو کس نے دیا اس نے کہا کہ ابراہیم تیمی نے، تو میں نے کہا کہ ابراہیم تیمی کو کس نے تحفہ دیا۔ تو ابراہیم تیمی نے کہا کہ میں کعبہ کے صحن میں بیٹھا تھا تو میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا میں خضر ہوں تو انہوں نے مجھے یہ تسبیحات اور دعائیں سکھائیں۔'' (۴۲)

فقرہ نمبر ۱۳۶: امام ابوالحسین بن منادی رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمہ بن عبدالملک کی سند سے ذکر کیا اور انہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کو یوں نقل کیا ہے:

''حضرت خضر علیہ السلام سے ان کی ملاقات ہوئی ہے۔'' (۴۳)

فقرہ نمبر ۱۳۷: امام ابوبکر دینوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''المجالسہ'' میں ابراہیم بن خالد کی سند سے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے اس طرح روایت کو نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

''انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا ہے۔ وہ بہت تیز رفتار میں چلتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں صبر کروائے نفس صبر کرو۔ ان دنوں کیلئے جب تجھے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے گم کر دیا جائے گا۔ صبر کروائے

---

(۴۲). تهذيب ابن عساكر لعبد القادر بدران:157/5، الاصابة فى تمييز الصحابة لابن حجر: 329/2، فتح البارى شرح صحيح البخارى لابن حجر: 435/6، اس روایت کی سند میں مجہول راوی ہیں یوں یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔

(۴۳). الموضوعات لابن الجوزى: 199/1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفس! ان چھوٹے دنوں میں ان لمبے دنوں کے لئے۔"(۴۴)

فقرہ نمبر ۱۳۸: یعقوب بن سفیان نے اپنی تاریخ میں محمد بن عبدالعزیز الرملی کی سند سے رباح بن عبیدہ سے ذکر کیا ہے۔ کہ اس نے کہا:

"میں نے ایک آدمی کو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر سہارا لے کر چلتے دیکھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا۔ یہ آدمی بیمار ہے۔ جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہو گئے میں نے کہا: اے ابوحفص! ابھی ابھی جو آدمی آپ کے ہاتھ پر سہارے سے چل رہا تھا وہ کون تھا؟ تو انہوں نے کہا کیا تو نے اسے دیکھا ہے اے رباح؟ میں نے کہا ہاں، تو انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں تو یہ ایک نیک آدمی ہے۔ یہ میرا بھائی حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ انہوں نے مجھے خوشخبری دی ہے کہ میں اس امت کے معاملہ میں بہت سوال کرنے والا ہوں اور عدل وانصاف کرنے والا ہوں۔"(۴۵)

---

(٤٤). الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر: 330/2

(٤٥). المعرفة والتاریخ للفسوی: 577/1، میزان الاعتدال للذهبی: 118/2، تذکرة الحفاظ للذهبی: 120,119/1، حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم اصبهانی: 254/5، الموضوعات لابن الجوزی: 199/1، البدایة والنهایة لابن کثیر: 334/1، سیرة عمر بن عبد العزیز لابن عبد الحکم: 33,32، امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت میں محمد بن عبدالعزیز الرملی محدثین کے نزدیک مجروح راوی ہے۔ اس روایت کے علاوہ ایک دوسری روایت میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ ملاقات کا ذکر ہے لیکن یہ تمام روایات ضعیف ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں (حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں میری معلومات کے مطابق اس باب میں یہ روایت سند کے اعتبار سے بہترین ہے۔

فقرہ نمبر ۱۳۹: اس روایت کو ابوعروبہ الحرانی نے اپنی تاریخ میں ضمرہ سے اس روایت کو ذکر کیا ہے۔(۴۶)

فقرہ نمبر ۱۴۰: ابونعیم اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ''حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء'' میں ابن المقری کی سند سے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں ذکر کیا ہے۔(۴۷)

فقرہ نمبر ۱۴۱: الحافظ ابوعبداللہ محمد بن مسلم بن وارہ الرازی کی کتاب ''فوائد'' کے جز اول میں لیث بن خالد کی سند سے مقاتل بن حیان کے اصحاب میں سے المسیب ابویحییٰ سے روایت یوں نقل کی ہے کہ اس نے کہا:

''میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا۔ وہاں ایک بزرگ آدمی ان کے پاس بیٹھا ان سے گفتگو کر رہا تھا یا تکیہ لگائے بیٹھا تھا لیکن بعد میں مَیں نے اسے نہ دیکھا۔ میں نے ان سے کہا کہ اے امیر المومنین۔ میں نے ایک بزرگ آدمی کو آپ سے گفتگو کرتے دیکھا تھا! انہوں نے کہا کہ کیا تو نے اسے دیکھا

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابق)(الموضوعات لابن الجوزی:199/1، البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر:334/1)

(٤٦). حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم اصبہانی:254/5

(٤٧). حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم اصبہانی:254/5

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے؟ میں نے کہا ہاں! انہوں نے کہا وہ میرے بھائی حضرت خضر علیہ السلام تھے وہ میرے پاس آتے رہتے ہیں میری اصلاح کرتے ہیں اور مجھے درست کرتے ہیں۔" (۴۸)

فقرہ نمبر ۱۴۲: ابوعبدالرحمٰن السلمی نے اپنی کتاب میں بلال الخواص سے یوں روایت نقل کی ہے کہ وہ کہتے ہیں:

"میں بنی اسرائیل کے میدان تیہ میں تھا۔ اچانک ایک آدمی میرے ساتھ چل رہا تھا تو مجھے حیرانگی ہوئی۔ پھر مجھے الہام کیا گیا کہ یہ تو حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔ میں نے ان سے کہا میں آپ کو حق الحق کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کون ہیں۔ انہوں نے کہا میں آپ کا بھائی خضر ہوں۔ میں نے کہا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ تو انہوں نے کہا: وہ ابدال میں سے ہے۔ میں نے کہا کہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ! انہوں نے کہا: وہ صدیق ہیں۔ میں نے کہا: بشر بن حارث! انہوں نے کہا: اس نے اپنے بعد اپنے جیسا نہیں چھوڑا ہے۔ میں نے کہا میں آپ کو کیسے دیکھ سکتا ہوں تو انہوں نے کہا کہ جب تو اپنی ماں سے نیکی کرے گا تو مجھے دیکھ سکے گا۔" (۴۹)

---

(٤٨). الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر: 330/2

(٤٩). الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر: 330/2، میں یہ کہتا ہوں اس روایت میں ابوعبدالرحمٰن السلمی متہم بالکذب راوی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقرہ نمبر ۱۴۳: امام ابونعیم اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء" میں ظفر بن احمد کی سند سے بلال الخواص سے یہ روایت نقل کی ہے۔ کہ وہ کہتے ہیں:

"میں نے حضرت خضر علیہ السلام کو خواب میں دیکھا۔ میں نے ان سے کہا کہ بشر بن حارث رحمۃ اللہ علیہ کے بارے آپ کا کیا خیال ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ اس نے اپنے بعد اپنی مثل کوئی نہیں چھوڑا۔ میں نے کہا کہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟! تو انہوں نے کہا: وہ صدیق ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ ابوثور رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: وہ حق طلب کرنے والا ہے۔ تو میں نے کہا میں آپ کو کیسے دیکھ سکتا ہوں؟۔ انہوں نے کہا کہ اپنی والدہ کی خدمت اور عزت کرنے سے تو مجھے دیکھ سکتا ہے۔" (۵۰)

فقرہ نمبر ۱۴۴: ابوالحسن بن جہضم محمد بن داؤد کی سند سے بشر بن الحارث الحافی سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں:

"میرا ایک حجرہ تھا۔ جب میں باہر جاتا تو اس کو تالا لگا دیتا اور چابی میرے پاس ہوتی تھی۔ ایک دن میں آیا۔ دروازہ کھولا اور

---

(۵۰). حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم اصبھانی:187/9، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ لابن حجر:331/2 ، میں یہ کہتا ہوں کہ اس طرح کے خواب کے واقعات حضرت خضر علیہ السلام کی حیات استمرار کی دلیل نہیں بن سکتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندر داخل ہوا تو ایک شخص کھڑا نماز پڑھ رہا تھا۔ میں اس کی وجہ سے گھبرا گیا۔ اس نے کہا اے بشر! مت گھبراؤ۔ میں تمہارا بھائی ابوالیاس خضر ہوں۔ تو بشر کہتے ہیں میں نے ان کو کہا کہ آپ مجھے کچھ علم سکھائیں۔ تو انہوں نے کہا۔ اے بشر! کہو "استغفر الله من كل ذنب تبت منه." پھر میں ان کی طرف متوجہ ہوا اور ان سے توبہ کا طریقہ پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ تو کہہ: "استغفر الله من كل عقد عقدته على نفسي. تو میں نے اس کو چھوڑ دیا اور میں نے اس کو پورا نہ کیا۔" (۵۱)

فقرہ نمبر ۱۴۵: عبدالمغیث نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یوں روایت بیان کرتے ہیں کہ بلا شبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"کونسی چیز تمہیں روکتی ہے کہ تم میرے بھائی حضرت خضر علیہ السلام کے کلمات کے ذریعہ اپنے گناہوں کو معاف کرواؤ۔" (۵۲)

پھر آگے اس روایت میں وہی دعائیہ کلمات ہیں جو گزشتہ بشر کی روایت میں مذکور ہیں۔

---

(۵۱). الاصابة في تمييز الصحابة لابن حجر: 331/2 ، میں یہ کہتا ہوں کہ اس روایت میں ابوالحسن بن جہضم کذاب راوی ہے۔ اسکے بارے میں تفصیلات جاننے کے لئے دیکھئے فقرہ نمبر: 147

(۵۲). الاصابة في تمييز الصحابة لابن حجر: 331/2 ، میں یہ کہتا ہوں کہ ان الفاظ کو مرفوع حدیث بنا دیا گیا ہے حالانکہ اصل میں یہ کلمات بشر بن کوفی کی روایت میں مذکور ہیں کہ اس کو حضرت خضر علیہ السلام نے یہ کلمات سکھائے ہیں اور بشر بن کوفی اپنی کذب بیانی میں بہت مشہور ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقرہ نمبر ۱۴۶: ابو نعیم اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو الحسن بن مقسم کی سند سے ابو اسحاق سے روایت نقل کی ہے کہ وہ کہتے ہیں:

"میں نے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا ہے اور انہوں نے مجھے دس کلمات سکھائے ہیں۔ میں نے ان کو اپنے ہاتھ پر شمار کیا۔ وہ درج ذیل ہیں:

"اللّٰھم انی اسئلك الاقبال علیك، والاصغاء الیك، والفھم عنك، والبصیرۃ من امرك، والنفاذ فی طاعتك ، والمواظبة علی ارادتك ، والمبادرۃ الی خدمتك، وحسن الادب فی معاملتك والتسلیم والتفویض الیك." یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیری متوجہ ہونے کی توفیق، تیری طرف کان جھکانے، تجھ سے عقل وشعور حاصل کرنے، تیرے حکم کی مکمل بصیرت، تیری اطاعت کو نافذ کرنے، تیرے ارادے پر ہمیشگی کرنے، تیری خدمت میں جلدی کرنے، تیرے معاملہ میں حسن وادب سے پیش آنے، تیرے ہر حکم کو تسلیم کرنے اور ہر کام تیرے سپرد کرنے کی توفیق مانگتا ہوں۔" (۵۳)

---

(۵۳). تھذیب تاریخ ابن عساکر لعبد القادر بدران:156,157/5، عبد القادر بدران رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کی سند میں ابن مقسم ضعیف راوی ہے۔ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ غیر ثقہ راوی ہے۔ امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس بات میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقرہ نمبر ۱۴۷: ابوالحسن بن جہضم نے خلدی کی سند سے ابوعمران الخیاط سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں:

"مجھے حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ جب بھی میں اللہ تعالیٰ کے کسی ولی کو پہچاننے کا خیال کرتا ہوں تو میں اسے پہچان لیتا ہوں۔ تو خیاط کہتے ہیں میں صنعا یمن کی مسجد میں تھا۔ کہ لوگ امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے گرد بیٹھے ان سے درسِ حدیث سن رہے تھے۔ ایک نوجوان مسجد کے ایک کونے میں بیٹھا تھا۔ اس نے مجھے کہا: یہ لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا کہ امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کی گفتگو سن رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ وہ کس سے بیان کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ وہ فلاں سے اور وہ فلاں سے اور آخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ تو وہ کہنے لگا کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے کیوں نہیں سنتے۔ تو میں نے کہا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے سنتے ہیں۔ اس نے کہا ہاں! میں نے کہا کہ آپ کون ہیں؟ اس نے کہا میں خضر ہوں تو اس نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے اولیا ہیں اور میں ان کو جانتا ہوں۔"

میں (حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ) یہ کہتا ہوں کہ اس روایت میں ابن جہضم

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابق) دو احتمالات ہیں۔ (۱)۔ پہلا یہ واقعہ خواب کا ہے۔ (۲)۔ دوسرا یہ کہ جس آدمی کو ابواسحاق نے خواب میں دیکھا ہے اس کا نام خضر ہے اب معلوم نہیں یہ کون سا خضر ہے۔
(الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر: 331/2)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشہور کذاب راوی ہے۔(۵۴)

فقرہ نمبر ۱۴۸: حسن بن غالب سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں:

''میں نے حج کیا۔ میں لوگوں سے اس قدر آگے نکل گیا کہ ان سے منقطع ہو گیا تو میں ایک نوجوان سے ملا۔ اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور مجھے لوگوں سے ملا دیا۔ جب میں آیا تو میرے گھر والوں نے کہا کہ ہم نے تو سنا تھا کہ آپ ہلاک ہو گئے ہیں۔ ہم ابوالحسن قزوینی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے تو ہم نے ان کو آپ کی ساری صورت حال سے آگاہ کیا اور ہم نے ان سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کی درخواست کی۔ انہوں نے کہا کہ وہ ابھی ہلاک نہیں ہوئے انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا ہے۔ حسن بن غالب نے کہا جب میں آیا تو میں ابوالحسن قزوینی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا۔ انہوں نے مجھے کہا تیرے ساتھی نے کیا کیا؟ تو حسن بن غالب نے کہا۔ میں اپنی مسجد میں تھا کہ ایک آدمی میرے پاس آیا تو اس نے کہا کل تمہارے لئے ایک تحفہ آئے گا تم نے اس کو قبول نہیں کرنا۔ چند دنوں بعد پھر تیرے پاس تحفہ آئے گا تو تم کو اسے قبول کرنا ہوگا۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ابوالحسن قزوینی نے میرے بارے میں کہا ہے کہ میں نے خضر کو دو مرتبہ دیکھا ہے۔''

(۵۴) الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر: 332/2

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حسن بن غالب محدثین کے نزدیک کذاب راوی ہے۔(۵۵)

فقرہ نمبر ۱۴۹: امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ تک صحیح سند سے ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ میں لکھا ہے:

''امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ جب نوجوان تھے تو ان کی مہندی سے رنگی ڈاڑھی والے ایک آدمی سے ملاقات ہوئی۔ اس نے امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ امرا کے دروازوں پر نہیں جاتا۔ امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بڑھاپے میں میری پھر اس سے ملاقات ہوئی لیکن وہ اسی حالت میں تھا۔ تو اس نے مجھے کہا کیا میں نے تجھے امرا کے دروازوں پر جانے سے نہیں روکا تھا؟ امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر میں نے پلٹ کر دیکھا تو مجھے وہ نظر نہ آیا۔ گویا کہ ایسا معلوم ہوا کہ زمین پھٹ گئی ہے اور وہ زمین میں داخل ہوگیا ہے۔ اس پر میں نے ذاتی طور پر خیال کیا کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ اس کے بعد میں واپس آیا تو میں نے کبھی کسی امیر کی زیارت نہ کی۔ نہ اس کے دروازے پر گیا اور نہ ہی کبھی اپنی ضرورت کا سوال کیا۔''(۵۶)

---

(۵۵).الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ لابن حجر:332/2

(۵۶).الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ لابن حجر:332/2، فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر:435/1

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقرہ نمبر ۱۵۰: امام ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے جرح وتعدیل کی کتب میں لکھا ہے:

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے باب الزھد میں اس آدمی کے بارے میں کلام کی ہے جو ان کے سامنے تھا۔ پھر وہ ان سے غائب ہوگیا اسے معلوم نہیں کہ وہ کیسے چلا گیا؟ تو ان کے خیال میں وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔''

نعیم بن میسرہ نے یحصب صوبے کے ایک آدمی سے حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔(۵۷)

فقرہ نمبر ۱۵۱: ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں روایات میں آیا ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کے خادم ابراہیم بن بشار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

''میں شام میں ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھا۔ تو میں نے کہا اے ابو اسحاق! آپ مجھے اپنے حالات کی ابتدا کے بارے میں خبر دیں۔ تو انہوں نے کہا کہ میں ایک نوجوان آدمی تھا۔ تو اس وقت مجھے شکار کا بڑا شوق تھا۔ ایک دن میں ذہنی طور پر خرگوش یا لومڑی کے شکار کو نکلا۔ میں اس کے پیچھے بھاگ ہی رہا تھا کہ اچانک کسی نے مجھے یا ابراہیم کہہ کر غیبی طور پر آواز دی۔ میں اسے دیکھ نہ سکا۔ اس نے کہا: کیا تو اسی لئے پیدا کیا گیا ہے؟ کیا تجھے اسی کام کا حکم دیا گیا ہے؟۔ میں گھبرا گیا اور رک گیا۔ پھر میں نے ''اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم''

(۵۷). الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم:5/85، رقم:395

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھا اور گھوڑے کو ایڑی لگائی تو اس نے ایسا بار بار کہا۔ پھر ایک غائبانہ آواز دینے والے نے زین کے پچھلے حصہ سے آواز دی کہ اللہ کی قسم! تجھے اس لئے نہیں پیدا کیا گیا اور نہ ہی تجھے اس کا حکم دیا گیا ہے۔ تو ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں گھوڑے سے اترا۔ تو میرے والد کا چرواہا بکریاں چراتا ہوا میرے سامنے آیا تو میں نے اُونی جبہ پکڑا اور پہن لیا۔ میں نے گھوڑا اور جو کچھ میرے پاس تھا چرواہے کو دے دیا اور خود مکہ کی طرف چل پڑا۔ ابھی میں جنگل میں ہی تھا۔ میں نے ایک آدمی کو جاتے ہوئے دیکھا جس کے پاس نہ کوئی برتن اور نہ ہی زادِ سفر تھا۔ جب رات ہوئی تو اس نے مغرب کی نماز پڑھی تو اس نے گفتگو کرتے ہوئے اپنے ہونٹ ہلائے لیکن میں نہ سمجھ سکا۔ اچانک ایک برتن میں کھانا اور دوسرے برتن میں پینے کی چیز تھی۔ میں نے اس کے ساتھ کھانا کھایا اور پانی پیا۔ چند دن میں اس کے ساتھ اس طرح رہا۔ اس نے مجھے اللہ تعالیٰ کے اسمِ اعظم سکھائے۔ پھر وہ مجھ سے غائب ہو گیا۔ میں وہاں اکیلا رہ گیا۔ پھر ایک دن میں اپنی اس تنہائی پر بڑا پریشان ہو گیا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اچانک ایک آدمی نے مجھے کمر سے پکڑا اور مجھے کہا اب مانگو تو تجھے دے دیا جائے گا۔ میں اس کی اس بات سے گھبرا گیا۔ اس نے مجھے کہا کہ تجھ پر کسی قسم کی گھبراہٹ نہیں ہونی چاہیے۔ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارا بھائی خضر ہوں۔"(۵۷)

فقرہ نمبر۱۵۲: عبدالمغیث بن زہیر الحربی الحنبلی نے اپنی کتاب کے ایک حصہ میں حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں متعدد واقعات ذکر کیے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔انہوں نے کہا:

"میں نے بیت المقدس میں حضرت خضر علیہ السلام اورحضرت الیاس علیہ السلام کودیکھا ہے۔"(۵۸)

فقرہ نمبر۱۵۳: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بھی منقول ہے:

"میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس حضرت خضر علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا کہ احمد کو کہہ دو کہ آسمان میں رہنے والا اور فرشتے اس سے راضی ہیں۔"(۵۹)

فقرہ نمبر۱۵۴: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے:

"وہ مکہ کی طرف نکلے تو ان کے ساتھ ایک آدمی تھا۔میرے دل میں یہ خیال آیا کہ یہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔"(۶۰)

---

(۵۷).الطبقات الصوفية للسلمی:29,31، تهذيب تاريخ ابن عساكر لعبد القادر بدران:174,175/2، الاصابة فی تمييز الصحابة لابن حجر:333/2، میں کہتا ہوں بھلا یہ بات کیسے تسلیم کرلی جائے کہ کوئی آدمی کسی کو کہے کہ میں خضر ہوں تو وہ بغیر کسی تحقیق کے اس کی بات کو قبول کرلے۔

(۵۸).الاصابة فی تمييز الصحابة لابن حجر:334/2

(۵۹).الاصابة فی تمييز الصحابة لابن حجر:334/2

(۶۰).الاصابة فی تمييز الصحابة لابن حجر:334/2

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ ان واقعات پر جرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

عبد المغیث نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے جو کچھ جمع کیا اور نقل کیا ہے۔ وہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت نہیں ہے۔"(٦١)

فقرہ نمبر ١٥٥: مزید امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اس کتاب میں معروف کرخی سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضرت خضر علیہ السلام نے میرے ساتھ گفتگو کی ہے۔ حالانکہ یہ بات معروف کرخی سے کیسے درست ہو سکتی ہے۔"(٦٢)

فقرہ نمبر ١٥٦: ابو حیان اندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے:

"بہت سے تصوف کی طرح منسوب لوگوں نے یہ جھوٹ بولا ہے کہ انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا ہے۔"

امام ابوالفتح قشیری ایک بزرگ سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا:

"میں نے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا ہے۔ اس سے گفتگو کی ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ تجھے کس نے بتایا کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں یا تو نے یہ کیسے معلوم کر لیا کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں تو وہ خاموش ہو گیا۔"

ابو حیان اندلسی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ بعض صوفیہ کا خیال ہے کہ صالحین نے ان

---

(٦١). الاصابة في تمييز الصحابة لابن حجر: 334/2

(٦٢). الاصابة في تمييز الصحابة لابن حجر: 334/2

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام خضریہ کو حضرت خضر علیہ السلام کی صفات نے نوازا ہے اور بعض کا خیال ہے کہ ہر دور میں خضر ہوتا ہے۔ (۶۳)

میں (حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ) یہ کہتا ہوں کہ یہ بات ہر ایک کے نزدیک تسلیم شدہ ہے کہ مشہور حضرت خضر علیہ السلام تو فوت ہو چکے ہیں۔ (۶۴)

فقرہ نمبر ۱۵۷: ابو حیان اَندلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

> "ہمارے شیوخ الحدیث میں عبدالواحد عباسی کے بارے میں ان کے تلامذہ کا اعتقاد تھا کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ اکٹھے رہے ہیں۔" (۶۵)

فقرہ نمبر ۱۵۸: میں (حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ) یہ کہتا ہوں کہ ہمارے شیخ حافظ ابو الفضل عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے:

> "شیخ عبداللہ بن اسعد الیافعی کا عقیدہ تھا کہ حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں۔ حافظ ابوالفضل عراقی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے ان سے ذکر کیا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام الحربی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق حیاتِ استمرار کا انکار کرتے ہیں۔ تو وہ غصے میں آ کر کہنے لگے کہ جو آدمی یہ کہتا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں میں اس سے ناراض ہوں۔ تو

---

(٦٣). تفسير البحر المحيط لابی حیان :148/6

(٦٤).الاصابة فی تمییز الصحابة لابن حجر :334/2

(٦٥).تفسير البحر المحيط لابی حیان :148/6

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو الفضل عراقی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے ان سے کہا ہم حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق وفات کے عقیدے سے رجوع کرتے ہیں۔" (٦٦)

فقرہ نمبر ١٥٩: حافظ ابو الفضل عراقی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

"ہم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ ملاقات کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان میں قاضی علم الدین بساطی جو کہ برقوق پر غلبہ کے وقت مالکیہ کی طرف سے قاضی کے فرائض سرانجام دے رہا تھا۔ اس دور کے اکثر اہل علم ان کی اس بات کا انکار کرتے تھے۔"

فقرہ نمبر ١٦٠: اب آخر میں مَیں (حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ) یہ کہتا ہوں کہ دلائلِ شرعیہ کی روشنی میں لوگوں کا میلان حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق حیاتِ استمرار کے عوامی عقیدے کے خلاف ہے۔ لیکن بسا اوقات حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق حیات استمرار کے عقیدے کے متعلق اکثر ناقلین کی تعداد کو دیکھ کر حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق حیاتِ استمرار کا عقیدہ لوگوں کے اذہان میں جنم لیتا ہے۔ مگر اس کے جواب میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس عقیدے کے دلائل کی تمام روایات سنداً کمزور اور غیر ثابت ہیں۔ جب ان میں ہر ایک روایت کی سند میں ایک ایسا سبب موجود ہے۔ جو اس روایت کی سند کے ضعیف ہونے کا متقاضی ہے۔ تو پھر اس طرح کی روایات کا مجموعہ

---

(٦٦). الدرر الكامنة في أعيان المائة الثامنة لابن حجر :247,249/2

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس طرح قبول کیا جائے گا۔ جبکہ اس طرح کی روایات کی صورت تواتر معنوی ہے۔ تو اس کو حاتم طائی کی سخاوت کی روایات کی مثل نا قابلِ قبول قرار دیا جائے گا۔

فقرہ نمبر ۱۶۱: دوسری طرف حضرت خضر علیہ السلام کی عدم بقا کے دلائل میں قوی ترین دلیل قرآن کی یہ آیتِ کریمہ ہے:

وَ مَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ط اَفَائِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ○

ترجمہ: ''آپ سے پہلے کسی انسان کو بھی ہم نے ہیشگی نہیں دی کہا اگر آپ مر گئے تو وہ ہمیشہ کیلئے رہ جائیں گے۔''

(سورۃ الانبیاء آیت:۳۴)

تو اگر حضرت خضر علیہ السلام کو دوام ہے تو وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں جو کہ قرآن کی اس آیت کے خلاف ہے۔

اور یہ حدیث:

''أریتکم لیلتکم هذه؟ فان علی رأس مائته سنة منها لایبقیٰ علی ظهر الارض ممن هوالیوم علیها احد.''

ترجمہ: ''مجھے تم میں ہر آدمی اس رات میں دکھایا گیا ہے جو آدمی بھی آج زمین پر زندہ ہے وہ ایک سو سال کے بعد زندہ باقی نہ رہے گا۔''(۶۷)

(۶۷). صحیح البخاری: 34/1، رقم:116، صحیح مسلم: 1965/4، رقم:217،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان تمام دلائل کی تفصیل گزشتہ اوراق میں گزر چکی ہے۔

فقرہ نمبر ۱۶۲: حضرت خضر علیہ السلام کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہ آنا اور شرعی دلائل کے بغیر ازمنہ سابقہ کے لوگوں میں صرف اکیلے حضرت خضر علیہ السلام کو حیاتِ استمرار مل جانا یہ عدمِ بقا حضرت خضر علیہ السلام پر ایک قوی ترین دلیل ہے اور یہ ایسے دلائل ہیں جن کی بنیاد پر حضرت خضر علیہ السلام کی نبوت پر بھی حتمی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ اگر وہ فرشتہ بھی ثابت ہو جائے۔(۶۸) ان کے متعلق اگر یہ خاموشی والا نظریہ رکھ لیا جائے تو اس طرح تمام اشکالات ختم ہو جاتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابق) سنن ابی داوٗد:219/4، رقم:4350، سنن الترمذی:90/4، رقم:2251، مسند احمد بن حنبل:222/10م رقم:6028، صحیح ابن حبان:256/7، رقم:2989، السنن الکبریٰ للبیہقی:453/1، رقم:1971، السنن الکبریٰ للنسائی:375/5، رقم:5840، المستدرک علی الصحیحین للحاکم:544/4، رقم:8521، الفتن لنعیم بن حماد:702/2، رقم:1980، جامع الاصو ل فی احادیث الرسول لابن الاثیر:388/10، رقم:7891، شرح السنۃ للبغوی:193,192/2، رقم:352، مسند الشامین للطبرانی:227/4، رقم:3147

(۶۸). حضرت خضر علیہ السلام کے بارے فرشتہ ہونے کے قول کی تفصیل فقرہ نمبر:24 میں گزر چکی ہے۔ کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ قول انتہائی کمزور اور باطل ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بالکل ٹھیک کہا ہے۔(شرح مسلم للنووی:136/15) حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس قول کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ قول انتہائی عجیب وغریب ہے۔(البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر:328/1)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ آخر

اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق اور اس ذات کے خاص فضل و کرم کے ساتھ ابو الفضل حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی اس کتاب ''الزھر النضر فی حال الخضر'' کا ترجمہ ۸۔صفر المظفر ۱۴۳۳ھ مطابق یکم جنوری ۲۰۱۲ء بروز بدھ رات بارہ بجے مکمل ہوا۔ جس پر ہم اپنے مالکِ ارض و سما کے بے حد شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمیں اس کاوش کی توفیق بخشی۔ آخر میں اپنے مالک کے دربار میں اس طرح دعا گو ہیں: اے ہمارے ربّ! ہماری اس چھوٹی سی کوشش کو اپنے دربار میں شرفِ قبولیت عطا فرما اور اس کو ہمارے لئے، ہمارے والدین، اساتذہ اور دیگر معاونین کے لئے ذریعہ نجات بنا!

آمین یارب العالمین

عبدہ الفقیر

ابو عبد السلام محمد اکرم جمیل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مآخذ و مراجع للتخریج والتحقیق

کتب التفاسیر

١. الجامع لاحكام القرآن، أبو عبدالله محمد بن أحمد بن أبى بكر بن فرح الأنصارى الخزرجي شمس الدين الأنصارى القرطبى (المتوفىٰ: 671 هـ) ناشر: دار الكتب العلمية المصرية، ط. أولى 1941م.

٢. روح المعانى فى تفسير القرآن العظيم والسبع المثانى، شهاب الدين محمود بن عبد الله الحسينى الآلوسى، ناشر: دار الكتب العلمية۔ بيروت، عام النشر: 1415هـ

٣. البحر المحيط فى التفسير، أبو حيان محمد بن يوسف بن على بن حيان أثير الدين الأندلسى (المتوفىٰ: 745هـ) ناشر: مكتبة السعادة بمصر. عام النشر: 1328هـ

٤. الدر المنثور فى التفسير المأثور، عبد الرحمٰن بن أبى بكر، جلال الدين السيوطى (المتوفىٰ: 911هـ) دار المعرفة، بيروت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كتب الاحاديث و شروحه و علومه

١. صحيح البخارى، الامام أبو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن المغيرة البخارى الجعفى (المتوفیٰ: 256هـ) ناشر: دار طوق النجاة، عام النشر: 1422هـ

٢. صحيح مسلم، الامام مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيرى النيسابورى (المتوفیٰ: 261هـ) ناشر: دار أحياء التراث العربى - بيروت

٣. سنن ابى داوٗد، الامام سليمان بن اشعث السجستانى، ناشر: دار الكتاب العربى بيروت

٤. جامع الترمذى، الامام ابو عيسىٰ محمد بن عيسىٰ بن سورة بن موسىٰ بن ضحاك سلمىٰ، ناشر: دارالغرب الاسلامى، بيروت، لبنان عام النشر: 1998ء

٥. سنن ابن ماجة، أبو عبدالله محمد بن يزيد القزوينى (المتوفیٰ: 273هـ) ناشر: دار احياء الكتب العربية

٦. الموطاء، مالك بن انس بن مالك بن عامر بن عمروبن حارث اصبحى المدنى (المتوفیٰ: 179هـ)، ناشر: دارالاحياء التراث العربى، بيروت - لبنان عام النشر: 1406هـ 1985م

٧. مسنداحمد بن حنبل، أبو عبدالله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيبانى (المتوفیٰ: 241هـ) ناشر: مؤسسة الرسالة. عام النشر: 1421هـ 2001ء

٨. سنن الدارقطنى، أبو الحسن على بن أحمد بن مهدى بن مسعود بن النعمان بن دينار الدارقطنى (المتوفیٰ: 385هـ) ناشر: مؤسسة الرسالة. عام النشر: 1424هـ 2004ء

٩. دلائل النبوة، أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن اسحاق بن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موسىٰ بن مهران الأصبهانى(المتوفىٰ: 430هـ)ناشر: دار النفائس بيروت، عام النشر:1406هـ 1986م

١٠. الاحسان فى تقريب صحيح ابن حبان، محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ معبد التميمى، أبو حاتم ،الدارمى، البستى (المتوفىٰ: 354هـ) ناشر: مؤسسة الرسالة. عام النشر: 1408هـ 1988هـ

١١. صحيح ابن خزيمة، أبو بكر محمد بن اسحاق بن خزيمة بن المغيرة بن صالح بن بكر السلمى النيسابورى(المتوفىٰ: 311هـ) ناشر: المكتب الاسلامى- بيروت

١٢. المراسيل، أبو حاتم محمد عبدالرحمٰن بن أبى حاتم الرازى، تحقيق شكرالله بن نعمة الله مؤسسة الرسالة، عام النشر:1982م

١٣. شرح نخبة الفكر، أبو الفضل أحمد بن على بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانى (المتوفىٰ:852هـ) ناشر:مكتبة الغزالى دمشق

١٤. مسند بزار المنشور باسم البحر الزخار، أبو بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد بن عبيدالله العتكى المعروف بالبزار (المتوفىٰ:292هـ) ناشر:مكتبةالعلوم والحكم المدينة المنورة، عام النشر:1988هـ- 2009هـ

١٥. مسند اسحاق بن راهوية، أبو يعقوب اسحاق بن ابراهيم بن مخلد بن ابراهيم الحنظلى المروزى المعروف ابن راهوية (المتوفىٰ: 238هـ) ناشر: مكتبةالايمان المدينة المنورة، عام النشر:1412هـ 1991هـ

١٦. مسند الحميدى، أبو بكر عبد الله بن الزبير بن عيسىٰ بن عبيدالله القرشى الأسدى الحميدى المكى (المتوفىٰ: 219هـ) ناشر: دار السقا، دمشق- سوريا، عام النشر:1996م

١٧. المصنف، أبو بكر عبدالله بن محمد بن ابى شيبة العبسى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الکوفی(159-235ھ) ناشر: دار القبلةو مکتبة الرشید۔ الریاض عام النشر: 1409ھ

۱۸. المصنف، أبو بکرعبدالرزاق بن همام بن نافع الحمیری الیمانی الصنعانی(المتوفیٰ: 211ھ)ناشر: دارالمکتب الاسلامی - بیروت عام النشر:1403ھ

۱۹. المعجم الکبیر، ،أبو القاسم سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی الطبرانی، ناشر:دار احیاء التراث العربی، عام النشر:1983م

۲۰. المعجم الأوسط، أبو القاسم سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی الطبرانی، ناشر: دار الحرمین - القاهرة، عام النشر:1415ھ

۲۱. سنن الکبریٰ، أحمدبن الحسین بن علی بن موسیٰ أبو بکر البیهقی، ناشر: مکتبة دار الباز۔ مکة المکرمة، عام النشر:1414ھ 1994م

۲۲. سنن الکبریٰ، أبو عبد الرحمٰن أحمد بن شعیب بن علی الخراسانی، النسائی (المتوفیٰ: 303ھ) ناشر:مؤسسة الرسالة - بیروت، عام النشر:1421ھ 2001م

۲۳. المستدرک علی الصحیحین، أبو عبد اللّٰه الحاکم محمد بن عبد اللّٰه بن محمد بن حمدویة بن نعیم بن الحکم الطهمانی النیسابوری المعروف بابن البیع (المتوفیٰ:405ھ) ناشر:دار الکتب العلمیة۔ بیروت، عام النشر:1411ھ 1990م

۲۴. الآحاد والمثانی، أبو بکر بن أبی عاصم وهو أحمد بن عمرو الضحاک بن مخلد الشیبانی(المتوفیٰ: 287ھ) ناشر:دار الرایة - الریاض، عام النشر:1411ھ 1991م

۲۵. الأسماء والصفات، أحمدبن الحسین بن علی بن موسیٰ أبو بکر البیهقی(المتوفیٰ: 458ھ)ناشر:مکتبة السوادی، جدة المملکة

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العربية السعودية، عام النشر: 1413هـ 1993م

۲۶. الترغيب والترهيب، أبو محمد عبد العظيم بن عبد القوى المنذرى، ناشر: دار الكتب العلمية، بيروت لبنان، عام النشر: 1417هـ

۲۷. الزهد، أبو عبدالله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيبانى (المتوفىٰ: 241هـ)
ناشر: مطبعة ام القرىٰ

۲۸. السنة، أبو بكر أحمد بن محمد بن هارون بن يزيد الخلال البغدادى الحنبلى (المتوفىٰ: 311هـ) ناشر: دار الراية - الرياض، عام النشر: 1410هـ 1989م

۲۹. السنة، أبو بكر بن أبى عاصم وهو أحمد بن عمرو بن الضحاك بن مخلد الشيبانى (المتوفىٰ: 287هـ) ناشر: المكتب الاسلامى - بيروت، عام النشر: 1400هـ

۳۰. الشريعة، أبو بكر محمد بن الحسين بن عبدا لله الآجرى البغدادى (المتوفىٰ: 360هـ) ناشر: دار الوطن - الرياض، عام النشر: 1420هـ 1999م

۳۱. جامع الاصول فى احاديث الرسول، مجد الدين أبو السعادات المبارك بن محمد الجزرى المعروف بابن الاثير (المتوفىٰ: 606هـ) ناشر: مكتبة الحلوانى - مطبعة الملاح مكتبة دار البيان، عام النشر: 1389هـ 1969م

۳۲. حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن اسحاق بن موسىٰ بن مهران الأصبهانى (المتوفىٰ: 430هـ) ناشر: دار الكتاب العربى - بيروت، دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع بيروت، دار الكتب العلمية - بيروت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۳. شرح السنة، محیی الدین، أبو محمد الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوی الشافعی(المتوفیٰ: 516ھ) ناشر:المکتب الاسلامی۔ دمشق، بیروت، عام النشر:1403ھ 1983م

۳۴. شرح مشکل الآثار، أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدی الحجری المصری المعروف بالطحاوی(المتوفیٰ: 321ھ) ناشر:مؤسسة الرسالة عام النشر:1415ھ 1494م

۳۵. شرح معانی الآثار، أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدی الحجری المصری المعروف بالطحاوی(المتوفیٰ: 321ھ) ناشر:عالم الکتاب، عام النشر:1414ھ 1994م

۳۶. مسند ابی داؤد، أبو داؤد سلیمان بن داؤد بن الجارود الطیالسی البصری (المتوفیٰ: 204ھ) ناشر:دار هجر - مصر عام النشر:1419ھ 1999م

۳۷. مسند الشامیین،أبو القاسم سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی الطبرانی، ناشر:مؤسسة الرسالة - بیروت عام النشر:1405ھ 1984م

۳۸. معجم بابن عساکر، ثقة الدین ، أبو القاسم علی بن الحسین بن هبة اللّٰه المعروف بابن عساکر (المتوفیٰ:571ھ) ناشر:دار البشائر - دمشق، عام النشر:1421ھ 2000م

۳۹. مشکوٰة المصابیح للامام محمد بن عبد اللّٰه الخطیب التبریزی، ناشر: المکتب الاسلامی۔ بیروت، عام النشر:1405۔ 1985

۴۰. اللآلئ المنثورة فی الأحادیث المشتهرة المعروف به (التذکرة فی الأحادیث المشتهرة)، أبو عبد اللّٰه بدر الدین محمد بن عبد اللّٰه بن بهاور الزرکشی الشافعی(المتوفیٰ:794ھ) ناشر:دارالکتب العلمیة

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- بیروت، عام النشر:1406ھ 1986م

٤١. اللآلی المصنوعة فی الأحادیث الموضوعة، عبد الرحمٰن بن أبی بکر ، جلال الدین السیوطی(المتوفیٰ:911ھ) ناشر:دار المعرفة عام النشر:1975م

٤٢. الدرر المنتثرة فی الأحادیث المشتهرة، عبد الرحمٰن بن أبی بکر ، جلال الدین السیوطی(المتوفیٰ: 911ھ) ناشر:عمادة شؤون المکتبات - جامعة الملک سعود الریاض

٤٣. الفوائد المجموعة فی الأحادیث الموضوعة، محمد بن علی بن محمد الشوکانی (المتوفیٰ:1250ھ) ناشر:دار الکتب العلمیة - بیروت لبنان

٤٤. المقاصد الحسنة فی بیان کثیر من الأحادیث المشتهرة علی الألسنة، شمس الدین أبو الخیر محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد السخاوی (المتوفیٰ:902ھ)ناشر:دار الکتاب العربی - بیروت، عام النشر:1405ھ 1985م

٤٥. تنزیه الشریعة المرفوعة فی الاحادیث الموضوعة، أبو الحسن علی بن محمد بن عراق الکتانی، (المتوفیٰ:962ھ) تحقیق عبد الوهاب بن عبد اللطیف و عبد اللّٰہ محمد الصدیق ناشر دار الکتب العلمیة بیروت

٤٦. قانون الموضوعات مع تذکرة الموضوعات، محمد طاهر الفتنی الهندی (المتوفیٰ:986ھ)

٤٧. المنار المنیف فی الصحیح والضعیف، ابو عبد اللّٰہ محمد بن أبی بکر المعروف بابن القیم الجوزیة (المتوفیٰ: 751) تحقیق عبد الفتاح أبو غدة حلب، عام النشر:1970م

٤٨. منهاج الیقین فی شرح أدب الدنیا والدین، أویس وفا الأرزنجانی، ناشر:محمود بك، عام النشر:1328ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٤٩. الموضوعات، جمال الدين أبو الفرج عبد الرحمٰن بن على بن محمد الجوزى(المتوفىٰ:597هـ) ناشر:دار الكتب العلمية، بيروت

٥٠. جامع الأحاديث، عبد الرحمٰن بن أبى بكر ، جلال الدين السيوطى (المتوفىٰ:911هـ) مكتبة الشاملة

٥١. كشف الخفاء و مزيل الألباس، أبو الفداء اسماعيل بن محمد بن عبد الهادى الجراحى العجلونى الدمشقى، (المتوفىٰ: 1162هـ) ناشر:دار الاحياء التراث العربى، عام النشر:1391هـ

٥٢. كنز العمال فى سنن الأقوال والأفعال، علاء الدين على بن حسام الدين ابن قاضى خان القادرى الشاذلى الهندى المعروف بالمتقى الهندى (المتوفىٰ: 975هـ) ناشر:مؤسسة الرسالة، عام النشر:1401هـ 1981م

٥٣. مجمع الزوائدو منبع الفوائد، أبو الحسين نور الدين على بن ابى بكر بن سليمان الهيثمى(المتوفىٰ:807هـ) ناشر:دار الفكر ـ بيروت عام النشر:1412هـ

٥٤. أسنى المطالب فى أحاديث مختلفة المراتب، محمد بن محمد درويش، أبو عبد الرحمٰن الحوت الشافعى (المتوفىٰ:1277هـ) ناشر:طبعة حلبى بمصر، عام النشر:1346هـ

٥٥. فتح البارى شرح صحيح البخارى، أبو الفضل أحمد بن على بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانى (المتوفىٰ:852هـ) ناشر:دار الفكر مصور عن الطبعة السلفية

٥٦. شرح مسلم، أبو زكريا يحيى بن شرف بن مرى النووى(631هـ 676هـ) ناشر:دار الفكر بيروت

٥٧. سلسلة الاحاديث الصحيحة،محمد ناصر الدين البانى،منشورا ت المكتب الاسلامى

٥٨. سلسلة الاحاديث الضعيفة،محمد ناصر الدين البانى، منشورات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المكتب الاسلامی

٥٩. تحفة الأحوذی بشرح جامع الترمذی، أبو العلا محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحيم المباركفوری(المتوفیٰ: 1353) ناشر:دار الكتب العلمية۔ بيروت

٦٠. هدی الساری مقدمة فتح الباری، ،أبو الفضل أحمد بن علی بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانی (المتوفیٰ:852هـ) ناشر:دار الفكر مصور عن الطبعة السلفية

كتب التواريخ و السير:

١. تاريخ الامم والملوك ،أبو جعفر محمد بن جرير بن يزيد كثير بن غالب الآملی الطبری(المتوفیٰ:310هـ)ناشر: دارالمعارف بمصر، عام النشر:1960م

٢. البداية والنهاية، أبو الفداء اسماعيل بن عمر بن كثير القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفیٰ: 774هـ) ناشر: داراحياء التراث العربی، عام النشر:1408هـ 1988م

٣. الكامل فی التاريخ،ابو الحسن علی بن ابی الكرم محمد بن محمد بن عبد الكريم بن عبد الواحد الشيبانی الجزری، المعروف عز الدين ابن الاثير(المتوفیٰ: 630هـ)ناشر:المنيرة، عام النشر:1348هـ

٤. المنتظم فی تاريخ الامم والملوك، جمال الدين أبو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد الجوزی(المتوفیٰ: 597هـ) ناشر:دار الكتب العلمية۔ بيروت، عام النشر:1412هـ 1992م

٥. تاريخ الخلفاء، عبد الرحمٰن بن أبی بكر ، جلال الدين السيوطی(المتوفیٰ:911هـ) ناشر:تحقيق أبو الفضل ابراهيم ، ناشر: دار الفجالة القاهرة، عام النشر:1986م

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦. حسن المحاضرة فی تاریخ مصر والقاهرة، عبد الرحمٰن بن أبی بكر ، جلال الدين السيوطی(المتوفیٰ:911ھـ) ناشر:دار احياء الكتب العربية۔مصر، عام النشر:1387ھـ 1967م

٧. سيرة عمر بن عبد العزيز، أبو محمد بن عبد اللّٰه بن عبد الحكيم المصری، (المتوفیٰ:214) تحقيق أحمد عبيد ط، خامسة دمشق عام النشر:1967م

٨. شذرات الذهب فی أخبار من ذهب، أبو الفلاح عبد الحی بن أحمد بن محمد ابن العماد العكری الحنبلی،(المتوفیٰ: 1089ھـ) ناشر:دار ابن كثير دمشق۔بيروت، عام النشر:1406ھـ 1986م

٩. فتوح البلدان، أحمد بن يحيی بن جابر بن داوٗد البلاذری (المتوفیٰ: 279ھـ)ناشر:دار و مكتبة الهلال ۔ بيروت، عام النشر:1988م

١٠. المعرفة والتاريخ، أبو يوسف يعقوب بن سفيان الفسوی (المتوفیٰ: 347ھـ) ناشر:تحقيق الدكتور أكرم ضياء العمری، ناشر:مطبعة الأرشاد بغداد، عام النشر:1984م

١١. مروج الذهب و معادن الجوهر، أبو الحسن علی بن الحسين بن علی المسعودی (المتوفیٰ: 346ھـ) ناشر:دار الأندلس بيروت، عام النشر:1965م

١٢. تهذيب تاريخ دمشق الكبير لابن عساكر، عبد القادر بدران (المتوفیٰ:1346ھـ) دار النشر:دار المسيرة بيروت

١٣. تهذيب الاسماء واللغات، ابو زكريا يحيیٰ بن شرف النووی(المتوفیٰ:676ھـ) دار النشر: دار الكتب العلمية بيروت

١٤. مراص الاطلاع علی أسماء الأمكنة والبقاع، صفی االدين عبد المؤمن بن عبد الحق البغدادی، المتوفیٰ:739ھـ ناشر۔دار المعرفة بيروت، عام النشر:1954م

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٥. المعمرون والوصايا، ابو حاتم السجستانى سهل بن محمد بن عثمان (المتوفىٰ:250هـ) ناشر: الحلبى بمصر
١٦. الفتاوى لابن الصلاح، أبو عمر عثمان بن عبد الرحمٰن المعروف بابن الصلاح (المتوفىٰ:643) ناشر: طبعة مكتبة ابن تيمية القاهرة
١٧. المجموع الفتاوى، شيخ الاسلام أحمد بن عبد الحليم بن تيمية، (المتوفىٰ:727)
١٨. مختصر الفتاوىٰ المصرية لابن تيمية، أبو عبدالله محمد بن على الحنبلى (المتوفىٰ:779هـ) ناشر: الباكستان
١٩. الحاوى الفتاوىٰ، عبد الرحمٰن بن أبى بكر ، جلال الدين السيوطى(المتوفىٰ:911هـ) ناشر:دار الكتب العلمية بيروت
٢٠. نقض المنطق لابن تيمية ، ناشر:مكتبة السنة المحمدية القاهرة
٢١. بدائع الزهور ووقائع الدهور، محمد بن احمد بن اياس الحنفى، ناشر: دار الكتب العلمية بيروت
٢٢. خاتم السفر السعادة، فيروز آبادى (بهامش كشف الغمة للشعرانى)الاعلام ، خير الدين زركلى
٢٣. الاكمال فى رفع الارتياب عن المؤتلف والمختلف من الأسماء والأنساب، أمير أبو نصر على بن هبة الله الشهير الماكول، (المتوفىٰ:475) ناشر: حيدر آباد دكن عام النشر:1383هـ

كتب التراجم والطبقات

١. الاصابة فى تمييز الصحابة،أبو الفضل أحمد بن على بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانى (المتوفىٰ:852هـ) ناشر:طبعة البجاوى و طبعة بيروت مع الاستيعاب، عام النشر:1987م
٢. تعجيل المنفعة بزوائد رجال الأئمة الأربعة، أبو الفضل أحمد بن على بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانى (المتوفىٰ:852هـ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناشر: دار الكتاب العربى، بيروت

٣. الجرح والتعديل، أبو محمد عبد الرحمٰن بن محمد بن ادريس بن المنذر التميمى الحنظلى الرازى ابن أبى حاتم (المتوفىٰ:327هـ) ناشر: طبعة مجلس دائرة المعارف العثمانية حيدر آباد الدكن - الهند، دار احياء التراث العربى - بيروت، عام النشر: 1271هـ 1952م

٤. الضعفاء، أبو جعفر محمد بن عمرو بن موسىٰ بن حماد العقيلى (المتوفىٰ:322هـ)
ناشر: دار ابن عباس - مصر، عام النشر: 2008م

٥. الضعفاء الصغير، الامام أبو عبد اللّٰه محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن المغيرة البخارى الجعفى (المتوفىٰ:256هـ) ناشر: حلب تحقيق محمود ابراهيم زيد

٦. الضعفاء والمتروكين، أبو عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب بن على الخراسانى، النسائى (المتوفىٰ:303هـ) تحقيق محمود ابراهيم زيد مطبوع مع الضعفاء الصغير للبخارى

٧. الكامل فى ضعفاء الرجال، أبو أحمد بن عدى الجرجانى (المتوفىٰ:365هـ) مخطوط مصور من مكتبة أحمد ثالث باستنبول فى مكتبة الجامعة الاسلامية بالمدينة الطيبة

٨. المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين، محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ معبد التميمى، أبو حاتم، الدارمى، البستى (المتوفىٰ: 354هـ) ناشر: دار الوعى - حلب، عام النشر: 1396م

٩. تقريب التهذيب، أبو الفضل أحمد بن على بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانى (المتوفىٰ:852هـ) ناشر: دار الرشيد - سوريا، عام النشر: 1406هـ 1986م

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰. تهذيب التهذيب، أبو الفضل أحمد بن على بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانى (المتوفىٰ:852هـ) ناشر:دار الفكر ـ بيروت، عام النشر:1404هـ 1984م

۱۱. تهذيب الكمال فى أسماء الرجال، يوسف بن عبد الرحمٰن بن يوسف، أبو الحجاج جمال الدين ابن الزكى أبى محمد القضاعى الكلبى المزى (المتوفىٰ:742) ناشر:مؤسسة الرسالة ـ بيروت، عام النشر:1400هـ 1980م

۱۲. لسان الميزان، أبو الفضل أحمد بن على بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانى (المتوفىٰ: 2 5 8هـ) ناشر:مؤسسة الأعلمى للمطبوعات بيروت لبنان، عام النشر:1390هـ 1971م

۱۳. الدر الكامنة فى أعيان المائة الثامنة، أبو الفضل أحمد بن على بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانى (المتوفىٰ:852هـ) ناشر:دار جبل بيروت

۱٤. ميزان الاعتدال فى نقد الرجال، شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قايماز الذهبى (المتوفىٰ:748هـ) ناشر: دارالمعرفة للطباعة والنشر بيروت ـ لبنان، عام النشر:1382هـ 1963م

۱۵. تذكرة الحفاظ، شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قايماز الذهبى (المتوفىٰ:748هـ) ناشر:دار احياء التراث العربى

۱٦. الضوء اللامع ، شمس الدين محمد بن عبد الرحمٰن السخاوى (المتوفىٰ:902) ناشر: مكتبة القدسى

۱۷. تاريخ بغداد،ابو بكر احمد بن على الخطيب البغدادى، ناشر:دارالكتب العلمية بيروت،لبنان، عام النشر:1417هـ

۱۸. طبقات الصوفية ، ابو عبد الرحمٰن محمد بن حسن السلمى. (المتوفىٰ:412) دار التأليف بمصر عام النشر: طبعة الثانية 1969م

۱۹. طبقات الفقهاء، ابو اسحاق ابراهيم بن على الشيرازى الشافعى (المتوفىٰ:476هـ) ناشر: دار الرائد العربى بيروت، عام النشر- 1981م

۲۰. طبقات المفسرين، عبد الرحمٰن بن أبى بكر ، جلال الدين السيوطى (المتوفىٰ:911هـ) ناشر:مكتبه وهبة القاهرة

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نایاب تاریخی تصاویر کے ساتھ

عظیم مسلم شخصیات کی زندگی پر مستند کتابیں

ان کتابوں کے بغیر آپ کی لائبریری نامکمل ہے!

حیات حضرت ابراہیم علیہ السلام	محمد رضی الاسلام ندوی
حیاتِ حضرت خضر علیہ السلام	حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ
حیات حضرت ذوالقرنین علیہ السلام اور یاجوج وماجوج	نوید احمد ربانی
حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام	کامران اعظم سوہدروی
سیرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا	حافظ ناصر محمود
حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ (اللہ کی تلوار)	صادق حسین صدیقی سردھنوی
حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ	ڈاکٹر حسن ابراہیم حسن
حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا	حافظ ناصر محمود
حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ	حافظ ناصر محمود
غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ	عبدالرشید عراقی
حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ	کامران اعظم سوہدروی
حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ	کامران اعظم سوہدروی
حضرت عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ	راجہ طارق محمود نعمانی
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	راجہ طارق محمود نعمانی
حضرت شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ مع دیوانِ شمس تبریز	راجہ طارق محمود نعمانی
سوانح مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ	علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	پروفیسر مرزا اصفدر بیگ
حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ	مولانا عبدالسلام ندوی

نفیس طباعت، اعلیٰ کاغذ، خوبصورت سرورق اور مضبوط بائنڈنگ

ناشران: بُک کارنر شوروم بالمقابل اقبال لائبریری بُک سٹریٹ جہلم پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نایاب تاریخی تصاویر کے ساتھ

عظیم تاریخی شخصیات — شاہکار سوانح عمریاں

ان کتابوں کو اپنی لائبریری کی زینت بنائیے!

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ	(فاتح مصر)	ڈاکٹر حسن ابراہیم حسن
حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ	(اللہ کی تلوار)	صادق حسین صدیقی سردھنوی
محمد بن قاسم	(فاتح سندھ)	صادق حسین صدیقی سردھنوی
طارق بن زیاد	(فاتح اندلس)	صادق حسین صدیقی سردھنوی
سلطان محمود غزنوی	(بت شکن)	صادق حسین صدیقی سردھنوی
عماد الدین زنگی	(عظیم فاتح)	صادق حسین صدیقی سردھنوی
غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ	(عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم)	عبدالرشید عراقی
صلاح الدین ایوبی	(فاتح بیت المقدس)	ہیرلڈلیم/مترجم: محمد یوسف عباسی
امیر تیمور	(جس نے دنیا ہلا ڈالی)	ہیرلڈلیم/مترجم: محمد عنایت اللہ
چنگیز خان	(دہشت اور جنون کا نشان)	ہیرلڈلیم/مترجم: سیّد ذیشان نظامی
سقراط	(عظیم فلسفی)	کورامیسن/مترجم: آنسہ صبیحہ حسن
سکندر اعظم	(عظیم فاتح)	انجم سلطان شہباز
شیر شاہ سوری	(شیرِ دل بادشاہ)	انجم سلطان شہباز
سلطان محمد فاتح	(فاتح قسطنطنیہ)	ڈاکٹر محمد مصطفےٰ صفوت
حیدر علی	(سلطنت خداداد کا بانی)	نریندر کرشن سنہا
خلیفہ ہارون الرشید	(پانچویں عباسی خلیفہ)	راجہ طارق محمود نعمانی
ابن خلدون	(مؤرخ، فقیہ، فلسفی اور سیاستدان)	مولانا عبدالسلام ندوی
عمر خیام	(فارسی شاعر اور فلسفی)	سیّد سلیمان ندوی
امیر خسرو	(فارسی و ہندی شاعر، ماہر موسیقی)	سیّد صباح الدین عبدالرحمٰن

نفیس طباعت، اعلیٰ کاغذ، خوبصورت سرورق اور مضبوط بائنڈنگ

ناشران: بک کارنر شوروم بالمقابل اقبال لائبریری بک سٹریٹ جہلم پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچوں اور بڑوں میں یکساں مقبول اقوال، حکایات، واقعات پر مبنی

زندگی سنوارنے والی سبق آموز کتابیں

قرآنی بکھرے موتی	مرتب: علی اصغر
جنت کے حسین مناظر	مرتب: علی اصغر
ذکر اللہ والوں کے	مرتب: محمد فیروز
اقوال علی رضی اللہ عنہ کا انسائیکلوپیڈیا	مرتب: محمد مغفور الحق
شیخ سعدی کی باتیں	مرتب: محمد مغفور الحق
حکایات سعدی	شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ
حکایات رومی	مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ
روحانی حکایات	مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ
حکایات لقمان (سوانح حیات مع حکایات وواقعات)	کامران اعظم سوہدروی
سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انسائیکلوپیڈیا (کوئز بک)	مرتب: سید ذیشان نظامی
فن تقریر (انعام یافتہ تقاریر)	پروفیسر نوید اے کیانی
گفتگو تقریر ایک فن	ڈیل کارنیگی
پریشان ہونا چھوڑیئے جینا سیکھئے!	ڈیل کارنیگی
میٹھے بول میں جادو ہے	ڈیل کارنیگی
کامیاب لوگوں کی دلچسپ باتیں	ڈیل کارنیگی
39 بڑے آدمی	ڈیل کارنیگی
مانیں نہ مانیں	ڈیل کارنیگی
موت کا منظر (مرنے کے بعد کیا ہوگا؟)	خواجہ محمد اسلام
کلیات اقبال رحمۃ اللہ علیہ	علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ
مکالمات اقبال (علامہ اقبال کی زندگی کے سنہرے واقعات)	پروفیسر سعید راشد علیگ
تذکرۂ اقبال	پروفیسر سعید راشد علیگ

ناشران: بک کارنر شوروم بالمقابل اقبال لائبریری بک سٹریٹ جہلم پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

حیاتِ محمد ﷺ

مصنف
محمد حسین ہیکل

مترجم: ابوافضال شہزاد محمد خان
فوائد و تخریج: نوید احمد ربانی

ہدیہ عوامی ایڈیشن: -/999 روپے
ہدیہ ڈیلکس ایڈیشن: -/1800 روپے

چند نمایاں خصوصیات

- پہلی مرتبہ عربی سے اُردو آسان اور سلیس ترجمہ
- احادیث و واقعات کی مکمل تخریج کے ساتھ
- عوام الناس میں مشہور چند واقعات کا تحقیقی پس منظر
- نایاب تاریخی تصاویر، شجروں اور نقشوں سے مزین
- دیدہ زیب سرورق کے ساتھ حسین ایمبوز جیکٹ
- دُنیا کے بہترین کاغذ پر طباعت اور مضبوط جلد بندی
- اساتذہ، طلباء اور دوست واحباب کو دینے کیلئے ایک بہترین تحفہ

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت طیبہ پر جتنا زیادہ لکھا گیا ہے اتنا دنیا کی کسی شخصیت کے حوالے سے نہیں لکھا گیا۔ کتاب کے مصنف ڈاکٹر محمد حسین ہیکل مصر کے مایہ ناز ادیب، نامور مفکر اور جدید طرز نگارش کے بانی ہیں۔ انہوں نے یہ کتاب مغرب کے اسلام دشمن مستشرقین کے بے بنیاد جھوٹے الزامات اور مذہبی عصبیت سے بھرپور اعتراضات کا جواب دینے کے لئے لکھی، اس کے ساتھ ساتھ نئی مسلمان نسل کے لئے پند و نصائح بھی کئے ہیں تاکہ ان کی کردار سازی ہو سکے۔ مصنف نے علمی نقطہ نظر سے قرآن و حدیث کی روشنی میں ٹھوس اور مدلل جواب دیئے ہیں۔ مستشرقین سکالرز کی سیرت طیبہ پر لکھی گئی کتابوں میں غیر مصدقہ، بے بنیاد اور غیر مستند واقعات کی تردید کی ہے۔ اُمت مسلمہ کے نوجوان کو پیغام دیا ہے کہ وہ سب سے پہلے قرآن و حدیث کا علم حاصل کریں اور کتاب سیرت کا بغور مطالعہ کریں تاکہ غیر مسلم جو پروپیگنڈا کرتے ہیں اس کا مدلل جواب دے سکیں۔ کتاب کا ترجمہ بڑی سلاست سے کیا گیا ہے اور مترجم نے ترجمہ کا حق ادا کر دیا ہے۔ ان کی اس کاوش سے حضرت محمد ﷺ کی سیرت طیبہ پر اردو میں لکھی گئی تصانیف میں قابل قدر اضافہ ہوا ہے جن سے یقیناً عامۃ المسلمین بھی مستفید ہوں گے۔ کتاب 31 ابواب اور 647 صفحات پر مشتمل ہے۔ ابتدا میں حضور اکرم ﷺ سے وابستہ مقامات اور اشیاء مبارکہ کی رنگین تصاویر شامل کی گئی ہیں۔ حیات محمد ﷺ کا ڈیلکس ایڈیشن بھی مارکیٹ میں دستیاب ہے، جس کی قیمت -/1800 روپے ہے۔ دیدہ زیب ٹائٹل کے ساتھ مجلد کتاب کو بک کارنر شوروم بالمقابل اقبال لائبریری بک سٹریٹ جہلم نے شائع کیا ہے۔ (تبصرہ نگار: بشیر واثق، روزنامہ ایکسپریس، سنڈے میگزین، 30 ستمبر 2012ء)

ناشران: بک کارنر شوروم بالمقابل اقبال لائبریری بک سٹریٹ جہلم پاکستان

پرنٹرز۔ پبلشرز۔ کمپوزرز۔ ڈیزائنرز۔ بک سیلرز۔ ہول سیلرز اینڈ لائبریری آرڈر سپلائرز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نامور مصری صحافی و مؤرخ محمد حسین ہیکل

کی سیرت و سوانح نگاری میں نادر و نایاب کتب کا عربی سے اُردو ترجمہ

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

نایاب تاریخی تصاویر کے ساتھ

نفیس طباعت، اعلیٰ کاغذ، خوبصورت سرورق اور مضبوط بائنڈنگ

BC

ناشران: بک کارنر شوروم بالمقابل اقبال لائبریری بک سٹریٹ جہلم پاکستان

فون نمبر 0544-614977, 621953 موبائل 0323-5777931

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفۂ راشد، خلیفۃ المسلمین، فاتح خیبر، داماد رسول ﷺ، شیر خدا، امیر المومنین

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

...... تاریخ اور سیاست کی روشنی میں ......

مصنف: ڈاکٹر طٰہٰ حسین
مترجم: انجم سلطان شہباز
فوائد تعلیق تخریج: نوید احمد ربانی

زیر نظر کتاب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سیرت پر لکھی جانے والی شاہکار کتب میں سے ایک ہے۔اس کے مصنف ڈاکٹر طٰہٰ حسین عالم عرب کے مشہور ومعروف ادیب تھے۔آپ نے "الفتنة الکبریٰ" کے نام سے دو ضخیم کتابیں لکھیں۔ان میں سے ایک کتاب میں خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت کا احوال رقم کیا اور دوسری کتاب میں خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور ان کے دورِ خلافت کا احوال درج کیا۔ڈاکٹر طٰہٰ حسین کی اس کتاب میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے محترم فرزندوں حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کے حالات و واقعات کا محققانہ جائزہ لیا گیا ہے۔زیر نظر کتاب نہایت ناقدانہ اور مبصرانہ انداز وروش لئے ہوئے ہے۔ڈاکٹر طٰہٰ حسین نے اس میں تاریخی واقعات بیان کرتے ہوئے جس طرح تجزیاتی انداز اختیار کیا ہے اور تحقیق وتدقیق کا جو عنصر دیا ہے،اس کے مطالعہ سے تاریخ کا طالب علم یقیناً محو حیرت رہ جاتا ہے۔آپ نے اسباب وعلل مسائل کو ایک قاری کے سامنے واضح طور پر عیاں کر دیا ہے۔ڈاکٹر طٰہٰ حسین نے بھی روایات واحادیث کے اسی ذخیرے سے استفادہ کیا ہے جس سے دیگر مؤرخین نے کیا ہے۔تاہم جو پہلو انہیں دیگر مؤرخین سے ممیز کرتا ہے کہ وہ ان کا طریقہ کار ہے۔ڈاکٹر طٰہٰ حسین کہتے ہیں: ''میں ایسی نگاہ سے دیکھنا چاہتا ہوں جو جذبات اور تاثرات کی عینک سے ہو کر نہ گزرتی ہو، جو مذہبی فرقہ وارانہ تاثیر اور تعصب سے خالی ہو۔'' اس شاہکار کتاب کو ''بک کارنر شوروم'' نے اسی خوبصورت سے شائع کیا ہے جس کی یہ حق دار تھی۔کتاب میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے حیات مبارکہ سے جڑے ہوئے مقامات کی رنگین تصاویر بھی شامل کی گئی ہیں۔اس کتاب کا مطالعہ تاریخ کے ہر طالب کے لئے لازم ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس،سنڈے میگزین،24جولائی 2011ء)

ناشران: بک کارنر شوروم بالمقابل اقبال لائبریری بک سٹریٹ جہلم پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جس نے اسے اذیت پہنچائی تو یقیناً اس نے مجھے اذیت دی۔ (فرمانِ نبوی ﷺ)

فاطمة بضعة مني فمن آذاها فقد آذاني

سیرۃ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا

سیدۃ نساء العالمین

نایاب تاریخی تصاویر کے ساتھ

حافظ ناصر محمود نے انتہائی سادہ اور سلیس زبان میں کتاب عام فہم انداز میں تحریر کی ہے۔ دقیق اور مشکل الفاظ قلم ادا کرتے ہوئے انہوں نے جس حسن ترتیب کے ساتھ سادگی کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کتاب کو عوام و خاص کے سامنے خوبصورتی کے ساتھ پیش کیا ہے، وہ اپنی مثال آپ ہے۔ انہوں نے آپ کا تعارف کراتے ہوئے اسم گرامی، پیدائش، بچپن، حلیہ مبارک، تربیت سے لے کر آپ کے جلیل القدر والدین اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا شجرہ نسب، آپ کے بھائی بہنوں کے ذکر خیر سے لے کر شادی اور خانہ آبادی سے لے کر ولیمہ، رخصتی، آپ کی اولاد مبارکہ، آپ کا اتباع رسول ﷺ، بی بی کا زہد و تقویٰ، راست بازی، عبادت گزاری، صبر، آپ کا تقویٰ، حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور قرآن و احادیث، تسبیح، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے لے کر وصال سے پہلے غسل، وصیت، وفات، آپ کی قبر مبارک کا حال لکھا ہے۔ کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ حضرت بی بی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی حیات طیبہ کو اجاگر کیا گیا ہے۔ کثیر تعداد میں لوگ اسے خرید کر ہدیہ کرتے ہیں۔ کتاب کے ناشرین بھی تعریف کے مستحق ہیں۔ انہوں نے اس کتاب کو خوبصورتی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ حسن طباعت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ کتاب کو ضرور خریدیے!! پڑھیے!! یہ کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قیمت بھی چنداں زیادہ نہیں۔ اس کتاب کو ہر اسلامی گھر کی زینت ہونا چاہیے۔ (صفیرہ بانو شیریں، اُردو ڈائجسٹ، دسمبر 2009ء)

نفیس طباعت، اعلیٰ کاغذ، خوبصورت سرورق اور مضبوط بائنڈنگ

ناشران: بک کارنر شوروم بالمقابل اقبال لائبریری بک سٹریٹ جہلم پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبانِ نبوت ﷺ سے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
کی شان میں ادا ہونے والی خوبصورت احادیث کا مجموعہ
"بلا مبالغہ یہ کتاب اپنے موضوع میں انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے"

خصائص و مناقب

سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم

مؤلفین

امام ابو عبداللہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

نوید احمد ربانی

تحقیق و تخریج

علامہ غلام مصطفےٰ ظہیر امن پوری

شیخ وصی اللہ محمد بن عباس

(مدرس ام القری یونیورسٹی مکۃ المکرمہ)

نظر ثانی

ابو صالح محمد سلیمان نورستانی

(فاضل مدینہ منورہ یونیورسٹی)

نفیس طباعت، اعلیٰ کاغذ، خوبصورت سرورق اور مضبوط بائنڈنگ

ناشران: بک کارنر شوروم بالمقابل اقبال لائبریری بک سٹریٹ جہلم پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام نسائی کی شہرہ آفاق کتاب

فضائل الصحابۃ

اردو ترجمہ

شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تالیف: امام ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ

ترجمہ: نوید احمد ربانی تحقیق و تخریج: علامہ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

نظرثانی: ابو صالح محمد سلیمان نورستانی (فاضل مدینہ منورہ یونیورسٹی)

نفیس طباعت، اعلیٰ کاغذ، خوبصورت سرورق اور مضبوط بائنڈنگ

ناشران:

بک کارنر شوروم بالمقابل اقبال لائبریری بک سٹریٹ جہلم پاکستان

فون نمبر 0544-614977
فون نمبر 0544-621953
موبائل 0323-5777931
موبائل 0321-5440882

Join us on Facebook: www.facebook.com/bookcornershowroom

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی شہرۂ آفاق کتاب کا پہلی مرتبہ اردو ترجمہ

فضائل الصحابة رضی اللہ عنہم

للإمام

أبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل
(١٦٤ - ٢٤١ هـ)

مترجم

نوید احمد ربانی

تحقیق و تخریج

شیخ وصی اللہ بن محمد عباس

(مدرس ام القریٰ یونیورسٹی مکۃ المکرمہ)

نظر ثانی

ابو صالح محمد سلیمان نورستانی

(فاضل مدینہ منورہ یونیورسٹی)

نفیس طباعت، اعلیٰ کاغذ، خوبصورت سرورق اور مضبوط بائنڈنگ

ناشران

بک کارنر شوروم
بالمقابل اقبال لائبریری
بک سٹریٹ جہلم پاکستان

فون نمبر 0544-614977
فون نمبر 0544-621953
موبائل 0323-5777931
موبائل 0321-5440882

Join us on Facebook: www.facebook.com/bookcornershowroom

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیت ایک فتنہ

ادارہ بک کارنر جہلم کے بانی و ناشر **شاہد حمید** کی برسوں کی محنت

صفحات 704 قیمت -/600 روپے صرف

علمائے اہل سنت بریلوی، علمائے دیوبند اور علمائے اہلحدیث کے منتخب نادر مضامین پر مبنی تحقیقی کتاب ... پہلی دفعہ ایک کتاب میں یکجا!

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ	حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ	حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ	حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ	حضرت علامہ محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ	حضرت علامہ سید کرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ	مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید پیر مہر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ	حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	بلبلِ حریت آغا شورش کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ	حضرت سید امین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ	مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ	حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر رحمۃ اللہ علیہ	ڈاکٹر اسرار احمد (مرحوم)
علامہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ	حضرت مولانا ظفر علی خان رحمۃ اللہ علیہ	مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ	حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ
حضرت علامہ غلام ربانی چشتی حنفی رحمۃ اللہ علیہ	حضرت علامہ مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ	شہید اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ	حضرت مفتی نظام الدین شامزئی رحمۃ اللہ علیہ	ڈاکٹر محمد ذاکر عبدالکریم نائیک
حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ	حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ	حافظ زبیر علی زئی حفظہ

کتاب ایک نظر میں

★ تاریخ مرزا ★ مرزا قادیانی کی پیشین گوئیاں ★ قادیانی مرتد پر قہر خداوندی ★ مرزا قادیانی اور نبوت ★ مرزا قادیانی کی غلطیاں ★ مرزا قادیانی کی کہانی مرزا اور مرزائیوں کی زبانی ★ آئینۂ قادیانیت ★ مسلمانوں کے مرزائیت سے نفرت کے اسباب اور مرزا قادیانی کے متضاد اقوال ★ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت ★ ختم نبوت کے دو مفہوم اور تکمیل رسالت کے عملی تقاضے ★ مرزائیت حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں ★ مرزائیوں سے چند سوال ★ ختم نبوت کے تقاضے ★ فتنہ قادیانیت اور اُمتِ مسلمہ کی ذمہ داریاں ★ قادیانیت نے عالم اسلام کو کیا عطا کیا؟ ★ مرزا غلام احمد سے مرزا ناصر احمد تک ★ قرآن اور ختم نبوت ★ مرزا غلام احمد قادیانی کے تیس (۳۰) جھوٹ ★ مسلمانوں اور قادیانیوں کے قبرستان پر سائنسی رپورٹ ★ مرزائیت کی اِسلام دُشمنی ★ قادیانی کیوں مسلمان نہیں؟ ★ مرزا غلام احمد قادیانی کا عبرتناک انجام ★ اشتعال انگیز تحریریں ★ قادیانی پیشگوئیوں کا انجام ★ وزیراعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو کی تقریر

ناشران: بک کارنر شوروم بالمقابل اقبال لائبریری بک سٹریٹ جہلم پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

HAYAT-E-HAZRAT ZULQARNAIN & GOG MAGOG

حیاتِ حضرت ذوالقرنین علیہ السلام

اور یاجوج ماجوج

نایاب تاریخی تصاویر کے ساتھ

کتاب کی چند نمایاں خصوصیات

- حضرت ذوالقرنین علیہ السلام کے مفصل سوانح حیات پر اُردو زبان کی پہلی کتاب
- حضرت ذوالقرنین علیہ السلام کی عدل بھری سلطنت کا دلکش تذکرہ
- سدِ ذوالقرنین کے متعلق محدثین کے صحیح منہج کی نشاندہی
- یاجوج ماجوج کے تفصیلی حالات و واقعات کے ساتھ ساتھ ان کے متعلق نامور علماء اور جدید مفکرین کی آراء کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ اور صحیح نکتہ نظر کی نشاندہی
- قصہ ذوالقرنین علیہ السلام میں اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے سبق آموز باتیں
- قصہ ذوالقرنین علیہ السلام سے ماخوذ دورِ حاضر کے چند مسائل کا حل
- احادیث و واقعات کی مکمل تحقیق و تخریج
- حضرت ذوالقرنین علیہ السلام کی شخصیت سے منسلک نایاب رنگین تصاویر سے مزین

مصنف: نوید احمد ربانی / تحقیق و تخریج: عبداللہ صدیق

نفیس طباعت، اعلیٰ کاغذ، خوبصورت سرورق اور مضبوط بائنڈنگ

ناشران: بک کارنر شوروم بالمقابل اقبال لائبریری بک سٹریٹ جہلم پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تبرکات اور نایاب تاریخی تصاویر سے مزین

خوبصورت اور معیاری کتابیں

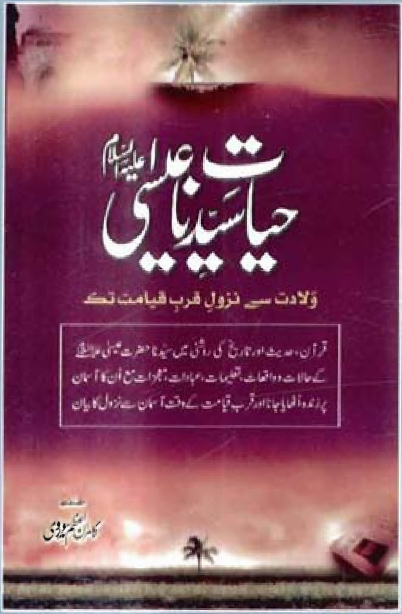

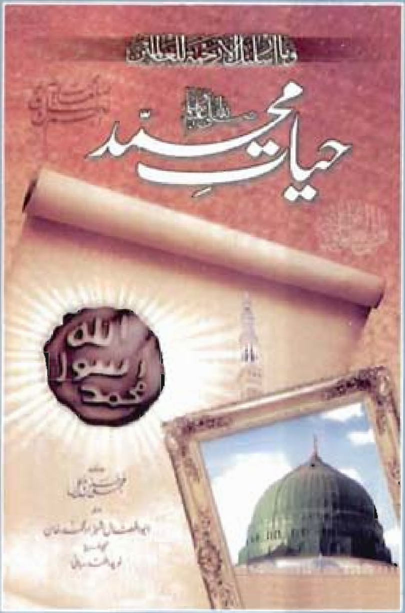

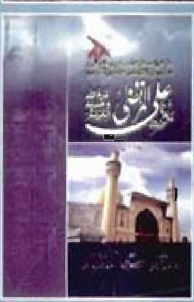

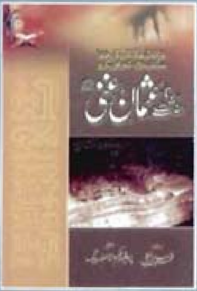

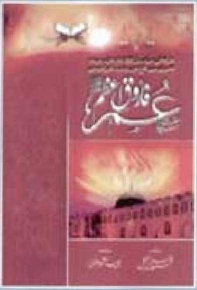

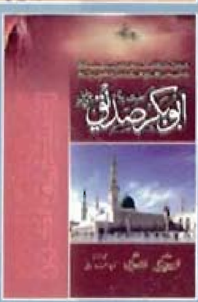

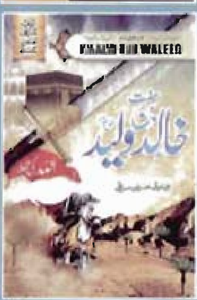

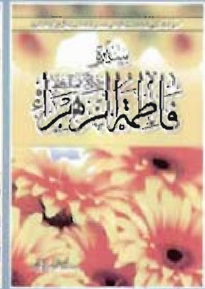

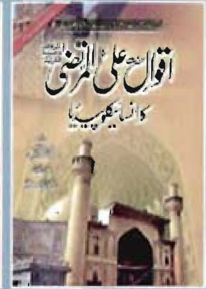

facebook
book corner showroom
website
www.bookcorner.com.pk
email

ISBN: 978-969-9396-17-5